

رفیق حج



اِدَّة اَرَا اَشَاعَتِ دُنْيَا
حضرت نظام الدین - نئی دہلی ۱۳۱۱

زمانہ اسکولوں میں اہل نصاب کئے جانے کے قابل کتاب

مسلم خواتین کیلئے رہنما سبق

جس میں آسان اردو زبان میں ارکان اسلام کے فضائل
والدین، شوہر اور پڑوسیوں کے حقوق، لباس، پردہ، زبان کی
مخالفت اور گھریلو زندگی میں اسلام کی مکمل ہدایات کی تفصیل ہے۔
قیمت مجلد مع گرد پوشش - ایک روپیہ

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى

وَلِلَّهِ عَلَى النَّاسِ حُجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَى سَبِيلِهِ

فَتْحِ حَجِّ

جس میں حج ادا کرنے کا طریقہ اور حج کے متعلق ضروری مسائل اور

حرمین شریفین کی زیارت کے آداب اور تبرک مقامات کا بیان مذکور ہے

مؤلف نے

جناب مولانا محمد احسان الحسن صاحب کاندھلوی

ناشر

ادارہ اشاعت دینیات حضرت نظام الدین دہلی

تجلد ہفتم

حَامِدًا اَوْ مُصَلِّيًا

عَرَضِ حَال

سیدی و مولائی حضرت مولانا شاہ محمد الیاس صاحب نور اللہ مرقدہ کی
ہمربانی میں تین بار زیارتِ حرمین شریفین کا شرف حاصل ہوا تو اپنی انکسوس کا ناقص
حجاج کو سخت ترین کوتاہیوں میں مبتلا پایا جو اپنی جہالت اور نادانیت کی وجہ سے
ایسے کام کر گزرتے ہیں جس سے فریضہ حج میں نقصان واقع ہوتا ہے اسلئے حضرت موصوف
کی تعمیل ارشاد میں مختصر اور مفید رسالہ تالیف کیا گیا جس میں حضرت اقدس مولانا
رشیاد احمد صاحب گنگوہی کی کتاب زبدۃ المناسک اور دیگر معتبر کتابوں سے حج کا طریقہ
اور غیر ضروری مسائل کو عام فہم عبارت میں جمع کروایا گیا تاکہ حجاج کو اپنے فرائض ادا کرنے میں
سہولت اور آسانی ہو نیز حرمین محترمین مقدس مقامات اور انکے فضائل و برکات بھی
تذکرہ کر دیا ہے تاکہ اپنی نادانیت کی وجہ ان نعمتوں کا محسوس نہ رہے، اور ان ادب بھی ذکر کر دیا
ہے جسکی پابندی سے اس مبارک سفر کے بہترین ثمرات سے بہرہ ور ہو۔

اگر اس رسالہ میں کوئی خوبی اور مفید بات ہو تو وہ حضرت موصوف کی برکت
اور توجہ کا نتیجہ ہے اور جو کچھ غلطیاں اور خرابیاں ہیں وہ مجھ سہرا یا عیوب کی
لغزش قلم اور کم فہمی کا نتیجہ ہیں۔ ع قلم عفویر خطایم کش۔

محمد احسان الحسن غفرلہ

۲ ذیقعدہ ۱۳۵۹ھ

فہرست مضامین

صفحہ ۵۵	مزدلفہ سے منیٰ کو روانگی	۵	حج کا مقصد
۵۶	منیٰ کا قیام اور رمی جمرات	۱۶	تہبید
۵۷	احرام سے طلال ہونا	۱۷	حج کن لوگوں پر فرض ہے
۵۸	طواف زیارت	۱۸	آداب سفر
۵۹	منیٰ سے مکہ مکرمہ کو روانگی	۲۷	حج کی قسمیں
	مکہ مکرمہ سے روانگی اور	۲۷	احرام باندھنے کا طریقہ
۶۰	بیت اللہ کا وداع	۲۹	وہ چیزیں جو حالت احرام میں منع ہیں
۶۱	عمرہ کا بیان	۳۱	عورت کا احرام
۶۲	فرائض عمرہ	۳۱	نابالغ بچے کا احرام
۶۳	واجبات عمرہ	۳۱	جدہ
۶۴	قرآن کا بیان	۳۲	حدودِ حرم
۶۵	تمتع کا بیان	۳۴	مکہ مکرمہ میں داخلگی
۶۶	فرائض حج اور ان کا حکم	۳۷	طواف کرنا کا طریقہ اور طواف کی دعائیں
۶۷	واجبات حج اور ان کا حکم	۳۸	عصا اور مضرہ کے درمیان سعی اور دعائیں
۶۸	سنن حج اور ان کا حکم	۴۷	حج ادا کرنے کا طریقہ
۶۹	فرائض احرام	۴۸	منیٰ کی روانگی
۷۰	واجبات احرام	۵۰	عرفات کی دعائیں
۷۱	جنايات اور ان کی جزا	۵۳	مزدلفہ کو روانگی

۱۰۷	مقاماتِ اجابت دعا	۷۵	زمرم کی برکت و فضیلت	۱۰۷
۱۰۸	مکہ مکرمہ کے مقاماتِ تقدس کا بیان	۷۶	زمرم کے خواص	۱۰۸
۱۰۹	مقامِ ابراہیمؑ	۷۷	زمرم پینے کے آداب	۱۰۹
۱۱۰	حجرِ اسود	۷۸	مکہ مکرمہ کی مساجد کا بیان	۱۱۰
۱۱۱	رکنِ یمانی	۸۲	حرم کے پہاڑوں کا بیان	۱۱۱
۱۱۲	ملتزم	۷۹	مکہ مکرمہ کے مقابر کا بیان	۱۱۲
۱۱۳	کعبہ کا نذر داخل ہونیکا بیان	۸۴	زیارتِ مدینہ منورہ	۱۱۳
۱۱۴	طوافِ کعبہ کے فضائل	۸۵	فضائلِ زیارتِ مدینہ منورہ	۱۱۴
۱۱۵	بیت اللہ کی طرف دیکھنے کا ثواب	۹۰	آدابِ زیارت	۱۱۵
۱۱۶	ان مقامات کا بیان جہاں	۹۱	زیارت کا طریقہ	۱۱۶
۱۱۷	حنور صلی نماز پڑھی	۹۱	مدینہ منورہ میں تیہام کے آداب	۱۱۷
۱۱۸	حیثم کے فضائل	۹۲	مدینہ منورہ کی عظمت و فضیلت	۱۱۸
۱۱۹	مکہ معظمہ کے فضائل	۹۴	مسیح نبویؑ کا بیان	۱۱۹
۱۲۰	دوسرے شہروں سے مکہ کیوں بہتر ہے	۹۶	مسجدِ نبویؑ کی فضیلت و بزرگی کا بیان	۱۲۰
۱۲۱	حرم اور مسجد حرام کی حرمت و فضیلت	۹۸	مدینہ منورہ کی مساجد	۱۲۱
۱۲۲	حرم کے فضائل و آداب	۹۹	کنوؤں کا بیان	۱۲۲
۱۲۳	اہل مکہ کے فضل و احترام کا بیان	۱۰۲	تراویحِ مدینہ منورہ	۱۲۳
۱۲۴	چاہِ زمرم	۱۰۳	واپسی	۱۲۴

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

حج کا مقصد

بارگاہِ ربِّ العالمین کی حاضری اور حضوری

انسان اگر دلِ نادان پر سے غفلت و مدہوشی کے پردے چاک کر دے اور بصیرت کی نگاہوں کو بینا بنائے۔ تو ہر وقت اور ہر آن وہ بارگاہِ ربِّ العالمین اور دربارِ حکمِ الحاکمین میں حاضر باقی رہے جو کوتاہیاں اور تاوانیاں ہیں وہ ظلم و جہول انسان کی جانب ہیں ورنہ ذاتِ عالی جلالتِ قدرت ہر وقت ہر جگہ موجود ہے۔ اور حاضر و ناظر علیم و جمیم رحمتِ خداوندی نے ان غفلت و مدہوشی کے تنگ و تاریک پڑوں کو ہٹانے کیلئے انسان کو محض اپنے لطفِ کرم سے ایسے خصوصی مواقع بھی عطا فرمائے جہاں خصوصی انوار و الطاف کی موسلا دھار بارش ہو اور یہ بدنما سیاہ پردے، انوارات اور تجلیات سے نور اور روشن ہو جائیں تاکہ کوئی پردہ نہ رہے اور قلبِ انسانی کا تعلق و رابطہ براہِ راست ملاقاتِ اعلیٰ

سے وابستہ ہو جائے۔ نادان تر ہے وہ شخص جو ان موقع کی ناقدری کر کے اپنے کو مزید تاویلوں میں مبتلا کرے۔

انہیں مواقع میں سے نادر ترین موقع بیت اللہ کی حاضری اور شعائر اسلامی کی ادائیگی ہے۔ جو عمر بھر میں ایک بار نصیب ہوتی ہے۔ اور پوری زندگی کو سنوارتی ہے۔ اور زندگی کو بندگی کے اس ڈھانچے میں ڈھالتی ہے جو کمال انسانی کی امتیازی نشانی اور عروج انسانی کی انتہائی معراج ہے۔

حج کیا ہے؟ اگرچہ شریعت محمدیہ کی ابتداء حضرت آدم علیہ السلام کے ظہور سے ہوتی ہے۔ اور دین مبین کی بنیاد کی پہلی

اینٹ بنی نوع انسان کے پہلے باپ کے ہاتھوں رکھ دی گئی تھی۔ لیکن اس مکمل ترین دین کا ابتدائی خاکہ اور اصلی نقشہ حضرت ابراہیم علیہ السلام

کے ذریعہ دنیا میں بھیجا گیا۔ اور حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا گیا کہ ان بنیادی اصول اور ابتدائی تقویٰ کے مطابق پوری ہمیر مکمل کریں۔

چنانچہ ارشاد خداوندی ہے۔ **وَآتَيْنَا إِبْرَاهِيمَ حُرِّيًّا وَأَقَامْنَا الْبَيْتَ** اور اقامت کی خاطر ابراہیم کا اسی لئے ملت ابراہیمی کو چمکانے کیلئے حضرت ابراہیم

علیہ السلام کی بعض مخصوص اداؤں کو جو شرطِ جنت میں سرزد ہوتی تھیں امت محمدیہ کیلئے عبادت قرار دیا گیا تاکہ معلوم ہو جائے کہ جنتین اور

محبوبین کی عادات بھی عبادات ہوتی ہیں اور ان کے اطوار و اعمال کی نقل بھی مرغوب اور مطاوع ہے۔ اسلئے کہ انکا ہر کام انکی ہر ادا اشارہ غیبی اور حکم

ربانی کے تحت سرزد ہوتی ہے جس سے مقصود محض رضا الہی ہوتا ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بے آب و گیاہ لوق و دق ویرانے میں حکیم ربانی سے اپنے بیوی اور بچہ کو ڈال دیا۔ پھر اسی ہونہار بچے کو تراباں پر چڑھا دیا۔ اور دونوں آزمائشوں میں جب کامیاب ہو گئے۔ تو ایک مکان کی بنیاد رکھی جس کو دونوں باپ بیٹوں نے خود بھی پایہ تکمیل کو پہنچایا۔ مگر اس سے مقصود خاندان کی آسائش اور رہائش نہ تھی۔ بلکہ جنبہ بندگی اور مجبور کیا۔ کہ بندگی کا مرکز قائم کریں جس میں خدا و خالق لا شریک نہ کی پرستش ہو۔ جو کچھ کیا تھا خدا کیلئے کیا تھا۔ اُسی کی رضا اور حکم کے تحت سر انجام ہوا تھا۔ اسلئے اس کا رے اور پتھر کی تعمیر کو بجائے بیت ابراہیمی کے "بیت اللہ" کا مختار لقب عطا ہوا۔ اور رہتی دنیا تک عبادتِ خداوندی کا مرکز اور بندگی کا گہوارہ بنا دیا۔ یہ محض ایک عبادت گاہ ہی نہیں بلکہ انسان کی اجتماعی اور انفرادی زندگی کے لئے مرکزی درس گاہ ہے۔ جہاں انسانوں کی زندگی بنتی اور سنورتی ہے۔ اسلئے کہ زندگی بندگی کیلئے ہے۔ بے بندگی زندگی سراسر گندگی اور آواگی ہے۔ اسی لئے حدودِ حرم میں خلافِ انسانیت بات اور ہر اُس کام کو جس میں ذرا بھی حیوانیت کا شائبہ ہو ممنوع اور مجرم قرار دیا گیا۔

فَلَا سَافَتْ وَلَا فُسُوقًا وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجَّةِ ۚ
ج میں فحش بات فسق و فجور اور جھگڑا نہیں ہے۔

تاکہ انسان اس حد تک انسانیت کا خوگر ہو جائے کہ انسان ہی نہیں حیوانات تک اس کی شر سے محفوظ و مامون ہو جائیں اور امن و سلامتی کا مکمل نمونہ سامنے آجائے۔ جو انسانیت کی اعلیٰ رُوح ہے۔

مَنْ دَخَلَهُ كَانَ آمِنًا ط جو اس میں داخل ہو گیا۔ مامون ہو گیا۔

یہ اس بارگاہِ عالی کا سبق ہے جس کے دورانِ قیام میں استقدر مشرق کرائی جاتی ہے کہ جزوِ زندگی بن جائے۔ اسلئے کہ یہی وصفِ انسان کو حیوانیت سے ممتاز کرتا ہے۔ حیوانیت فساد و بربادی کی طرف لے جاتی ہے۔ اور انسانیت امن و سلامتی کی راہ دکھلاتی ہے۔

چنانچہ حجۃ الوداع کے تاریخی اجتماع میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا مخلوق کو آخری پیغام بھی تھا۔

أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ حَرَامٌ عَلَيْكُمْ إِلَى أَنْ تَلْقَوْا رُسُلَكُمْ كَحُرْمَتِهِ يَوْمَكُمْ هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا فِي بَلَدِكُمْ هَذَا أَهْلُ بَلَدِكُمْ يَلْعَنُ اللَّهُمَّ أَشْهَدُ فَمَنْ كَانَتْ عِنْدَ أَمَانَتِهِ فَلْيُرِدَّهَا إِلَى مَنْ أَعْتَمَنَهُ عَلَيْهَا وَإِنْ رَأَى الْجَاهِلِيَّتَيْنِ مَوْضُوعٌ -

لوگو! بیشک تمہاری جان اور مال حرام ہے تم پر قیامت تک جیسا کہ آج کا یہ دن تمہارے اس مہینے میں اور تمہارے اس شہر میں۔ دیکھو میں پہنچا چکا اور حق تعالیٰ کو گواہ بنانا ہوں۔ پس جسکے پاس کوئی امانت ہو اُسے چاہیے کہ وہ اُسے اسکے مالک تک پہنچا دے اور یہ کہ زمانہ جاہلیت کا

(خطبہ حجۃ الوداع) سودی لین دین آج سے ختم ہے۔

سودی لین دین اگرچہ باہمی رضا مندی سے ہوتا ہے لیکن چونکہ شرفِ انسانی کے خلاف ہے اسلئے اس کو بھی ہمیشہ کیلئے ختم کر دیا گیا۔

شر و فساد کی اصلی جڑ باہمی تفوق اور اپنی بڑائی کا زعم ہوتا ہے اسلئے

اس درس گاہ میں تمام امتیازات کو ختم کر کے ہر امیر و غریب اور چھوٹے
بڑے کو مساوی حیثیت میں رکھا جاتا ہے۔ تاکہ مساویانہ طور پر زندگی
گزارنے کے ہو جائیں۔ اور ایک دوسرے پر تفوق نہ جتائے، اجتماع
زندگی کا لطف مساوات سے ہے، اور مساوات کا تقاضا یہ ہے کہ

طرز معاشرت اور بود و باش میں یکسانیت ہو اور امیر و غریب میں
کوئی ظاہری امتیاز نہ ہو اور یہ قوم کی اقتصادی مشکلات کا بہترین حل ہے
جس سے غفلت برتی جا رہی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے
خطبہ میں بڑی اہمیت کے ساتھ اس اصولی تاکید فرمائی اور ارشاد فرمایا:

أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ
وَلَا يَجِلُّ لِأَهْرَئِي مَالُ أَحَدٍ إِلَّا
عَنْ طِبِّ لَهْفٍ قَبْلُ أَهْلٍ بَلَغَتْ
اللَّهُمَّ اشْهَدْ لَا تَرْجِعْ بَعْدِي
كُفَّارًا أَنْ يَضْرِبَ بَعْضُكُمْ رِقَابَ
بَعْضٍ فَإِنِّي قَدْ تَرَكْتُ فِيكُمْ مَا إِنْ
أَخَذْتُمْ لَنْ تَضِلُّوا بَعْدَهُ
كِتَابُ اللَّهِ الْإِسْلَامُ بَلَغَتْ اللَّهُمَّ
اَشْهَدْ أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَأَيْتُ
وَاحِدًا وَإِنِّي أَيْتُكُمْ وَاحِدًا كَلِمَةً
لِأَدَمَ وَأَدَمُ مِنْ نَرٍ أَيْبٍ وَ

لوگو! بیشک مسلمان آپس میں بھائی
بھائی ہیں کسی کے لئے اپنے بھائی کا مال
اسکی رضا مندی کے بغیر حلال نہیں
میں پہنچا چکا۔ اور حق تعالیٰ کو گواہ
بنانا ہوں۔ تم میرے بعد کفر اختیار
نہ کر لینا کہ آپس میں ایک دوسرے کو
قتل کرو میں تمہارے اندر ایک ایسی چیز
چھوڑے جا رہا ہوں کہ اگر تم اسے لے لو
تو گمراہ نہ ہو گے اور وہ قرآن کریم ہے لے
لوگو تمہارا خدا ایک ہے تم سارے آدم
سے ہو اور آدم مٹی سے جو زیادہ بہتر کار

اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ
وَلَيْسَ لِعَرَبِيٍّ عَلٰى عَجَبِيٍّ فَضْلٌ
اِلَّا بِالتَّقْوٰى اَلَا هَلْ يَلْعَنُ
اللّٰهُمَّ اسْتَهْدُ -

ہے وہ اللہ کے نزدیک زیادہ عزت والا ہے کسی عربی کو عجمی پر ماسوائے تقویٰ کے کوئی بڑائی نہیں میں پہنچا اور حق تعالیٰ گواہ ہیں۔

سب انسان ایک پروردگار کے بنائے اور ایک باپ کی اولاد ہیں یہ سب کی سب مادر گیتی کی پیداوار ہے۔ پھر ایک کو دوسرے پر بڑائی اور برتری کا کیا حق؟ اگر حقدار ہو سکتا ہے تو صرف وہ بندہ جس کو اپنے مولا سے تقرب ہو۔ اور بارگاہِ خداوندی میں اس کی رسائی اور پہنچ ہو۔ اور اس بارگاہ کی رسائی خداوندِ عالم کے تقرب حاصل کرنے کیلئے صرف پرہیزگاری اور پاکبازی کی زندگی دیکار ہے۔ کسی اور پوئجی کی وہاں پوچھ نہیں۔

اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ۔

دوسرا سبق جو اس درسگاہ میں دیا جاتا ہے وہ انبیائے کرام کے اتباع اور پیروی کی مشق ہے۔ حج کے جتنے بھی ارکان اور افعال ہیں وہ انبیاء سابقین کی مخصوص آداؤں کی نقل ہے جنکو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم اور انکی امت کیلئے ایک گہرا سبق اور اصول تعلیم اس امر کی ہے کہ جب دیگر انبیاء کرام کا معمولی باتوں میں اتباع محبوب اور مطلوب ہے۔ اور بارگاہِ رب العالمین میں تقرب کا ذریعہ ہے۔ تو سید الانبیاء والہرسلین محبوب رب العالمین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی ہر بات اور ہر ادا کا اتباع اس گہیں زیادہ محبوب اور مطلوب ہے اور سب سے بڑا مسکن تقرب خداوندی کا

ذریعہ ہے۔ اس لئے کہ حضور اقدس کی ہر بات وحی خداوندی ہے۔

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ ۖ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ ط
اور نہیں بولتا خواہش اپنی سے نہیں ہے
وہ مگر وحی جو بھیجی جاتی ہے۔

آپ تمام مخلوق کیلئے سرِ پار رحمت اور مرکزِ رشد و ہدایت ہیں۔ اسی لئے آپ کا مل اتباع کمال انسانیت کا اصلی معیار ہے۔

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ ۚ يَشْكُ تَحْلُلُ لَے رَسُوْلٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ
اور آخرت کی تو نجات صرف آپ کے اتباع پر موقوف ہے۔ بلا اسکے نہ نجات ہو سکتی ہے اور نہ محبتِ خداوندی سے سرشار ہو سکتا ہے۔

قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ
کہہ اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری پیروی کرو اللہ تم کو محبوب رکھے گا۔

اور یہی وہ اصلی شے ہے جس کی دورانِ حج میں پورے طور پر مشق کرائی جاتی ہے۔ تیسرا سبق جو انسانی زندگی کیلئے اصلی اور معیاری سبق ہے، وہ پوری زندگی کو بندگی کے ڈھانچے میں ڈھالنا اور اپنی عادات تک کو عبادات کا رنگ دینا۔ حتیٰ کہ کھانا پینا سونا جاگنا چلنا پھرنا غرض ہر چیز عبادت ہی عبادت ہو۔ عادات کے تحت میں کوئی کام سرانجام نہ ہو۔ جو بندگی کا اصلی مقتضی ہے۔ چنانچہ حج کے ابراہ سے جب انسان گھر سے نکلتا ہے تو اس کا کوئی کام عادت شمار نہیں ہوتا۔ بلکہ عبادت کی فہرست میں لکھا جاتا ہے۔ اس لئے اس کا اصلی محرک خواہش نفسانی نہیں۔ بلکہ جذبہ بندگی ہے یا شوق اس کو بارگاہِ خداوندی میں یحاربا ہے۔ وہی شوق اس کے

ہر کام میں کار فرما ہے۔ ارشاد نبوی ہے۔

الْحَاجَةُ السَّائِكَةُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ
تَخْطُوهَا رَاحِلَةٌ سَبْعُونَ حَسَنَةً
وَإِنَّ الْحَاجَةَ الْمَاشِيَّ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ
يَخْطُوهَا سَبْعُمِائَةٍ حَسَنَةٍ مِّنْ
حَسَنَاتِ الْحَدِيثِ قُلْ يَا رَسُولَ اللَّهِ
وَمَا حَسَنَاتُ الْحَدِيثِ قَالَ الْحَسَنَةُ
بِمِائَةِ أَلْفِ حَسَنَةٍ (جمع الفوائد)

سواری پر چلنے والے حاجی کیلئے اسکی
سواری کے ہر قدم کے بدلے ستر نیکیاں
اور پیدل چلنے والے کیلئے ہر قدم کے
بدلے سات سو نیکیاں حسنتِ حرم و
ملتی ہیں دریافت کیا گیا کہ حسنتِ حرم
کیا ہیں۔ فرمایا ایک حسنت ایک لاکھ
نیکیوں کی ہوتی ہے۔

پیادہ پا جانے والا مسافر اگرچہ بظاہر حقیر و نادار دکھائی دیتا ہے لیکن
وہ سوار سے ایک لاکھ درجہ بلند و بالا ہے۔ زمین پر گھسٹنے والا انسان کس قدر
بلندی پر پرواز کر رہا ہے؟ اور اسی رتبہ کے موافق اس کے لئے اجر و ثواب
مقرر کیا گیا ہے بارگاہِ خداوندی سے جو جقدر مقرب ہوتا ہے اسی قدر
نعمتوں سے سرفراز ہوتا ہے لیکن محروم سوار بھی نہیں۔ اس کی مشقت اور
خرچ کے موافق اس کا رتبہ بھی بلند کیا جاتا ہے۔ اس کو محنت کا اجر دیا جاتا
ہے۔ تو اس کو خرچ کا اجر دیا جاتا ہے۔ ارشاد نبوی ہے۔

الْمَقْفَةُ فِي الْحَبِيبِ كَالْمَقْفَةِ فِي
سَبِيلِ اللَّهِ بِسَبْعِ مِائَةٍ (جمع الفوائد)

حج میں خرچ کرنا۔ اللہ کے راستے میں خرچ
کی طرح سات سو درجہ تک ہے۔

یہ کوئی حج کی خصوصیت نہیں بلکہ انسان جب بھی جہاں کہیں بھی بے غرض ہو کر
اللہ رب العزت کی خوشنودی کی خاطر اس کے دین متین کی سربستری اور

شادابی اور اعلا کلمۃ اللہ کے لئے سفر اختیار کرے گا اسی اجر و ثواب کا مستحق ہوگا اور اس رتبہ پر فائز ہوگا جو اس کام کے شایانِ شان ہے۔ ارشاد نبوی ہے۔
 رِبَا طَلَبُومِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ اللَّهِ كِ رَاهِ فِي اِيَكِ رَاتِ اسْكَ مَاسِوَاكِي
 يَوْمِ فِيمَا سِوَاكَ مِنْ الْمَنَازِلِ (جمع نفوا) ہزاروں سے افضل و اعلیٰ ہے۔
 دنیا اور اس کی تمام نعمتوں کو انسان کیلئے بنایا گیا ہے اور انسان کو آخرت کے لئے۔ ارشاد نبوی ہے۔

اللَّهُ يَبْدَأُ خَلْقَ كُلِّكُمْ وَأَنْتُمْ خُلِقْتُمْ لِلْآخِرَةِ
 دُنیا تمھارے لئے پیدا کی گئی اور تم آخرت کے لئے پیدا کئے گئے۔

آخرت کے لئے تخلیق کا مطلب یہی ہے کہ اپنا منہ نظر اور منتہائے مقصود آخرت کو بنا لے اور مقصدِ زندگی اس کام کو پھیرا لے جو بحیثیت اسلام کے اس کے سپرد کیا گیا ہے پھر اس کا نفع دنیوی سے انتفاع سراسر دین موجب اجر و ثواب اور عین بندگی ہوگا۔ سفر حج میں اسی کا نمونہ دکھایا جاتا ہے۔ اور پوری زندگی کے لئے اس کی مشق کرائی جاتی ہے۔

حج کے منافع بیشمار ہیں۔ اگر ان سب کو جمع کیا جائے تو ایک مستقل کتاب ہو جائے لیکن یہ تین وہ اصولی سبق ہیں کہ اگر انسان ان کو حاصل کرے اور اپنی ساری زندگی کو ان اصول کے مطابق بنائے تو پھر وہ اس صراطِ مستقیم پر آجائے گا جو انبیاء و صدیقین کی شاہراہ ہے۔ جو براہِ راست ملائکہ اعلیٰ کے ساتھ رابطہ و تعلق قائم کرتی ہے۔ اور انسان کو اس مقام تک پہنچا دیتی ہے جو کمالِ انسانی کی منتہائے معراج ہے۔ یہ انفرادی سیاق میں جن کو

ہر شخص حاصل کر سکتا ہے، اور اپنا سکتا ہے۔ اور اجتماعی زندگی کی درستی بھی افراد کی درستی پر موقوف ہے۔ جماعت افراد سے بنتی ہے۔ جیسی انفرادی زندگی ہوگی وہی اثرات اجتماعی زندگی میں نمودار ہونگے۔ مگر حج بیت اللہ محض انفرادی عبادت نہیں۔ بلکہ تمام عالم اسلامی کی ایک مشترکہ سالانہ کانفرنس ہے جس میں اطراف عالم سے ہر محالک کے نمائندے شریک ہوتے ہیں۔ سب کا مقصد ایک ہوتا ہے اور جذبات متحدہ ہوتے ہیں۔ اس میں ایک ہی جذبہ و شوق موجزن ہوتا ہے۔ باہم ملاقات تعارف اور تبادلہ خیالات کے اچھے مواقع میسر ہوتے ہیں۔ تمام عالم اسلامی کے نمائندے مسلمانوں کو یکجا جمع کیا جاتا ہے۔ تاکہ باہم دعا و ایطاق ہوں۔ اتفاق و اتحاد ہو، اور شعائر اسلامی کے اعیار۔ اعلائے کلمۃ اللہ کیلئے مشترکہ مساعی اور متحدہ محاذ قائم ہو جائے۔ اور مسلمانوں کی اجتماعی قوت ہمیشہ مستحکم اور مضبوط رہے۔

اگر کسی خوش قسمت کو خداوند کریم اپنے فضل و لطف و کرم سے اس مبارک سفر کی سعادت نصیب فرمائیں تو دوران سفر میں خصوصیت کے ساتھ ان امور کا اہتمام کرے :-

(۱) دل و دماغ ہر وقت، ہر آن، ہر حالت اور ہر مشاغل میں خدا اور رسول کی عظمت و محبت کے جذبات سے معمور ہو۔ نہ دماغ میں کسی خیال کو آنے دیں اور نہ دل میں کسی عینہ کا گندہ ہو۔ ایک ہی خیال اور ایک ہی دُصن سوار ہو۔ اور اسی میں مجنونانہ وار مست ہو۔

(۲) احکام خداوندی کی پوری پوری بجا آوری ہو۔ ہر کام میں عزیمت

پر عمل ہو۔ ہر کم کی بجا آوری میں پوری مستعدی اور چستی ہو۔ فرائض خداوندی کی ادائیگی میں پورا اہتمام ہو اور سنن و مستحبات تک کی پابندی ہو۔ اور ایک مستعد غلام کی طرح ہر وقت ہوشیار اور حاضر باش رہے۔

(۳) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت اور طریق کا پورا پورا اتباع ہو۔ ہر ہر بات اور کام میں آپ کی پوری پیروی ہو۔ عبادات ہی نہیں عادات میں بھی آپ کا کامل اتباع ہو اور کوئی سنت قصداً بلا مجبوری ترک نہ ہو۔ (۴) تمام تر مسماعی دین کے فروغ اور عروج احکام خداوندی کے اجراء، شعائر اسلامی کے اجراء اور اعلیٰ کلمۃ اللہ کیلئے ہوں۔ یہی کام مقصودِ زندگی ہو اور اسی کی توفیق مطلوب ہو۔

(۵) جو کام بھی ہو۔ جو بات بھی ہو۔ خدا کی رضا اور خوشنودی کے لئے ہو۔ کوئی دوسرا داعیہ نہ ہو۔ اور جو کام بھی کسی دوسری غرض سے نہ ہو۔ ہو۔ اُس کو لغو اور فضول سمجھ کر اُس سے پرہیز کرے۔ دورانِ قیام میں ان امور کی اتنی مشق کرے کہ واپسی کے بعد اپنے مشاغل کی مشغولی ان میں خلل انداز نہ ہو۔ یہی حقیقی بندگی ہے اور اسی سے لطفِ زندگی ہے اور یہی تخلیق کائنات کا مقصود ہے۔ **وَ أَخَذُ دَعْوَانَا**
إِنِّ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝

محمد احتشام الحسن غفرلہ

۱۵ شوال المکرم ۱۳۶۶ھ

تمہید

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ
 عَلَى سَيِّدِنَا وَسَيِّدِ الْخَلَائِقِ وَالْمُرْسَلِينَ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ
 وَاصْحَابِهِ وَاتَّبَاعِهِ أَجْمَعِينَ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ
 الرَّاحِمِينَ

حج اسلام کا ایک بڑا رکن ہے جس کی فرضیت قرآن شریف سے
 ثابت ہے اور اس کا انکار کرنے والا کافر ہے۔

ترمذی شریف میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے
 رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کے پاس زادِ راہ
 اور سواری موجود ہو جو اس کو بیت اللہ تک پہنچا سکے اور پھر بھی
 حج نہ کرے تو چاہے یہودی ہو کرمے یا نصرانی۔

دارقطنی میں حضرت ابواسامہؓ سے مروی ہے کہ رسول خدا
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کو حج سے روکنے والی کوئی ضرورت یا
 بھوری یا بیماری نہ ہو پھر وہ حج نہ کرے تو وہ چاہے یہودی ہو کرمے یا نصرانی
 یعنی ایک مسلمان کے لئے اسلام کے بعد اگر اس میں استطاعت ہو
 تو سب سے پہلے فرض حج کا ادا کرنا ضروری ہے بے وجہ دیر کرنے والے
 مسلمان میں یہود و نصاریٰ والی صفت موجود ہے۔

امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ نے ارشاد فرمایا۔ میرا دل چاہتا ہے کہ چند نوجوانوں کو بھیجوں تاکہ وہ ایسے لوگوں کو تحقیق کریں جن پر حج فرض ہے اور پھر بھی حج نہیں کرتے ان کے گھروں کو آگ لگا دیں اور انکو قتل کر دیں۔ واللہ میں ایسے لوگوں کو مسلمان نہیں سمجھتا یہ جملہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مکرر کہہ کر فرمایا۔ ایک دوسری روایت میں ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ایسے لوگوں پر کھار کی طرح جزیہ مقرر کرنا چاہیے۔ اس لئے کہ وہ مسلمان نہیں۔ پس جن مسلمانوں پر حج فرض ہے ان کو چاہیے کہ جس قدر جلد ممکن ہو حج ادا کرنے کی کوشش کریں۔

حج کن لوگوں پر فرض ہے؟ | حج فرض ہونے کی چند شرطیں ہیں :-

- (۱) مسلمان، عاقل، بالغ، آزاد ہونا۔
- (۲) تندرست صحیح سالم ہونا، بیمار، تنگدست، گولے، لٹنے اور اندھے پر حج فرض نہیں، البتہ اگر کسی کے پاس استعداد و پیسہ ہو جو باوجود معذور ہونے کے باسانی سفر کر سکتا ہو تو اس کو حج ادا کرنا چاہئے۔
- (۳) سفر خرچ اور زاد راہ کا موجود ہونا جو حوائج ضروریہ اور اہل عیال اور دیگر متعلقین کے ضروری خرچ سے زائد ہو۔

حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ پس ماندہ لوگوں کے لئے کم از کم اس قدر چھوڑ جائے کہ اس کے واپس ہونے کے دن ان کے پاس ایک روز کا کھانے کو موجود ہو امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ

فہرمانے ہیں جس شخص کے پاس اس قدر روپیہ ہو جو اس کو مکہ مکرمہ پہنچا سکے تو یہ روپیہ حج میں خرچ کرنا چاہیے اگر ایسا نہ کیا تو گنہگار ہوگا حج کے لئے کسی سے روپیہ مانگنا مناسب نہیں اس لئے کہ سوال کرنے کی حدیث میں مانعت آئی ہے۔

(۴) عورت کے لئے بوڑھی ہو یا جوان محرم یا خاوند کا ساتھ ہونا ضروری ہے۔ محرم سے مراد بہرہ عاقل بالغ مرد ہے جس سے قرابت یا رضاعت یا صہریت (سسرال) کی وجہ سے شرعاً اس عورت کا نکاح حرام ہو۔ البتہ اگر محرم فارسی فاجر ہو جس پر بد چلنی کی وجہ سے اعتماد اور بھروسہ نہ ہو تو ایسا محرم بھی کافی نہیں۔

جب عورت کو محرم مل جائے تو خاوند سے اجازت لے کر فرض حج کے لئے سفر کر سکتی ہے۔ خاوند کو روکنے کا کوئی حق نہیں ہے۔ اگر عورت مالدار ہو اور محرم کا خرچ برداشت کر سکتی ہو تو اس کو چاہیے کہ محرم کا خرچ دے اور فرض حج ادا کرے۔

(۵) حج کے صحیح ہونیکے لئے ایام حج اور احرام اور نیت کا ہونا ضروری ہے اگر بغیر احرام باندھے یا بغیر نیت کے افعال حج ادا کئے تو حج ادا نہ ہوگا۔ ایسے ایام حج سے پہلے یا بعد اگر حج کے کسی رکن کو ادا کیا تو حج ادا نہ ہوگا یکم شوال سے ۱۰ ذی الحجہ تک ایام حج ہیں ان سے پہلے حج کا احرام باندھنا مکروہ تحریمی ہے

(۱) جب اس مبارکہ سرزمین کی زیارت کا شوق اور قصد آداب سفر | ہو تو پہلے کسی دیندار مخلص خیر خواہ سے اپنی تمام ضروریات

اور مجبوریوں کو ذکر کر کے مشورہ لے اگر اس وقت سفر کرنا اجاب اور مخلصین کی رائے میں بھی مناسب ہو تو استخارہ مسنونہ شروع کرے اور جب تک دل میں کوئی بات پختہ طور پر نہ جم جائے برابر استخارہ کرتا رہے۔ استخارہ نفس منجھ کا نہ کرے اسلئے کہ حج سراسر خیر ہے بلکہ تعین وقت اور موجودہ حالات میں سفر کرنے کے لئے استخارہ کرے۔

استخارہ کا طریقہ یہ ہے کہ دو رکعت نفل استخارہ کی نیت سے پڑھے پہلی رکعت میں قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ اور دوسری رکعت میں قُلْ هُوَ اللَّهُ بڑھے۔ اس کے بعد اپنے مقصد کے لئے دعا کرے اور تین دفعہ درود شریف پڑھ کر چنیدیا اس دعا کو پڑھے :-

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْتَخِيرُكَ بِعِلْمِكَ وَأَسْتَعِذُّكَ بِقُدْرَتِكَ
وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيمِ فَإِنَّكَ تَقْدِرُ مَا لَا أَعْلَمُ وَتَعْلَمُ
مَا لَا أَعْلَمُ وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ - اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ
أَنْ ذَهَابِي إِلَى الْحَجِّ فِي هَذَا الْوَقْتِ مَعَ هَذِهِ الْأَحْوَالِ
خَيْرٌ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أُمْرِي فَقَدْ مَرَّكَ لِي
وَلَيْسَ لِي ثُمَّ بَارِكْ لِي فِيهِ وَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا
الْحَجَّ شَرٌّ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أُمْرِي فَاصْرِفْهُ
عَنِّي وَاصْرِفْنِي عَنْهُ وَاقْدِرْ لِي الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ شَرٌّ
أَرْضِي بِه -

دعا پڑھنے کے بعد پھر تین دفعہ درود شریف پڑھے اگر کسی وجہ سے

نماز نہ پڑھ سکتا ہو تو بغیر نماز کے اس دعا کو بار بار پڑھے اور انتظام کو شروع کر دے پھر جو کچھ بھی پیش آئے گا انشاء اللہ سرامر خیر ہوگا۔

(۲) جب حج کا ارادہ پختہ ہو جائے تو گناہوں سے سچی توبہ کرے لوگوں کے حقوق اور قرض نہ : ہوں کا قرض ادا کرے کسی پر ظلم کیا ہو یا بے وجہ تکلیف پہنچائی ہو یا غیبت یا بُرائی کی ہو تو اُس سے معافی مانگے یہ منور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ در اسے حرام مال کا واپس کرنا یا رگاہِ خدادندی میں نہ ستر حج کے برابر ہے۔ غرض گناہوں کی کہ رورتوں سے پاک و صاف ہو کر خدائے گہر کی زیارت کملئے جائے ورنہ ربُّ البیت کے عتاب کا اندیشہ ہے اور اس مقدس جگہ کے فیوض سے محرومی یقینی ہے۔

جانے سے قبل والدین سے اجازت لے اگر وہ ناخوش ہوں تو ان کو رضا مند کرے اور جن لوگوں کا خرچہ اور نفقہ اس کے ذمہ ہے ان کے لئے کوئی ایسا تدبیر کرے کہ وہ داپسی تک پریشان نہ ہوں۔

(۳) اپنے ارادہ اور نیت کو درست کرے اور دل میں گناہوں کی مغفرت، باطن کی صفائی خداوندِ الم کی رضا و فی حکم ربانی کی بجا آوری کی خواہش اور آرزو کو مستحکم اور مضبوط کرے اس سفر میں اکثر ریا اور نمود کو دخل ہوتا ہے۔ آرزو یہ ہوتی ہے کہ حاجی کہلاؤں اور سمجھتا یہ ہے کہ دل میں حج اور زیارت بیت اللہ کا حقوق ہے۔

جہاں تک ممکن ہو سکے دنیوی مفاد اور دنیا فح کے خیال سے دل کو پاک رکھے۔ تجارت وغیرہ کا بھی ارادہ نہ کرے تاکہ پریشان خاطر نہ ہو اور

تقلب اور جوارح اطمینان اور سکون کے ساتھ شعائر اسلامی اور ارکان حج کی
بجا آوری اور تعظیم و تکریم میں مشغول رہیں۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کا ارشاد ہے :-

”قرب ہی لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ میری امت کے بادشاہ
شہرت کیلئے حج کریں گے، اور اُمراء بڑائی اور رفعت کے لئے
حج کریں گے اور متوسط طبقہ کے لوگ تجارت کی غرض سے حج
کریں گے اور غیاث سوال اور مانگنے کے ارادہ سے حج کریں گے
اور علماء ربیہ اور دکھلاوے کے لئے حج کریں گے۔“

اس ارشاد نبوی میں ان تمام اغراض و مقاصد کو بیان فرمادیا گیا ہے
جو خلوص نیت کو برباد کر کے حج کی فضیلت اور برکات سے محروم کر دیتے
ہیں۔ اگر خرچ کم ہو اور بخیر تجارت یا مزدوری کے چارہ نہ ہو تو کچھ
مضائق نہیں لیکن ضمناً اور تبعاً کرے مقصود اصلی نہ بنائے۔

(۴) حج کی کیفیت ارکان اور شرائط حج اور مناسک کی ادائیگی کا
طریقہ اور اس کے آداب اور مستحبات کو معلوم کر کے خوب دہن نشین کر لینا
چاہیئے۔ اس لئے کہ عمل بغیر علم کے نہیں ہو سکتا۔ ناواقف کا کرنا اکثر نہ کرنے
سے بدتر ہو جاتا ہے۔ بہت لوگ سفر کی صعوبتوں اور کثیر اخراجات برداشت
کرتے ہیں لیکن اپنی ناواقفیت کی وجہ سے حج ادھورا اور ناتمام کرتے ہیں
اور چھوٹی چھوٹی لغزشوں کے باعث بڑی بڑی نعمتوں سے محروم رہ جاتے
ہیں۔ بلکہ بسا اوقات الٹی نعمتوں اور اللہ کے غضب کو لے کر لوٹتے ہیں۔

حج جیسے قابل اہتمام ذی شان کام کو مسکوفوں کے بھروسہ پر چھوڑ دینا عقل اور سمجھ کے بالکل خلاف ہے۔

(۵) اپنی طبیعت کے موافق کسی نیک سیرت دین دار واقعہ رفیق سفر کو تلاش کرنا چاہیے اگر کوئی عالم دین مل جائے تو اور بھی بہتر ہے کہ مسائل معلوم کرنے میں سہولت رہے۔ رفیق کی صلاحیت کی برکت سے بہت دفعہ حج کی قیمت بہت بڑھ جاتی ہے۔

(۶) سفر خرچ اور زاد و راہ حلال غیر مشتبہ مال سے لینا چاہیے حرام مال سے ہرگز سفر حج نہ کرنا چاہیے۔ مال کے حلال ہونے کو حج کی قبولیت میں بڑا دخل ہے ارشاد نبویؐ ہے: ”جب انسان حرام مال سے حج کرتا ہے اور بیتیک کہتا ہے تو حق تعالیٰ کی جانب سے جواب ملتا ہے۔ تیری بیتیک قبول نہیں اس لئے کہ تیرا توشہ حرام کا، تیری سواری حرام کی تیرے کپڑے حرام کے ہیں پس اپنے گناہوں سمیت لوٹ جا۔ تیرے لئے کوئی اجر و ثواب نہیں“ حرام سوال کے ذریعہ جو روپیہ ملا ہو وہ بھی بمنزلہ حرام مال کے ہے۔

(۷) روپیہ پیسہ اپنی وسعت اور بہت کے موافق خوب ساتھ لینا چاہیے تاکہ مسکینوں اور ساتھیوں پر دل کھول کر خرچ کر سکے۔ اور دوسروں کو خوب کھلا سکے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: ”حج کی لئے مسکوف یعنی مسکین۔ وہ لوگ جو حکومت عرب کی طرف سے حاجیوں کو اپنے یہاں ٹھہراتے ہیں اور حج کے مناسب ادا کرانے کے ذمہ دار ہیں۔“

!۵ میں خرچ کرنا ویسے خرچ کرنے سے شکر گنا زاد ثواب رکھتا ہے۔ حضور
قدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ صدیقہ کو حج کے لئے رخصت
کرتے وقت ارشاد فرمایا: ”تمہیں بقدر خرچ کے ملے گا۔“

(۸) جہاں تک ممکن ہو کھانے پکانے میں کسی کی شرکت نہ کرے۔ اس
میں بہر وقت تنگی اور جھگڑے رہتے ہیں۔ اگر شرکت پر مجبور ہو تو سب سے
زیادہ خرچ کرے اور سب سے زیادہ کام کرے۔ اور سب سے کم کھائے
سیلے کہ اس مبارک سفر میں جس قدر زاد خرچ اور خدمت کریگا اسی قدر
ناتراور کامیاب ہوگا۔ خرچ اور خدمت دونوں مستقل ثواب کی چیزیں ہیں۔
(۹) سفر کی ابتداء جمعرات ورنہ پیر کو کرنا مستحب ہے۔

(۱۰) جب گھر سے روانہ ہو تو دو رکعت نفل پڑھے اور متعلقین کے
لئے دعا بخیر کرے۔ پھر دوستوں پڑوسیوں رشتہ داروں بال بچوں کو
خیرا کے حوالہ کر کے رخصت ہو اور یہ دعا پڑھے:-

اَسْتَوِدُّكُمْ اللّٰهَ الَّذِیْ لَا یَضِیْعُ وَدَّ اِلَیْهِ

اور جب گھر سے نکلے تو یہ دعا پڑھے:-

بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اَضِلَّ اَوْ اُضَلَّ اَوْ اَزِلَّ اَوْ
اُظْلَمَ اَوْ اُظْلَمَ اَوْ اَجْهَلَ اَوْ یُجْهَلَ عَلَیَّ۔ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّامِعُ
فِی السَّفَرِ وَالْخَلِیْفَةُ فِی الْاَهْلِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ
الصَّیِّعَةِ فِی السَّفَرِ وَكَابِتَةِ الْقَلْبِ اَللّٰهُمَّ قَبِّضْ لَنَا الْاَرْضَ

وَهُوَ عَلَيْنَا السَّكَنَ -

جب سوار ہو تو اول دایہ پا پیر رکھے اور یسما اللہ کہے جب سوار ہو چکا تو یہ دعا پڑھے :- سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ وَإِنَّا إِلَىٰ رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ - جب جہاز یا کشتی پر سوار ہو تو یہ پڑھے :- بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرِيهَا وَمُتَرَدِّدُهَا إِنَّ رَبِّي لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهِ قُلْ سِوَاهُ الْأَشْهَادِ فَتَضَلُّوا يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَ السَّمَوَاتِ مَطْوِيَّاتٍ يَوْمَ يُنْفَخُ الْفُجَاءُ وَ تَعَالَىٰ عَمَّا يُشْرِكُونَ ط

اگر یہ دعا پڑھ کر جہاز میں سوار ہو گا تو انشاء اللہ جہاز آفات اور ڈوبنے سے محفوظ رہے گا -

جب بمبئی یا کراچی یا جدہ پہنچے اور شہر کی آبادی دکھائی دے تو یہ دعا پڑھے :- اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَمَا اُظْلِلْنَ وَ رَبَّ الْاَرْضِ صَبِيْنِ السَّبْعِ وَمَا اُفْلِلْنَ وَ رَبَّ الرِّيَاحِ وَمَا ذَرَيْنَ فَإِنَّا نَسْأَلُكَ خَيْرَ هَذِهِ الْبَلَدِ وَ خَيْرَ أَهْلِهَا وَ نَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَ شَرِّ أَهْلِهَا وَ شَرِّ مَا فِيْهَا - جب شہر میں داخل ہو تو یہ دعا پڑھے :- اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهَا رَبَّنَا وَ رَحِمْنَا وَ رَحِمْنَا جَنَّاهَا وَ حَبِّبْنَا إِلَىٰ أَهْلِهَا وَ حَبِّبْ صَالِحِي أَهْلِهَا إِلَيْنَا - انشاء اللہ اس شہر کی مصیبتوں اور کمزوبات سے محفوظ رہے گا - ہر روز صبح کو یہ دعا پڑھے :- سَمِعَ سَامِعٌ بِحَمْدِ اللّٰهِ وَ حُسْنِ بِلَايِهِ رَبَّنَا صَاحِبِنَا وَ

أَفْضَلُ عَلَيْهِمَا إِذْ يَا اللَّهُ مِنَ النَّجَارِ شَامِ كَ وَقْتُ يَهْ وَعَلَيْهِ رَحْمَةٌ
 يَا مَرْهُنَ رَقِي وَسَائِكَ اللَّهُ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّكَ وَشَرِّ مَا خَلَقَ
 فِيكَ وَكَثَرِ مَا يَدُ بَ عَلَيْكَ وَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ أَسَدٍ وَأَسْوَدٍ
 وَمِنْ الْحَبَّةِ وَالْعُقَّةِ وَمِنْ شَرِّ سَائِلِينَ الْبَلَدِ وَأَهْلِهَا
 انشاء اللہ ہر بلا سے محفوظ رہے گا۔ اور مصیبت اور خوف اور وحشت
 کے وقت سورہ لا یلأئ کثرت سے پڑھے۔

(۱۱) اس مقدس سفر میں تواضع اور انکساری عاجزی اور قریبی
 کو اختیار کرے اور اُن آداب کو ملحوظ خاطر رکھے جو بارگاہِ محمدیت کے
 شاہانِ شان ہوں۔ کھانا پینا قیام اور لباس سواری اور مکان غرض کوئی
 چیز ایسی نہ ہو جس سے ترفع اور بڑائی کی بو آتی ہو یا ایک ذیل و خوار بندہ
 بن کر غلاموں کی طرح اپنے مولیٰ کے قدم پر حاضر ہو اور مسکینوں کی طرح اُس
 عالی دربار میں رہنے کو اپنی سعادت سمجھے۔ حدیث شریف میں آیا ہے
 حق تعالیٰ اس حاجی کو پسند فرماتے ہیں جس کے بال بکھرے ہوئے
 ہوں اور کپڑے غبار آلود ہوں۔

(۱۲) اپنے ساتھی اور ملازم کے ساتھ نرمی اور خوش خلقی کا برتاؤ
 کرے اور ہر کام میں انکی اعانت و مدد کرے۔ بد خلقی اور جھگڑوں سے
 بچے۔ زبان کو جھوٹ غیبت لہنت اور فحش باتوں سے محفوظ رکھے۔
 (۱۳) جو کچھ نقصانات اور تکالیف اس مبارک سفر میں پیش آئیں
 اُن سے پریشان اور بددل نہ ہو بلکہ ہر بات پر ثواب کی امید رکھے۔ اور

اس کو حج کے مقبول ہونے کی علامت سمجھے۔

(۱۴) فرض نمازوں کو مستحب اوقات میں جماعت کے ساتھ پڑھنے کا اہتمام رکھے۔ نماز کے معاملہ میں ہرگز تساہل نہ کرے۔ نماز حج سے بدرجہا افضل اور موکد ہے۔ جس قدر آسائیاں حق تعالیٰ نے مسافر کے لئے مرحمت فرمائی ہیں۔ ان سے زیادتی نہ کرے۔ نفل نماز سواری پر بیٹھ کر پڑھ سکتا ہے۔ اس میں قبلہ کی طرف مٹھ کا ہونا بھی ضروری نہیں۔ جدھر سواری جا رہی ہو اس طرف رخ کر کے بیٹھ کر نماز پڑھ سکتا ہے۔ لیکن فرض نماز اور فرض سواری پر جائز نہیں اس کے لئے نیچے آترنا قبلہ کی طرف مٹھ کرنا کھڑے ہو کر پڑھنا ضروری ہے۔ البتہ اگر کوئی شرعی عذر بیماری وغیرہ ہو جس کی وجہ سے سواری سے نہ اتر سکتا ہو تو کچھ حرج نہیں۔ اس وقت سواری پر بیٹھ کر قبلہ رخ ہو کر نماز ادا کرے۔

تعجب اور حیرت کا مقام ہے کہ اکثر لوگ ایک فرض حج کی وجہ سے فرض نمازوں کو ضائع اور خراب کر دیتے ہیں۔ بلکہ بعض دفعہ نماز قضا تک کر دیتے ہیں جس مقدس سفر میں نوافل اور مستحبات کا التزام اور پابندی کرنی چاہیے تھی اس میں فرض نمازوں میں سستی اور بے پرواہی برتنا سراسر خسراں اور محرومی کی دلیل ہے۔

(۱۵) بار بار یہ مبارک سفر نصیب نہیں ہوتا اس لئے وقت کو غنیمت سمجھے اور یاد الہی سے نافل نہ ہو۔ ہر وقت دل اور زبان پر ذکر اور درود اور استغفار جاری رکھے۔ ان مبارک وقتوں میں فضول باتوں اور فضول

موں میں پھنسے رہنا بڑی بے نصیبی ہے۔^{۱۵}

حج کی قسمیں | حج تین طرح کیاجاتا ہے۔ اول صرف حج کا احرام باندھنا
اس کو افراد کہتے ہیں۔ دوسرے حج اور عمرہ دونوں کا احرام
باندھنا اس کو قرآن کہتے ہیں۔ تیسرے حج کے مہینوں میں اول عمرہ کا احرام
باندھنا اور پھر عمرہ کے افعال پورے کر کے حلال ہو جانا اور اسی سال پھر
حج کا احرام باندھنا اس کو تمتع کہتے ہیں۔ ان تینوں صورتوں میں فرض
حج ادا ہو جاتا ہے۔ مگر امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک قرآن افضل
وراولی ہے۔ (اور حج بدل کرنے والے کے لئے تفصیل ہے۔)

احرام باندھنے کا طریقہ | مکہ کے چاروں طرف مکہ میں داخل ہونے
والوں کے لئے جگہ مقرر ہے جس کو میقات
کہتے ہیں۔ اس جگہ سے بغیر احرام باندھے گزرنا سخت گناہ اور حرام ہے۔ مدینہ
سے آنے والوں کے لئے ذوالحلیفہ میقات ہے اور ہندوستان سے جانے والوں
کے لئے یلم میقات ہے۔ جب جہاز یلم کے مقابل سے گذرتا ہے تو کہتے ہیں
یلمی دیتا ہے۔ اس وقت فوراً احرام باندھ لینا چاہئے اور بہتر یہ ہے کہ
تحقیق کر کے اس وقت سے کچھ پہلے احرام باندھ لے۔ احرام جس قدر بھی
پہلے باندھے افضل ہے۔

احرام باندھنے کا طریقہ یہ ہے اول حجامت بنوائے ناف کے نیچے کے
بال لے۔ اگر سر منڈانے کی عادت ہو تو سر بھی منڈوائے ورنہ بالوں کو کٹکے۔

۱۵۔ اپنے نایغ وقت کو تعلیم اور تبلیغ کے کاموں میں گناے، تبلیغی جماعتیں، بمبئی، جدہ اور حرمین
شریفین میں ہر جگہ ملیں گی۔ انشا اللہ۔

درست کرے۔ اگر وہ بی ساق ہو اور کوئی عذر اور تنگی مانع نہ ہو تو مجامعت کرنا بھی مستحب ہے۔ پھر احرام کی نیت سے غسل کر لے۔ اگر غسل دشوار ہو تو صرف وضو کر لے اور سنے ہوئے کپڑے اتار دے اور دو سفید چادریں نئی یا دھلی ہوئی لے کر ایک تہ بند کی طرح باندھ لے اور دوسری اوڑھ لے۔ اگر رنگین چادر ہو یا ایک ہو تب بھی کچھ حرج نہیں۔ اور بدن اور کپڑوں کو خوشبو لگائے مگر ایسی خوشبو نہ ہو جس کا جرم بعد میں باقی رہے۔ پھر اگر وقت مکروہ نہ ہو تو سڑھک کر دو رکعت نفل احرام کی نیت سے پڑھے۔ پہلی رکعت میں قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ اور دوسری رکعت میں قُلْ هُوَ اللَّهُ يَرْفَعُ الْغُصْلَ غرض نماز کے بعد بھی اگر احرام باندھ لیا جائے تب بھی مستحب ادا ہو جائے گا۔ نماز پڑھ کر سر کھول لے اور دل میں نیت کر لے کہ میں حج کا احرام باندھتا ہوں یا عمرہ کا احرام باندھتا ہوں۔ یا حج اور عمرہ دونوں کا احرام باندھتا ہوں۔

اگر صرف حج کی نیت کی ہے تو یہ الفاظ زبان سے کہے: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُرِیدُ الْحَجَّ قَبْلَہٗ مِیْنِیْ وَتَقْبَلُہٗ مِنِّیْ۔

اور اگر صرف عمرہ کی نیت کی ہے تو یہ الفاظ زبان سے کہے: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُرِیدُ الْعُمْرَةَ قَبْلَہٗا مِیْنِیْ وَتَقْبَلُہَا مِنِّیْ۔

اور اگر حج اور عمرہ دونوں کی نیت کی ہے تو یہ الفاظ زبان سے کہے: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُرِیدُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ قَبْلَہُمَا مِیْنِیْ وَتَقْبَلُہُمَا مِنِّیْ۔ اس کے

عہ یعنی ظاہری اثر ۴۴۔

حج کی نیت سے باواز بندہ تلبیہ پڑھتے تلبیہ یہ ہے :- **لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ
لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ كَبِيرُكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ
لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ** - تلبیہ میں ان الفاظ سے کمی کرنا
مکروہ ہے البتہ اول اور آخر میں اُن الفاظ کو بڑھا سکتا ہے جو حدیث
شریف سے ثابت ہوں مگر بیچ میں کسی لفظ کو نہ بڑھانا چاہیے۔ تلبیہ بلند
آواز سے پڑھنا مستحب ہے۔ مگر چیخنا اور چلانا نہ چاہیے۔ جب تلبیہ پڑھے
پے درپے تین بار پڑھے رزق میں بات کمرے حتیٰ کہ سلام کا جواب بھی نہ دے
اور درود شریف پڑھ کر یہ دعا پڑھے :- **اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ رِضَاكَ
وَالْجَنَّةَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ غَضَبِكَ وَالتَّأْيِیْرِ** اور جو چاہے دعا مانگے
حد ہر وقت تلبیہ کا یہی حکم ہے۔

پھر اترتے چڑھتے چلتے پھرتے وقت تلبیہ پڑھتے رہنا مستحب ہے۔
اور جس قدر بھی ہو سکے کثرت سے تلبیہ پڑھتا رہے کہ یہ اس زمانے کی سب
سے افضل عبادت ہے۔

پس احرام بندہ کیا حج کا پہلا فرض ہے۔ اب ممنوعات احرام
سے بچنا چاہیے۔

جب احرام باندھ

وہ چیزیں جو حالت احرام میں منع ہیں | یہاں کیا تو منہیات

سے بچے، جلع اور جماع کے لوازمات مثل بوسہ بازی، عورت سے
بغل گیر ہونا وغیرہ امور اور فحش اور گندی باتوں، فسق و فجور اور لٹی بھگڑے

قتل و قتال اور شکار سے بچے۔ نہ خود شکار کرے نہ شکار کرنے والے کو بتلائے
 اور نہ شکار کی طرف اشارہ کرے اور نہ شکاری کی مدد کرے۔ نہ حرم کا درخت
 کاٹے۔ اور خوشبو لگانی اور ناخن اور بال کٹوانے اور سر یا منہ کو ڈھکنا
 (سارا ہو یا تھوڑا) یہ سب باتیں منع ہیں۔ تیکہ پر سر اور رخسار رکھنے میں
 کچھ حرج نہیں۔ اونڈھا ہو کر تیکہ پر پیشانی کا رکھنا مکروہ ہے مگر پر
 کپڑا رکھنا منع ہے اور کپڑوں کی گھڑی یا خوان یا دیگر سامان سر پر رکھنا
 جائز ہے۔ اگر بیت اللہ کے پردوں کے نیچے آیا اور سر یا چہرہ کو پردہ
 لگا گیا تو مکروہ ہے ورنہ کچھ حرج نہیں۔ سر اور داڑھی کو خٹکی سے نہ دھو
 صابن اور آئینہ سے دھو سکتا ہے۔ سِلے ہوئے کپڑے، کرتہ یا کجامہ
 ٹوپی موزہ اور قل بُوٹ نہ پہنے۔ سِلے ہوئے کپڑے کو اوڑھنے میں کچھ حرج
 نہیں۔ اگر جوتا نہ ہو تو موزہ یا قل بُوٹ کو وسط قدم سے کاٹ کر پہن سکتا
 ہے۔ خوشبودار چیزیں اور خوشبو میں رنگے ہوئے کپڑے کا استعمال جائز
 نہیں۔ اگر دھو کر خوشبو کو زائل کر دیا ہو تو کچھ حرج نہیں۔ غسل کرنا جائز
 ہے مگر مستحب یہ ہے کہ میل کچیل دُور کرنے کی نیت نہ کرے۔ اگر نہائے
 نو طہارت اور خنکی کی نیت سے نہائے۔ خیمہ اور کجاوہ اور موٹر کے سایہ
 میں بیٹھا جائز ہے۔ مگر سر اور چہرہ کو نہ لگے۔ اگر لگ گیا تو مکروہ ہوگا۔
 ہمیانی باندھ سکتا ہے۔ ہتھیار لگا سکتا ہے۔ تہبند میں جیب بھی لگا سکتا
 ہے۔ بغیر خوشبو کا سرمہ بھی لگا سکتا ہے۔ رختہ کرنا فصد کرنا ٹوٹے ہوئے
 عضو کا باندھنا جائز ہے۔ سر اور داڑھی اس طرح کھنچا سکتا ہے کہ
 اسے ایک قسم کی خوشبودار گھاس ہوئی ہے۔

بال نہ ٹوٹے اور نہ جوں مرے۔ جڑا میں اور بنیان کلمہ ہنسا بھی جائز نہیں۔
عورت کا احرام | عورت کا احرام بھی مردوں کی طرح ہے۔ بجز اس کے
 کہ عورت سے ہونے کیڑے پہنے۔ عورت جڑا میں
 بھی پہن سکتی ہے۔ اگرچہ ٹخنے چھپ جائیں۔ اور تلبیہ اتنی زور سے نہ
 پڑھے کہ غیر مرد و آواز سنیں۔ البتہ مردوں کی طرح عورت کو بھی چہرہ پر کپڑا
 ڈالنا یا پنکھا وغیرہ رکھنا جو رخساروں کو لگتا ہو جائز نہیں۔ بلکہ عورت
 کو ایسی طرح پردہ کرنا چاہیے کہ کپڑا یا نقاب چہرے سے نہ چھوئے۔ عورت
 اگر حیض یا نفاس کی حالت میں ہو تو احرام کے وقت نماز نہ پڑھے بلکہ
 صرف غسل کر کے احرام باندھ لے۔ یہ غسل طہارت کا نہیں بلکہ نظافت
 اور صفائی کے لئے ہے جو احرام کے وقت مستحب ہے۔ باقی احکام میں عورت
 و مرد برابر ہیں۔

نابالغ اور ناسمجھ بچے اور مجنون کی طرف
نابالغ بچوں کا احرام | سے ولی احرام کی نیت کر سکتا ہے پھر
 اُن کو تمام محظورات سے بچانا چاہیے۔ اور تمام ارکان اُن سے ادا کرانے
 چاہئیں۔ اگر ناسمجھ بچے سے کوئی بات چھوٹ جائے یا کوئی محذور پیش آئے
 تو اُس کی کوئی جزا نہیں۔

جب جہازِ جدہ پہنچے تو پہلے سے کسی دینار صالح مطوف کو جو
جدہ | ارکان اچھی طرح سنت کے موافق ادا کرانے متعین کرلو۔ اور جہاز

سماترے ہی مطوف کا نام بنادو جس مطوف کا تم نام بتلاؤ گے اس کا آدمی
تعمیل اپنے ساتھ لے جائے گا۔ اور تمھاری سواری وغیرہ کا اخطام کرویگا۔
بغیر مطوف کے واسطہ کے یہاں کوئی کام نہیں ہو سکتا۔

حد و حرم ایک۔ طوقان لوح کی وجہ سے یہ حدود قائم نہ رہیں اسلئے
پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت جبریل علیہ السلام کی خبر کے
موافق ان نشانات کو قائم کیا۔ پھر نبی آخر الزماں علیہ الصلوٰۃ والتسلیم
نے فتح مکہ کے بعد حد بندی کرائی۔ حد حرم مدینہ منورہ کے راستہ میں
تین چیم ہے جو مکہ مکرمہ سے تین میل ہے اور یمن کے راستہ سے اضواء
بن ہے جو مکہ مکرمہ سے سات میل ہے اور عراق کے راستہ سے عقیہ
خل ہے جو مکہ مکرمہ سے سات میل ہے اور حجاز کے راستہ سے آل
عبداللہ ہے جو مکہ مکرمہ سے نو میل ہے اور طائف کے راستہ سے عودہ
ہے جو مکہ مکرمہ سے سات میل ہے اور جدہ کے راستہ سے حلیہ
ہے جو مکہ مکرمہ سے دس میل ہے۔ موضع حد یثیبہ میں نشان کے طور
پر دو گچھ چونے سے بنادیے ہیں۔ ان کے بائیں جانب کنواں ہے
اور پانی کی سبیل اور مسجد کا چبوترہ ہے۔

اگر آپ تک کا وقت تم نے غفلت اور لاپرواہی سے گذرا ہے تو اب

عہ کا نام مطوف شیخ عبدالسلام ہاشم تھا جو نہایت دیندار اور صالح مطوف تھا۔

لہ آج کل اس مقام کو شیبہ کہتے ہیں۔

ہو شیار ہو جاؤ۔ توبہ اور استغفار کرو۔ یا ریا تبیص پڑھو۔ یہ وہ مقام ہے جس کو خدا اور اس کے رسولؐ نے بڑائی اور عظمت دی ہے۔ بڑی بڑی قوتیں یہاں آکر سزنگوں ہوئیں جلیل القدر انبیاء علیہم السلام نے اس متبرک مقام کا ادب کیا۔ تم بھی ذلت و خواری عاجزی و انکساری خشوع و خضوع اور حضور قلب کے ساتھ توبہ و استغفار کرتے ہوئے برہمنہ یا س وادی مقدس میں داخل ہو اور داخل ہونے کے وقت دو رکعت پڑھ کر یہ دعا مانگو اللّٰهُمَّ هَذَا أَمْنُكَ وَحَرَامُكَ الَّذِي مَنَعَ دَخْلَهُ كَانَ أَمْنًا فَحَرِّمْ دَهِیَ وَكَحْبِیَ وَعَظْمِیَ وَبَشْرِیَ عَلَی النَّاسِ اَللّٰهُمَّ اُرِیْ مَنَعَ عَذَابُكَ یَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ فَاَنْتَ اَنْتَ اللهُ لَا اِلَهَ اِلَّا اَنْتَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ وَاسْأَلُكَ اَنْ عَلٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِهِ وَسَلَّمَ۔

اگر مجبور ہو تو کچھ مضائقہ نہیں ورنہ حد حرم میں پیادہ پا اور برہمنہ ہو کر داخل ہونا افضل اور منتخب ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ تمام انبیاء علیہم السلام حدود حرم میں پیادہ پا برہمنہ پا ہو کر داخل ہوتے تھے حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سدرہ جج کئے۔ آپ پیدل چلتے تھے اور اونٹنیاں ہمراہ خالی چلتی تھیں۔ مگر کبھی ادب کی وجہ سے سوار نہیں ہوئے اور بہت سے بزرگان علم و علمائے امت کا بھی یہی طریقہ رہا اور جبکہ کی عظمت و بزرگی بھی کسی کی مقتضی تھی جن راہ کا آنکھوں کے بل طے کرنا بھی گستاخی سے خالی نہیں اس کو

تخلت اور لا پرواہی سے گزار دینا یقیناً خسروان اور کم نصیبی ہے۔

مکہ مکرمہ میں اہلی | جب ذی طویٰ پر پہنچے تو اگر اب تک سواری پر ہے تو اب سواری سے اتر جائے اور دخول

مکہ مکرمہ کے لئے غسل کرے۔ یہ غسل نظافت کے واسطے ہے حتیٰ کہ حائضہ اور نفاس والی عورت بھی غسل کرے۔ اگر غسل دشوار ہو تو صرف وضو کرے۔ مکہ مکرمہ میں شب و روز میں جس وقت بھی چاہے داخل ہو سکتا ہے لیکن اچھا یہ ہے کہ رات کو داخل نہ ہو۔ چنانچہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب مکہ مکرمہ آتے تو رات ذی طویٰ میں بسر فرماتے اور دن میں غسل کر کے شہر مکہ میں داخل ہوتے اور فرمایا کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ایسا ہی کیا ہے۔ (رداء البخاری و مسلم) اس کے بعد عا جزانہ صورت بنائے ہوئے شوق و ذوق کو لئے

ہوئے خشوع اور خضوع کے ساتھ ٹہنہ کدہ کی طرف سے شہر کی جانب روانہ ہو۔ اگر اپنے راستہ میں یہ جگہ نہ پڑتی ہو تب بھی پھر کراہی راہ سے داخل ہونا مستحب ہے اس لئے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اسی جگہ سے داخل ہوئے تھے۔ باوجودیکہ یہ جگہ آپ کے راستہ میں نہ تھی زینر بیت اللہ

۵۵ مکہ مکرمہ کے قریب تنعیم کے راستہ میں ایک جگہ کا نام ہے جو دای زاہر اور ثنیہ کدہ

کے درمیان ہے۔ اور اب یہ مقام شہر میں داخل ہو گیا ہے۔ ۱۲۰

۱۲۱ یہ جنت المعلیٰ کی جانب ایک اونچی گھاٹی ہے۔ جنت المعلیٰ کے وسط سے

یہ راستہ گذرتا ہے اور پھر سوق المعلات سے گذر کر باب السلام پر پہنچ جاتا ہے۔

کا دروازہ بھی اسی جانب ہے اور بیت اللہ کا دروازہ بمنزلہ چہرہ کے ہے اور کسی بزرگ اور مقتدر کی زیارت چہرہ کی جانب سے کی جاتی ہے نہ کہ پشت کی جانب سے۔

جب مکہ مکرمہ کے مکانات اور آبادی نظر آئے تو یہ دعا پڑھے۔
 اللَّهُمَّ اجْعَلْ لِي بِهَا قَرَارًا وَارْزُقْنِي فِيهَا رِزْقًا حَلَالًا
 مِنَّا اَتَيْنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ
 النَّارِ۔ اللَّهُمَّ اِنِّي اَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَأَلَكَ مِنْهُ نَبِيُّكَ
 مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاعُوذُ بِكَ مِنْ مِمَّا اسْتَعَاذَ مِنْهُ
 نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جب قبرستان پر پہنچے تو
 ماتحت پڑھے اور کہے اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَا سِرَ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ وَاَنَا
 بِكُمْ دَلَاةٌ حَقُّونَ [نَشَاءُ اللَّهُ تَعَالَى۔]

جب مدعا پیر پہنچے تب بھی یہی دعا مانگے اور تمام راستہ بلیبہ کہتا ہوا
 اور حمد و ثنا پڑھتا ہوا اور توبہ و استغفار کرتا ہوا عجزی و انکساری کے
 ساتھ جگہ کی عظمت و بزرگی کو ملحوظ رکھتے ہوئے حرم کی جانب روانہ ہو۔
 غسل یہی ہے کہ شہر میں داخل ہونے کے بعد سب سے پہلے مسجد میں
 آئے اور طواف وغیرہ سے فارغ ہو لیکن اگر سامان وغیرہ کی وجہ سے
 یہ موقوف المجلات میں ایک بلنر جگہ ہے جس کی شناخت کیلئے نشان بنا دیا گیا ہے
 اس جگہ سے بیت اللہ نظر آتا تھا اور صاف صاف چھین اس جگہ پڑھا مانتے تھے اب
 مکانات کی وجہ سے بیت اللہ نظر نہیں آتا لیکن سلف کے اتباع میں یہاں نماز مانگنا

بِالسَّلَامِ ط

اس کے علاوہ اپنے لئے دعا رخصت مانگے اور جس قدر چاہے اور جو چاہے دعا کرے کہ یہ اجابت دعا کا وقت ہے۔

مسجد میں داخل ہو کر نماز وغیرہ کچھ نہ پڑھے بلکہ پہلے طواف کرے۔ لیکن اگر نماز کا وقت تنگ ہو یا جماعت کھڑی ہو گئی ہو تو پہلے نماز پڑھے اور پھر طواف کرے۔ طواف کا طریقہ یہ ہے کہ حجر اسود کے سامنے اس طرح

۷۷ یہ طواف طواف قدیم کہلاتا ہے اگر اس کے بعد سعی کرنے کا ارادہ ہو تو طواف شروع کرنے سے پہلے اضطباع کرے اضطباع اسکو کہتے ہیں کہ چادر کو داہنے مونڈھے کے نیچے سے نکال کر دونوں کونوں کو بائیں مونڈھے پر ڈال لے اور پہلے تین شوط میں رمل بھی کرے رمل کا طریقہ یہ ہے کہ چلنے میں جھپٹ کر جلدی اور زور سے قدم اٹھائے اور قدم نزدیک نزدیک رکھے اور مونڈھوں کو خوب ہلاتا جائے۔

اگر بسبب ہجوم کے رمل نہ کر سکے تو ذرا ٹھہر جائے جب جگہ ملے اس وقت طواف کرے اور اگر طواف شروع کر نیچے بعد مجمع بڑھ جائے اور رمل نہ کر سکے تو بغیر رمل کے طواف پورا کر لے۔ اگر پہلی شوط میں رمل کرنا بھول گیا تو صرف دوسری اور تیسری شوط میں رمل کرے اور اگر پہلی اور دوسری شوط میں رمل کرنا بھول گیا تو صرف تیسری شوط میں رمل کرے اور اگر تینوں شوط میں رمل کرنا بھول گیا تو اب نہ کرے اس لئے کہ آخر کی چار شوط میں رمل کا کرنا مستحب ہے رمل اور اضطباع صرف اس طواف میں ہیں جس کے بعد سعی کی جائے اگر محض طواف کرنا ہو تو رمل اور اضطباع نہ کرے نیز طواف ختم ہونے کے بعد اضطباع کو موقوف کر دے اور طواف کی دو رکعت کو مونڈھے ٹھک کر پڑھے کھلے ہوئے مونڈھوں سے نماز پڑھنا مکروہ ہے ۱۱

کھڑا ہو کہ داہنا مونڈھا حجر اسود کے بائیں کنارے کے سامنے ہو اور سارا
حجر اسود داہنی طرف رہے۔ طواف کے لئے کھڑے ہونے میں پوری احتیاط
کرے کہ بعض دفعہ لاپرواہی سے طواف نہیں ہوتا اور پھر طواف کی نیت کرے
اور یہ دعا پڑھے:-

اللَّهُمَّ إِنِّي أُرِيدُ طَوَافَ بَيْتِكَ الْحَرَامِ سَبْعَةً
أَشْوَاطٍ قِسْرَةً لِّي وَتَقْبَلَهُ مِنِّي۔

طواف کی نیت دل میں کرنا فرض ہے بغیر نیت کے طواف ادا نہ ہوگا
اور اپنی زبان میں نیت کرنا اور ان الفاظ کو کہنا اولے اور مستحب ہے۔
پھر ذرا سا چلے کہ حجر اسود سامنے آجائے اور نماز کی طرح دونوں ہاتھ
کانوں تک اٹھا کر یہ کہے:-

بِسْمِ اللَّهِ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَلِلَّهِ الْحَمْدُ وَالصَّلَاةُ
وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ اللَّهُمَّ إِنَّا نَايِكَ وَوَفَاءُ بِعَهْدِكَ وَ
إِتِّبَاعًا لِسُنَنِ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

تکبیر اور استقبال حجر اسود سے پہلے ہاتھ اٹھانا بدعت ہے بلکہ
حجر اسود کے استقبال کے بعد تکبیر کے ساتھ ہاتھ اٹھائے اور پھر ہاتھ
چھوڑ کر حجر اسود کو بوسہ دے۔ بوسہ دینے کا طریقہ یہ ہے کہ دونوں
ہتھیلیاں حجر اسود پر رکھ کر ان کے درمیان نرمی سے بوسہ دے۔ چٹاخنہ
بھرے اور بعض کے نزدیک بوسہ کے بعد ہاتھ ٹکنا اور پھر بوسہ دینا ایسی

عہ ہاتھ ایسی طرح رکھے کہ ہاتھ کے حلقہ پر ہاتھ نہ رکھے جائیں ۱۲۔

نہیں دفعہ کرنا مستحب ہے۔ اس بوسہ دینے کو استلام کہتے ہیں اور استلام سنت ہے لیکن ازدحام کے وقت جب دوسروں کو ایذا پہنچتی ہو یا انتظار کرنا پڑے تو استلام نہ کرے اور فقط دونوں ہاتھوں کو حجرِ اسود پر رکھ دے یا صرف بائیں ہاتھ حجرِ اسود پر رکھ کر اُس کو چوم لے اور اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو لکڑی یا اور کسی چیز سے حجرِ اسود کو چھو کر اس کو چوم لے اور اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو دو ہاتھوں ہتھیلیوں کو حجرِ اسود کی طرف کرے کہ گویا ہاتھ حجرِ اسود پر رکھے ہیں اور پھر ہاتھوں کو بوسہ دے۔ استلام کے بعد دائیں طرف کو دروازہ کی طرف چلے کہ بیت اللہ بائیں طرف رہے اور طواف میں طیم کو ضرور شامل کرے ورنہ طواف ادا نہ ہوگا۔ جب طواف کرتے ہوئے ملتزم پر پہنچے تو یہ دعا پڑھے:-

سَرَّابْنَا اَتَيْنَا فِي الدَّائِيَا حَسَنَةً وَفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا
عَذَابَ النَّارِ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا اِلٰهَ
اِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ
الْعَظِيْمِ ط اور جب دروازہ کے مقابل پہنچے تو یہ دعا پڑھے:-
اَللّٰهُمَّ هٰذَا الْبَيْتُ بَيْتُنَا وَهٰذَا الْحَرَمُ حَرَمُنَا وَ
هٰذَا الْاَمْنُ اَمْنُنَا وَهٰذَا الْمَقَامُ مَقَامُنَا اَعِزَّنَا بِكَ مِنْ
النَّارِ اَللّٰهُمَّ قِنِّيْ بِمَا سَرَّ قُتْنِيْ وَبَارِكْ لِيْ وَاخْلُفْ عَلَيَّ
مَحَلَّ غَائِبَتِيْ بِخَيْرٍ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ

عہ حجرِ اسود اور دروازہ بیت اللہ کی درمیانی جگہ کو ملتزم کہتے ہیں ۱۲۰

لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

اور جب رکن عراقی کے سامنے پہنچے تو یہ دعا پڑھے :-

اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الشَّلَكِ وَالشَّرَكِ وَالتَّفَاقُ
وَسُوءِ الْخُلُقِ وَسُوءِ الْمُنْقَلَبِ فِي الْأَهْلِ وَالْمَالِ وَالْوَلَدِ -

جب مینر اب کے مقابل پہنچے تو یہ دعا پڑھے :-

اللَّهُمَّ أَظِلَّنِي تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِكَ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا
ظِلُّكَ وَلَا بَاقِيَ إِلَّا وَجْهُكَ وَأَسْقِنِي بِكَاسِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرْبَةً لَا أَظْمَأُ بَعْدَهَا أَبَدًا -

اور جب رکن شامی کے پاس پہنچے تو یہ دعا پڑھے :-

اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ جَحًا مَبْرُورًا وَسَعِيًا مَشْكُورًا وَذَنْبًا
مَغْفُورًا وَتِجَارَةً لَنْ تَبُورَ يَا عَزِيزُ يَا غَفَّارُ رَبِّ اغْفِرْ
وَأَمْرًا حَمْدًا وَتِجَارَةً عَمَّا تَعْلَمُ إِنَّكَ أَنْتَ الْأَكْرَمُ -

اور جب رکن یمانی پر پہنچے جو جنوب کی طرف کا کوتا ہے تو اس کا
بھی استلام کرے رکن یمانی کا استلام یہ ہے کہ دونوں ہاتھ اس کو
لگا دو اور بوسہ دینا ہاتھ لگانا یا اشارہ کرنا یہاں نہیں چاہیے۔ اور
نہ سینہ رکن یمانی کی طرف پھرنا چاہیے۔ سوائے حجرِ اسود اور رکن
یمانی کے کسی دوسرے کو نے یا دیوار کا استلام مکروہ ہے اور جب
رکن یمانی اور حجرِ اسود کے درمیان پہنچے تو یہ دعا پڑھے :-

سَرَّيْنَا أَيْتَانِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقَاتِلْ

عَذَابُ النَّاسِرَةِ

جب تمام بیت اللہ کا چکر لگا کر حجرِ اسود پر پہنچے تو پہلے کی طرح
بوسہ دے مگر ہاتھ نہ اٹھائے۔ ہاتھ صرف پہلی دفعہ اٹھائے جاتے ہیں
اب ایک شوط طواف کا پورا ہو گیا۔ اسی طرح سات شوط پورے
کرے اگر بائیں طرف کو طواف کیا اور یا طواف کرتے ہوئے چہرہ یا
پیشہ بیت اللہ کی طرف کر لے اور یا حجرِ اسود کے سوا کسی دوسری جگہ
سے طواف شروع کرے تو یہ طواف ادا نہ ہوگا۔ دوبارہ طواف کرنا
لازم ہے۔ اگر بغیر دوبارہ طواف کے مکہ مکرمہ سے چلا گیا تو دم دینا واجب
حجرِ اسود سے طواف کا شروع کرنا واجب اور ضروری ہے۔
طواف کے سات شوط پورے کرنے کے بعد پھر آٹھویں دفعہ
حجرِ اسود کو بوسہ دے اور آیت وَاَتَّخِذُوا مِنْ مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ
مُصَلًّی پڑھتا ہوا مقامِ ابراہیم کی طرف چلے اور مقامِ ابراہیم پر دو
رکعت پڑھے۔ پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ قُلْ يَا أَيُّهَا
الْكَافِرُونَ اور دوسری رکعت میں قُلْ هُوَ اللَّهُ پڑھے اور بعد نماز یہ دعا پڑھے۔
اللَّهُمَّ إِنَّكَ تَعْلَمُ سِرِّي وَعَلَا نِيَّتِي فَأَقْبِلْ مَعْدِي سَائِغِي
وَتَعْلَمُ حَاجَتِي فَأَعْطِنِي سُؤْلِي وَتَعْلَمُ مَا فِي لَفْسِي فَأَغْفِرْ لِي
ذُنُوبِي۔ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ إِبْرَاهِيمَ نَبِيَّ شَرِّ قُلُوبٍ وَكَفِينًا صَادِقًا
عہ حجرِ اسود سے چلنا شروع کر کے پھر حجرِ اسود تک پہنچنے کو ایک شوط کہتے ہیں

یعنی ایک کمرہ ذبح کیا جائے ۱۲۰۔

حَتَّىٰ أَعْلَمَ أَنَّهُ لَنْ يُصِيبَنِي إِلَّا مَا كَتَبْتَهُ عَلَيَّ فَأَسْرَضْنِي بِمَا
قَسَمْتَهُ لِي يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ ط۔

دو رکعت نماز ہر طواف کے بعد (خواہ طواف فرض ہو یا نفل) واجب ہے
بہتر جگہ اس کے لئے یہ ہے کہ مقام ابراہیم تمہا سے اور بیت اللہ
کے درمیان رہے اس کے بعد بیت اللہ کے اندر اور پھر حطیم میں
میزابِ رحمت کے نیچے اور پھر میزاب کے قریب پھر باقی حطیم میں
پھر بیت اللہ کے قریب دیگر اطراف میں اور پھر ساری مسجد اور پھر
سارا حرم برابر ہے۔ البتہ حرم سے باہر اس کا پڑھنا مکروہ ہے مگر ادا
ہو جائیگی۔ طواف کی دو رکعت طواف کے فوراً بعد پڑھنا چاہیے
تاخیر نہ کرنی چاہیے۔ لیکن طواف اگر عصر اور فجر کے بعد کیا ہے یا
طلوع اور غروب آفتاب کے وقت طواف کیا ہے تو ابھی دو رکعت نہ
پڑھے جب وقت مکروہ نکل جائے تو طواف کی دو رکعت ادا کرے۔ طواف
ہر وقت جائز ہے۔ البتہ مکروہ وقت میں دو رکعت نہ پڑھے اگر ٹپھلی
تو پھر دوبارہ دو رکعت پڑھنی چاہئے۔ اگر عین طلوع یا غروب یا
زوال کے وقت طواف کی دو رکعت پڑھی تو انکا دوبارہ پڑھنا واجب ہے۔
مقام ابراہیم پر دو رکعت پڑھ کر ملتزم پر آئے اور دیوارِ کعبہ
سے لپٹ کر دونوں ہاتھ پھیلا کر عاجزی اور انکساری اور گریہ و زاری کے
ساتھ دعا مانگے۔ اگر رونا نہ آئے تو یہ تکلف روئے کبھی پیشانی کو دیوار
بیت اللہ شریف کی چھت کے پرنا لہ کا پانی گرنے کی جگہ کو میزابِ رحمت کہتے ہیں۔

پر پردہ سے لگائے اور کبھی رخساروں کو اور عاشقانہ مجنونانہ طریقہ سے
 خوب دیوار اور پردہ کو چھٹے اور جو چاہے دعا مانگے کہ یہ دعا کے قبول
 ہونے کا وقت ہے اور یہ دعا افضل ہے :-

اللَّهُمَّ يَا وَاجِدُ يَا مَا جَدُّ لَا تَنْزِعْ مِنِّي نِعْمَةً أَنْعَمْتَهَا
 لِي - اللَّهُمَّ إِنِّي وَقَفْتُ عَلَى بَابِكَ الْعَالِي وَالْأَعْلَى
 أَعْتَابِكَ وَأَسْرَجُوهَا سِرَّ حَمَتِكَ وَأَخْشَى عَذَابِكَ - اللَّهُمَّ
 تَزِمْ شَعْرَتِي وَجَسَدِي عَلَى النَّارِ - اللَّهُمَّ كَمَا صُنْتَ
 جِبْهَتِي عَنْ سُجُودِ غَيْرِكَ فَصُنْ وَجْهِي عَنْ مَسْئَلَةِ غَيْرِكَ
 اللَّهُمَّ يَا رَبَّ الْبَيْتِ الْعَتِيقِ أَعْتِقْ رِقَابَنَا وَرِقَابَ
 يَأْيُنَا وَأُمَّهَاتِنَا وَأَصْحَابِنَا وَآحِبَاءِنَا مِنَ النَّارِ - يَا
 رَحِيمُ يَا غَفَّارُ - يَا عَزِيزُ يَا جَبَّارُ لَقَبْلُ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ
 السَّمِيعُ الْعَلِيمُ وَتُبْ عَلَيْنَا إِنَّكَ أَنْتَ الثَّوَابُ الرَّحِيمُ
 پھر درود شریف پڑھے اور چاہے زمزم پر آئے اور قبلہ رخ
 ہو کر خوب سیر ہو کر تین دفعہ سانس لے لے کر آب زمزم پیے
 در ہر مرتبہ سانس لینے کے بعد بِسْمِ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالصَّلٰوۃُ
 اِلٰی سُرِّسُوْلِ اللّٰہِ پڑھے اور بچے ہوئے پالی کو اپنے اوپر ڈالے اور
 اب دعا مانگے کہ یہ دعا قبول ہونے کا وقت ہے اور یہ دعا پڑھنے
 اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا وَرِزْقًا وَاسِعًا وَ
 مَلَأَ صَالِحًا وَشِفَاءً آمِنًا كُلِّ دَاءٍ -

اس کے علاوہ اپنی زبان میں جو چاہے اور جس کے لئے چاہے خوب عا میں مانگے -

یہ طواف جو ذکر کیا گیا طوافِ قدوم کہلاتا ہے جو باہر والوں کے لئے سنت ہے اور جو مکہ اور میقات کے اندر رہتے ہیں ان کے لئے سنت نہیں ہے۔ ایسا ہی جو عمرہ کی نیت سے مکہ میں آئے۔ اس کے لئے بھی سنت نہیں۔ اگر باہر سے آنے والے نے طواف کیا اور طوافِ قدوم کی نیت نہیں کی۔ تب بھی طوافِ قدوم ادا ہو جائے گا۔ اگر صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنے کا ارادہ ہو تو آپ نے مرم پی کر پھر حجرِ اسود پر آئے اور اللہ اکبر لا الہ الا اللہ کہہ کر حجرِ اسود کو بوسہ دے اور ابد عابد عابد اللہ یا بسم اللہ الرحمن الرحیم ان الصفا والمروة من شعائر اللہ فمن حج البيت أو اعتمر فلا جناح علیہ ان یطوف بہما ومن تطوا غنیراً فان اللہ شاکر عليم وہ پڑھتا ہوا باب الصفا سے باہر نکلے اور صفا پر اتنا چڑھے کہ بیت اللہ نظر آسکے، اور بیت اللہ کی طرف رخ کئے ہوئے دونوں ہاتھ کندھوں تک اٹھائے جیسا دعائے مانگنے میں اٹھاتے ہیں اور خوب دعائے مانگے کہ یہ بھی دعا قبول

صفا مروہ کے درمیان سعی کرنا واجب ہے افضل یہ ہے کہ یہ سعی طوافِ زیارت کے بعد کی جائے لیکن اگر طوافِ قدوم کے بعد سعی کرے تو یہ بھی جائز ہے اور سعی کے صحیح ہونے کی شرط یہ ہے کہ طواف کے بعد کسی نے اگر کوئی بغیر طواف کے سعی کر لیا تو وہ معتبر نہ ہوگی۔ البتہ یہ ضروری نہیں کہ طواف کے بعد فوراً سعی شروع کر دی جائے بلکہ سنت ہے اگر مکان ہو یا کوئی اور عذر ہو تو طواف کے بعد کچھ دیر ٹھہر جائے اور پھر سعی کرے۔

ہونے کا وقت ہے۔ اور یہ دعا پڑھے:-

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَ
 لَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ
 لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ أَنْجَزَ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَ
 سَمِعَ الْأَخْزَابَ وَحْدَهُ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ
 دعا پڑھ کر دعائمانگی اور پھر دوبارہ پڑھ کر دعائمانگی اور پھر تیسری بار
 پڑھ کر دعائمانگی۔

ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین دفعہ
 اللَّهُ أَكْبَرُ فرما کر لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ کہہ کر
 الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ۔ ایک دفعہ
 فرمایا اور اسی طرح سات بار تکرار فرمایا۔ اور یہ دعا بھی پڑھی:-
 اللَّهُمَّ أَنْتَ قُلْتَ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ وَأَنْتَ لَا
 تَخْلِفُ الْمِيعَادَ أَنْتَنِي أَسْأَلُكَ كَمَا هَدَيْتَنِي لِلْإِسْلَامِ
 أَنْ لَا تَنْزِعَهُ وَانْتَنِي تَتَوَقَّانِي وَأَنَا مُسْلِمٌ۔

اور دیر تک صفا پیر پڑھے اور ذکر اور دعا کرتا رہے۔ پھر صفا
 سے اکر مروه کی طرف میانہ روی سے چلتا رہے اور ذکر اللہ کرتا
 رہے۔ اور جو دعائیں یاد ہوں پڑھتا رہے اگر اور کوئی دعا یاد نہ ہو
 تو صرف اس دعا کو بار بار پڑھتا رہے۔ رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ
 أَنْتَ الْأَعَزُّ وَالْأَكْرَمُ یہ بھی دعا قبول ہونے کا وقت ہے اسلئے

وقت کو غفلت اور لاپرواہی سے نہ گذارے اور بازار کی دیکھ بھال میں نہ لگے بلکہ نیچی نگاہ کئے ہوئے ذکر الہی تسبیح تقدیس اور دعاؤں میں مصروف رہے جب سبز مینار پر پہنچے (جو بائیں طرف مسجد کی دیوار سے ٹکی ہوئی ہے) تو وہاں سے دوسرے بیترا تک (جو حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر کے مقابل ہے) دوڑ کر چلے مگر بہت تیز نہ دوڑے پھر اسی میانہ روی کے ساتھ چلے۔ پھر مروہ پر چڑھے اور تھوڑا سا دائیں جانب مائل ہو کر کھڑا ہوتا کہ بیت اللہ کا اچھی طرح استقبال ہو جائے (اس لئے کہ مکانات کی وجہ سے بیت اللہ یہاں سے نظر نہیں آتا اور صف کی طرح یہاں بھی ہاتھ اٹھا کر خوب عامانگے اور دیر تک کھڑے کہ یہ بھی دعا قبول ہونے کی جگہ ہے۔ یہ صفا کی مروہ تک آنا ایک شرط ہو گیا۔ پھر مروہ سے اتر کر اسی طرح ذکر کرتا ہوا صفا کی طرف چلے اور دونوں میلوں کے درمیان دوڑے۔ باقی مسافت میانہ روی سے طے کرے اور صفا پر دعا اور ذکر کرے۔ یہ دوسرا شرط ہوا اسی طرح سات شرط کرے کہ سعی کو صفا سے شروع ہوا اور کوہ مروہ پر ختم ہو جائے۔

سعی کے بعد دو رکعت نفل سعی حرام میں آکر پڑھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دو رکعت کو طواف میں پڑھا ہے۔ اگر افراد کی نیت کی ہو یعنی صرف حج کا احرام باندھا ہو تو طواف عہد پڑھ کر چلنا صرف دونوں میلوں کے درمیان ہے باقی سعی میانہ روی سے کرنا سنت ہے۔ اب یہ جگہ مسجد الحرام کے اندر داخل کر دی گئی ہے اور اسکے پاس کے مکانات اور بازار کو توڑ دیا گیا ہے۔

سوم اور سعی کے بعد احرام باندھے ہوئے مکہ میں قیام کرے۔ اور اگر قرآن
 شریف کی نیت کی ہے یعنی حج اور عمرہ دونوں کا ساتھ احرام باندھا ہے تو اول
 سو کا طواف اور سعی کرے اور پھر طواف قدوم رمل اور اضطباع کے
 ساتھ کر کے دوبارہ سعی کرے۔ اور پھر احرام باندھے ہوئے مکہ میں قیام
 کرے۔ قارن کے لئے افضل یہ ہے کہ وہ سعی طواف قدوم کے بعد
 کرے بخلاف مفرد کے کہ اس کو طواف زیارت کے بعد سعی کرنا افضل
 ہے اگر طواف قدوم کے بعد سعی کرنے کا ارادہ نہ ہو بلکہ سعی طواف زیارت
 کے بعد کرنا چاہتا ہو تو طواف قدوم کو بغیر اضطباع اور رمل کے ادا
 کرے اور اگر تمتع کا ارادہ ہے یعنی حج کے تہینوں میں پہلے عمرہ کا احرام
 باندھا پھر اسی سال حج کا ارادہ ہے تو عمرہ کا طواف اور سعی کر کے
 بال منڈو اگر صلال ہو جائے اور پھر حج کے موقع پر حج کا احرام باندھے۔
 مکہ مکرمہ کے اس قیام میں جس قدر جلد ہو سکے نفل طواف کرے
 اس لئے کہ باہر سے آنے والوں کے لئے نفل طواف نفل نماز سے بہتر
 ہے نفل طواف میں رمل اور اضطباع نہ کرے۔

حج ادا کرنے کا طریقہ | مذی الحجہ کو ظہر کے بعد امام مسجد حرام
 میں خطبہ پڑھتا ہے جس میں حج کے
 مسائل بیان کرتا ہے۔ یہ خطبہ مستنون ہے گو عربی زبان ہونے کی
 وجہ سے سمجھ میں نہ آئے پھر بھی خطبہ کا سننا مستحب ہے۔
 اگر مفرد یا قارن ہے اور حج کا احرام باندھے ہوئے ہے تو

ورنہ، ترائیچ کو دن میں یاہ ترائیچ کو شب میں حج کا احرام باندھ لے
منی کی روانگی | ترائیچ (یوم ترویہ) کو طلوع آفتاب کے بعد
 مکہ مکرمہ سے منی کی جانب روانہ ہو۔ منی پہنچ کر
 مسجد کے قریب قیام کرنا افضل ہے اور پانچ نمازیں ظہر عصر
 مغرب عشاء فجر وہاں پڑھے۔ منی میں ان پانچوں نمازوں کا پڑھنا
 اور وہاں رات گزارنا سنت ہے۔ منی کے قیام میں تلبیہ پڑھنا ہے
 اور دعا و استغفار میں مشغول رہے اور اس قیمتی وقت کو فضول
 باتوں اور فضول کاموں اور سیر تماشے میں ضائع نہ کرے۔

عرفا کی روانگی | ترائیچ کی صبح کو فجر کی نماز سویرے پڑھے پھر
 سورج کے نکلنے کا انتظار کرے جب سامنے
 کی پہاڑی پر جس کو جبل ثبیر کہتے ہیں دھوپ ظاہر ہو جائے تو
 نہایت سکون اور وقار کے ساتھ تلبیہ اور ذکر کرتا ہوا ضب (مسجد
 خیف کے متصل پہاڑ ہے) کے راستہ سے عرفات کو روانہ ہوا اور یہ
 دعا پڑھے:۔ **اَللّٰهُمَّ اَلِيْكَ تَوَجَّهْتُ وَ اِلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَ
 اِلَوْجْهِكَ الْكَرِيْمِ اَسْرَدْتُ فَاجْعَلْ ذَنْبِيْ مَغْفُوْرًا وَ
 حَاجَتِيْ مَبْرُوْرًا وَ اَسْأَلُكَ رَحْمَتِيْ وَ لَا تُخَيِّبْنِيْ رَبِّ اَعْمَالِيْ فِيْ
 سَفَرِيْ وَ اَقْضِ بَعْرَاتِيْ حَاجَتِيْ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ**
 جب جبل رحمت پر نظر پڑے تو دعا مانگے اور درود و استغفار پڑھے

عدہ اگر آفتاب نکلنے سے پہلے منی سے روانہ ہو گیا تو جائز ہے لیکن خلاف سنت ہے۔ ۱۲۔
 عہ یہ مسجد خیف کہلاتی ہے۔ یہ مسجد خیف کے صحن کے بیچ میں عصر کے وقت تلبیہ پڑھنے والوں
 کا اجتماع ہوتا ہے اس میں شرکت کرے تو بہت اجر حاصل ہو۔

عرفات میں وادی عرنہ کے علاوہ جس جگہ چاہے قیام کرے۔
 جبل رحمت کے قریب (جہاں بڑے بڑے سیاہ پتھر پڑے ہیں)۔
 قیام کرنا افضل ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ٹھہرنے کی
 جگہ ہے اور جبل رحمت پر چڑھنا جیسا کہ عوام کرتے ہیں فضول ہے۔
 پھر زوال سے پہلے غسل کر کے سجدہ تہرہ میں جائے اور خطبہ
 سننے پھر امام کے ساتھ ظہر اور عصر ایک اذان اور دو تکبیروں کے ساتھ
 ہر کے وقت میں اکٹھا پڑھے۔ ظہر و عصر کے درمیان اور بعد سنت اول
 قبل نماز نہ پڑھے۔ ظہر اور عصر کے جمع کرنے کی چند شرطیں ہیں۔ (۱)
 زفات (۲) نویں ذی الحجہ (۳) امام یا نائب امام (۴) دونوں نمازوں
 میں احرام کا ہونا (۵) ظہر کا عصر پر مقدم ہونا۔ اگر ان میں سے کوئی
 شرط نہ پائی گئی تو دونوں نمازوں کا جمع کرنا جائز نہ ہوگا ساگر کسی وجہ سے
 سجدہ میں نہ جاسکے تو اپنی قیام گاہ پر ظہر اور عصر اپنے اپنے وقت پر
 ماعت کے ساتھ ادا کرے اور جمع نہ کرے ایسی صورت میں عصر کی نماز کو
 وقت سے پہلے پڑھنا جائز نہیں۔ نماز سے فارغ ہو کر اپنی قیام گاہ پر
 جائے وہاں جبل رحمت کے قریب امام خطبہ پڑھے گا اسکو خستوع و
 عنہما جزئی اور انکساری کے ساتھ قبلہ رخ کھڑے ہو کر سنے اور
 محتاج کی طرح ہاتھ پھیلا کر خوبے عالمائے اور سبحان اللہ
 لا الہ الا اللہ بار بار پڑھتا رہے اور جو دعائیں

ن عرفات کیلئے غسل کرنا سنت ہو کہ وہ اگر غسل نہ کرے تو وضو کر کے
 کل مقیم امام نماز پڑھاتا ہے اور قصر کرتا ہے کیونکہ جبل رحمت میں
 وہ اسکی اقتدا کرتی جائز نہیں اپنے اپنے وقت میں ظہر و عصر کی نماز پڑھتی جانتے۔

بھی یاد ہوں حفظ یا کتاب میں دیکھ کر شام تک پڑھتا رہے کہ ایسا
مبارک وقت اور ایسا مبارک دن بار بار نصیب نہیں ہوتا۔ اس دن
کو بھی اگر غفلت اور لاپرواہی سے فضول کاموں اور فضول باتوں میں
گزار دیا تو بڑے خسارہ میں رہا۔ بلکہ دل و دماغ اور تمام اعضا کو
حق تعالیٰ کی طرف متوجہ رکھے۔ اس کی عظمت شان اور کبریائی اور
جلال کو سوچے اور اپنے گناہوں اور سیاہ کاریوں کو یاد کر کر کے خود
پھوٹ پھوٹ کر روئے اور توبہ اور استغفار کثرت سے کرے۔ اگر
رونما نہ آئے تو رونے کی صورت بنائے اور اپنی سنگدلی اور غفلت پر
افسوس اور ندامت کرتا رہے۔ غرض اس مبارک وقت کو درود استغفار
اور کلمہ سووم پڑھتے ہوئے گزارے اپنے اور اپنے اعزہ اور احباب کے
دعائے مفصرت مانگے اور درمیان میں مختصر غصوڑے وقفہ کے بعد
تہلیلہ بھی پڑھتا رہے۔ اگر حزب الاعظم پاس ہو تو اس کو پڑھے۔

عرفات کی دعائیں | اور یہ دعائیں بھی احادیث میں منقول
ہیں :-

(۱) اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كَالَّذِي تَقُولُ وَخَيْرًا مِنْهَا تَقُولُ
اَللّٰهُمَّ لَكَ صَلَوَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحَبَّتِيْ وَمِمَّا تَنِيْ وَ اِلَيْكَ مَآبِيْ
لَكَ رَايَ تَرَانِيْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ
وَمِنْ شَوْسَةِ الصَّدْرِ وَشَتَاتِ الْاَمْرِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ
مِنْ خَيْرِ مَا تَجِيئُ بِهِ الرِّيحُ وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَجِيئُ

عہ حزب الاعظم ملے کا یہ اور احادیث میں دینیات حضرت نظام الدین کو ملی قیمت :- ۱/۳۰

بِكَ الرِّيحُ -

(۲) اللَّهُمَّ إِنَّكَ تَرَى مَكَانِي وَتَسْمَعُ كَلَامِي وَتَعْلَمُ
سِرِّي وَعَلَانِيَتِي وَلَا يَخْفَى عَلَيْكَ شَيْءٌ مِنْ أَمْرِي ج
أَنَا الْبَائِسُ الْفَقِيرُ الْمُسْتَغِيثُ الْمُسْتَجِيرُ الْوَجِلُ الْمُشْفِقُ
الْمُهِنُ الْمُعْتَرِفُ بِذُنُوبِهِ أَسْأَلُكَ مَسْأَلَةَ الْمُسْكِلِينَ وَ
الْمُتَهِّلِ إِلَيْكَ ابْتِهَالُ الْمُدْنِبِ الدَّائِلِ وَأَدْعُوكَ دُعَاءَ
الْخَائِفِ الضَّرِيرِ مَنْ خَضَعَتْ لَكَ رَأْسُهُ وَفَاضَتْ
لَكَ عَيْنَاهُ وَتَحَلَّى لَكَ جَسَدُهُ وَرَغِمَ أَنْفُهُ اللَّهُمَّ لَا
تَجْعَلْنِي بِدُعَائِكَ رَافِي شَقِيئًا وَكُنْ لِي رَافِقًا رَحِيمًا يَا خَيْرَ
مُسَبِّحِينَ وَيَا خَيْرَ الْمُحْطِبِينَ -

(۳) بہتی کی شعب الایمان میں حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ
عنه سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مسلمان
روزہ کے دن بعد زوال عرفات پر قبلہ رخ کھڑا ہو کر لا اِلهَ اِلَّا اللہ
يُحْدِثُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى
كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ سو مرتبہ اللہمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى
آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى اِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ اِبْرَاهِيمَ
اِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ وَعَلَيْنَا مَعَهُمْ سُوْرَتِہ پڑھیں گے اللہ تعالیٰ
فرمایا کہ اے فرشتو! اس بندہ کی کیا جزا ہے جس نے میری تسبیح و تہلیل

۱۵ اس عاجز کو بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیے ۱۲۰ اختر انیس احمد کو بھی دعاؤں
اسانہ بھولیں۔

تجیر و تعظیم و تعریف و ثنا کی اور میرے رسول پر درود بھیجا۔ اے فرشتہ
گواہ رہو کہ میں نے اسکو بخش دیا۔ اور اس کی شفاعت قبول کی اور
اگر وہ تمام عرفات کے لئے شفاعت کرتا تو وہ بھی میں قبول کرتا۔

(۴) ابن ابی شیبہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت
کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرفہ کے دن دونوں ہاتھ اٹھا کر
”بِیْن مَرْتَبَةِ اللَّهِ الْكَبَرِ وَلِلَّهِ الْحَمْدُ“ پڑھتے پھر تین مرتبہ ”لَا إِلَهَ
إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ
اللَّهُمَّ اهْدِنِي بِالْهُدَى وَتَقِيْنِي بِالتَّقْوَى وَأَعِزَّنِي فِي
الْآخِرَةِ وَالْأُولَى“ دونوں ہاتھ چھوڑ کر بقدر سورہ فاتحہ پڑھ رہے
اور پھر دونوں ہاتھ اٹھا کر سابق کے مثل پڑھتے اور شام تک ایسا ہی کرتے
(۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری اور پہلے نبیوں کی دعا عرفہ کے روز یہ رہے گی
”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ
وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ“ اللَّهُمَّ اجْعَلْ فِي قَلْبِي نُورًا
فِي سَمْعِي نُورًا (وَفِي بَصَرِي نُورًا) اللَّهُمَّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي
وَبَيِّرْ لِي أَمْرِي وَأَعِزِّدْ بَيْتِي وَسَادِسِ الصَّادِقِ سِتَانِ
الْآخِرَةِ وَفِتْنَةِ الْقَابِرَةِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا
يَلْبِغُ فِي اللَّيْلِ مِنْ شَرِّ مَا يَلْبِغُ فِي النَّهَارِ وَشَرِّ مَا تَنْهَبُ
بِهِ الرِّيَاحُ

۹ تاریخ کو عرفات کا وقوف فرض ہے۔ ۹ تاریخ کو زوال کے
 حد سے ۱۰ تاریخ کی طلوع فجر تک وقوف عرفات کا وقت ہے اس وقت
 میں حضورؐ کی دیر کے لئے بھی اگر کوئی میدان عرفات میں پہنچ گیا تو وقوف
 صحیح ہو جائے گا ورنہ حج نہ ہوگا۔ ایسے ہی اگر میدان عرفات کے عداوہ
 کسی دوسری جگہ ٹھہر گیا تو حج ادا نہ ہوگا۔ زوال کے بعد جب عرفات
 میں داخل ہو گیا تو اب واجب ہے کہ غروب آفتاب تک وہاں ٹھہرے
 اگر غروب آفتاب سے پہلے میدان عرفات سے باہر نکل گیا تو ضروری
 ہے کہ آفتاب ڈوبنے سے پہلے واپس پہنچ جائے ورنہ دم لازم ہوگا۔
 مزدلفہ کو رات کی غروب آفتاب کے بعد عرفات سے تلبیہ کہتا ہوا ذکر
 اور استغفار اور کلمہ سوم پڑھتا ہوا نہایت سکون
 و زوق کے ساتھ مزدلفہ کی جانب روانہ ہو۔ امام سے پہلے عرفات
 سے نہ چلنا چاہیے لیکن اگر امام دیر کرے یا ہجوم میں امام کا حال معلوم
 نہ ہو سکے تو امام کا انتظار نہ کرے اگر از وہام کی وجہ سے تھوڑا سا وقفہ
 نہ لے تو کچھ حرج نہیں البتہ اگر بغیر عذر کے زیادہ دیر لگائے گا تو گنہگار
 ہوگا۔ مزدلفہ کے قریب پیادہ پا ہو کر مزدلفہ میں داخل ہونا مستحب ہے۔
 مزدلفہ پہنچ کر اسباب آمارتے سے پہلے عیشہ کے وقت میں خرب
 عشا دونوں نمازیں ایک اذان اور ایک اقامت کے ساتھ جماعت سے
 پڑھے اور دونوں نمازوں کے درمیان سنت اور نفل نہ پڑھے بلکہ
 مغرب اور عیشہ کی سنت اور وتر نماز کے بعد پڑھے اس جمع کے امام
 بعض معلم اپنی ناواقفیت کی بنا پر اپنے حاجیوں کو غروب آفتاب سے پہلے ہی عرفات سے
 نکال لیجاتے ہیں۔ حاجیوں کو ہرگز سورج ڈوبنے سے پہلے نہ نکلنا چاہئے۔

کا ہونا اور جماعت شرط نہیں بلکہ تنہا نماز پڑھنی ہو تب بھی اسی طرح پڑھے۔
 اگر مزدلفہ کے علاوہ کسی دوسری جگہ نماز مغرب یا عشاء بریادوں میں
 پڑھ لی ہوں تو مزدلفہ میں پہنچ کر دوبارہ پڑھے۔ اگر طلوع فجر تک عبادت
 نہ کیا تو وہی نماز اب ہوگئی قصداً پڑھنے کی ضرورت نہیں۔
 اگر راستہ میں اتنی دیر ہوگئی کہ مزدلفہ پہنچنے تک طلوع فجر کا اندیشہ
 ہو تو مغرب اور عشاء راستہ میں پڑھے۔

اگر مغرب کے وقت میں مزدلفہ پہنچ گیا تب بھی مغرب کی نماز
 نہ پڑھے بلکہ جب عشاء کا وقت ہو جائے تب مغرب و عشاء دونوں پڑھے
 کہ آج کے دن مغرب کا وقت یہی ہے اسی لئے مغرب کو ادا کی نیت سے
 پڑھنا چاہئے۔

مزدلفہ کی رات بڑی عجیب و غریب انوار کی رات ہے جس قدر
 ہو سکے اس کو غنیمت سمجھ کر ذکر و دعا۔ درود اور استغفار اور کلمہ سووم پڑھنے
 ہو سکے گزارے اس رات کو جاگنا اور عبادت میں گزارنا مستحب ہے۔
 بعض علماء کے نزدیک یہ رات شب جمعہ اور شب قدر سے افضل ہے
 اور اس رات کامزدلفہ میں گزارنا سنت مؤکدہ ہے۔

طلوع فجر کے وقت سے مزدلفہ کے وقوف کا وقت ہے۔ اس کیلئے
 غسل کرنا مستحب ہے۔ سویرے سے نماز فجر پڑھ کر مشعر حرام پر جائے
 پھر طلوع آفتاب تک یہاں کا قیام اور دعا اور ذکر میں مشغول رہنا
 مسنون ہے اور یہاں کے مناسب ہیں داخل ہے وقوف مزدلفہ واجب
 عہد یہ مقام بھی مشعر الحرام کے اندر ہے جس کا مینا زور سے نظر آتا ہے۔

ہے چاہے تھوڑی دیر کے لئے ہو۔ اگر طلوع فجر سے پہلے مزدلفہ سے روانہ ہو گیا یا طلوع آفتاب کے بعد مزدلفہ پہنچا تو دم دینا واجب ہے۔ بدلتہ اگر بیماری وغیرہ کسی عذر کی وجہ سے یا عورتوں کے ساتھ ہونے کی وجہ سے اندھیرے ہی میں منیٰ کو روانہ ہو گیا تو کچھ حرج نہیں۔ مزدلفہ میں وادی محسر کے علاوہ ہر جگہ ٹھہر سکتا ہے لیکن مشعر حرام کے قریب ٹھہرنا افضل ہے۔

مزدلفہ سے منیٰ کو روانگی | طلوع آفتاب سے کچھ پہلے سکون اور وقار کے ساتھ منیٰ کو روانہ ہو۔ اگر

وادی محسر کا پتہ چل جائے تو اس کو تیز رفتاری سے قطع کرے۔ پہلے من کی سات کنکریاں مزدلفہ سے لے لینا مستحب ہے۔ کنکری کی مقدار سب سے چنے کی برابر ہو۔ اگر کسی اور جگہ سے کنکریاں اٹھالیں تو جائز ہے۔ بن جمرات کے پاس سے کنکریاں نہ اٹھائے اس لئے کہ یہ مردود ہیں۔ حدیث میں آیا ہے کہ جس کا حج قبول ہوتا ہے اس کی کنکریاں اٹھالی جاتی ہیں اور جو کنکریاں جمرہ کے پاس پڑی رہ جاتی ہیں وہ غیر مقبول حج کی ہوتی ہیں۔ اگر کوئی انکو اٹھا کر رمی کرے تو بکرا ہت جائز ہے۔

وادی محسر مزدلفہ اور منیٰ کے درمیان ایک میدان ہے جس کا طول پانچ سو پینتالیس گز ہے اس جگہ صحابہ قبل نے قیام کیا تھا اسلئے یہاں ٹھہرنا منع ہے۔ ۱۲۔

سے باقی دنوں کی رمی کی ترسیل کنکریاں مزدلفہ سے لینا مستحب نہیں بلکہ جہاں سے جب چاہے اٹھائے اور بڑے پتھر کو توڑ کر کنکریاں بنانا مکروہ ہے۔ ۱۲۔ جمرات کنکریاں مارنے کی جگہ کو کہتے ہیں جنہیں عرف میں شیطان کہا جاتا ہے۔

منی کا قیام اور رمی جمرات | تاریخ کو منی میں پہنچ کر صرف حجرۂ
عقبہ کی رمی کرے۔

رمی کا طریقہ یہ ہے کہ حجرہ کے سامنے نشیب میں کم از کم پانچ گز
کے فاصلہ پر اس طرح کھڑا ہو کہ منی داہنی جانب ہو اور کعبہ بائیں جانب
پھر داہنے ہاتھ کے انگوٹھے کے ناخن پر رکھ کر شہادت کی انگلی سے
سات کنکریاں یکے بعد دیگرے پے درپے اللہ اکبر کہہ کر حجرہ پر مارے
اگر یہ دشوار ہو تو انگوٹھے اور شہادت کی انگلی سے پکڑ کر مارے اور ہر
کنکری پھینکتے وقت یہ دعا پڑھنی افضل ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ سِرًّا جَمًّا لِلسَّيْطَانِ وَمِنْ ضَمًّا
لِلرَّحْمٰنِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ مَا حَجَّجْنَا صَبْرًا وَّ اَلَا سَعْيًا مَّشْكُورًا
وَّ ذَنْبًا مَّغْفُورًا ۱۔ اور کنکریاں پھینکتے وقت ہاتھ اتنا بلند ہو کہ بخل
نظر آئے۔ اور ضروری ہے کہ کنکری حجرہ پر لگ جائے یا اسکے آس پاس
تین گز تک گرے۔ ورنہ اس کے بدلے دوسری کنکری پھینکنا پڑیگی۔
اس رمی کے بعد تبلیغ پڑھنا موقوف کر دے۔ اس رمی کا وقت دسویں
کی صبح صادق سے گیارہویں کی صبح صادق تک ہے۔ مگر طلوع آفتاب
سے زوال تک مسنون وقت ہے اور زوال سے غروب آفتاب تک مباح
وقت ہے اور غروب آفتاب سے صبح صادق تک مکروہ اور مسذور اور
عورتوں کے لئے بلا کراہت جائز ہے۔ اگر کسی نے گیارہویں کی طلوع

۵۷۔ حجرہ منی کے ختم پر مکرمہ کی طرف واقع ہے۔ ۱۲۔

بجرتک رمی نہ کی تو دوم دینا واجب ہے۔

حرام سے حلال ہونا | جمرہ عقبہ کی رمی سے فارغ ہو کر اول
بج کرے بعد میں حلق یا قصر قربانی
مرنا قارن اور متمتع پر واجب ہے اور مفرد کے لئے مستحب ہے ایسا ہی
بج کا حلق سے پہلے کرنا قارن اور متمتع پر واجب ہے اور مفرد کے لئے
مستحب ہے۔

قربانی کرنے کے بعد سر منڈوانے یا بال کتروائے چوتھائی سر کے
بال منڈوانے یا کتروائے سے گو حلال ہو جائیگا مگر تمام سر کے بال
منڈوانے مستحب ہیں اور انگریزی بالوں کی طرح صرف چوتھائی سر کے
بال کٹوانا سخت گناہ ہے۔ مردوں کے لئے سر کا منڈوانا افضل ہے
وہ بالوں کا کتروانا بھی جائز ہے لیکن اگر بال اتنے چھوٹے ہوں کہ کترے
نہ جاسکیں تو پھر منڈوانا ضروری ہے۔ اگر سر پر بال ہی نہ ہوں تو ویسے
ہی استرا پھر دئے۔ سر منڈوانے وقت پہلے دائیں جانب سے شروع
کرے اور عورت بال نہ منڈوائے بلکہ ایک پورا انگشت سے کچھ زائد
یا بال کتروادے۔ سر منڈوانے کے بعد مونچھیں اور ناخن کتروائے اور
بغل کے بال دور کرنے اس لئے کہ حلق یا قصر سے پہلے مونچھیں یا ناخن
کتروانا یا بغل کے بال دور کرنا درست نہیں۔ پھر ناخن اور بالوں کو دفن
کر دو کہ انکو پھینکنا گناہ ہے۔ حلق یا قصر کے بعد جو احرام کی وجہ سے
منع تھا سب حلال ہو گیا بجز عورت کے کہ جماع طواف زیارت سے

عہ منی میں دس تاریخ کو چار کام کرنے ہیں قربانی۔ بال کٹوانا۔ احرام سے حلال ہونا۔ طواف
زیارت ان کاموں کو سوچ سمجھ کر ترتیب وار کرے۔ اکثر حاجی اس میں غلطیاں کرتے ہیں۔

فارغ ہونے کے بعد حلال ہوگا۔

طواف زیارت | اذبح اور حلق کے بعد ظہر سے پہلے منی سے مکہ میں آئے اور طواف زیارت کرے۔ یہ حج کا

آخری رکن ہے جو کسی حالت میں ساقط نہیں ہوتا۔ طواف زیارت میں نیت کرنا فرض ہے اور چار شوط فرض ہیں اور باقی تین شوط پورے کرنا واجب ہے۔ اگر پہلے طواف قدوم کے ساتھ سعی کر چکا ہو تو اب بغیر رمل اور اضطباع کے طواف زیارت کرے۔ اور اگر سعی نہیں کی تھی تو اب اس طواف میں پہلی تین شوط میں رمل کرے اور پھر سعی کرے اس طواف میں اضطباع نہیں اس لئے کہ اب احرام اتار کر سہلے ہوئے کپڑے پہن چکا۔

طواف زیارت کا وقت دسویں تاریخ کی صبح صادق سے شروع ہو کر بارہویں تاریخ تک ہے لیکن افضل اور اولیٰ یہ ہے کہ دسویں کو مکہ مکرمہ آکر طواف زیارت کرے اور ظہر کی نماز حرم میں ادا کرے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا ہے۔

پھر طواف زیارت سے فارغ ہونے کے بعد طواف کی دو رکعت پڑھ کر منی میں واپس آجائے اس لئے کہ ان راتوں کا منی میں گزارنا سنت ہے۔ منی کے علاوہ رات گزارنا مکروہ ہے۔

عہ اگر ایام نحر کے بعد طواف زیارت کیا تو بکرا بہت بخیر و درست ہو گیا اور دم دینا واجب ہے۔ ۱۲۔

پھر گئے اڑھویں تاریخ کو تینوں جہرات کی رمی کرے پہلے جمرہ اولیٰ
 رمی کرے پھر جمرہ وسطیٰ کی پھر جمرہ عقبہ کی رمی میں کنکریاں پے درپے
 لی چاہئیں اور ہر کنکری کے ساتھ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہے اور
 کرتے کے بعد ذرا فاصلہ پر قبلہ رخ کھڑا ہوا اور ہاتھ اٹھا کر دعا مانگے
 دیر تک دعا ذکر و استغفار میں مشغول رہے کہ یہ دعا قبول ہونے
 کا وقت ہے پھر جمرہ وسطیٰ کی اسی طرح رمی کرے اور اسی طرح دعا و ذکر
 میں مشغول ہو پھر اسی طرح جمرہ عقبہ کی رمی کرے اور اس کے بعد
 شہرے۔ جہرات کی رمی پیادہ کرنا افضل ہے۔ پہلے دن کے علاوہ
 دنوں کی رمی کا وقت زوال کے بعد ہے۔ زوال سے پہلے ان
 کی رمی جائز نہیں۔ البتہ ۱۳ تاریخ کی رمی زوال سے پہلے
 نہت کے ساتھ جائز ہے۔

پھر ۱۲ اور ۱۳ تاریخ کو اسی طرح زوال کے بعد تینوں جہرات
 کی رمی کرے۔ ۱۲ تاریخ کو غروب آفتاب سے پہلے بلا کراہت منیٰ سے
 نکلتا ہے اور غروب آفتاب کے بعد آنا مکروہ ہے اور اگر ۱۳ تاریخ کی
 رمی ہو گئی تو اب بغیر رمی کئے آنا جائز نہیں۔

منیٰ سے مکہ مکرمہ کو رانگی | رمی جہرات سے فارغ ہو کر عاجزی
 اور انکساری خشوع اور خضوع کے
 ساتھ حق تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوا مکہ مکرمہ کی جانب روانہ ہو۔ اور راستہ میں

۵۰ جمرہ اولیٰ وہ کہلاتا ہے جو سجدہ خیف کے قریب ہے۔ ۱۲۔

تھوڑی دیر کے لئے داوی محصب میں ٹھہرنا سنت ہے اور افضل یہ ہے کہ وہاں مسجد میں ظہر عصر مغرب۔ عشاء چاروں نمازیں پڑھے اور کچھ آرام کرے۔ پھر مکہ مکرمہ میں آئے۔ اگر طواف زیارت نہیں کیا تھا تو بارہویں کو مغروب آفتاب سے پہلے طواف زیارت کرے۔

الحمد للہ حج پورا ہو گیا۔ اب جب تک دل چاہے مکہ مکرمہ میں قیام کرے اور وہاں کے اوقات کو غنیمت جانے اور ہر وقت عبادت میں مشغول رہے اور جس قدر ہو سکے نفلی طواف اپنی اور اپنے اعزہ اور اقارب کی طرف سے کرتا رہے کہ یہاں کی افضل ترین عبادت ہے اور وہ دولت ہے جو کمر جا کر کسی طرح حاصل نہیں ہو سکتی۔

مکہ مکرمہ روانگی اور بیت اللہ کا وداع | جب مکہ مکرمہ سے رخصت ہونے کا ارادہ

ہو اور روانگی کا وقت قریب آجائے تو رخصتی اور آخری طواف کرے۔ اس طواف کا نام طواف صدر اور طواف وداع ہے۔ یہ طواف باہر والوں پر واجب ہے اگر بغیر طواف کئے چلا گیا اور میقات سے باہر نہیں نکلا تو پھر واپس آکر طواف کرنا واجب ہے۔ اور اگر میقات سے باہر نکل گیا تو یا قربانی کرے یا عمرہ کا احرام باندھ کر مکہ میں داخل ہو پھر عمرہ کے افعال پورے کر کے طواف صدر کرے۔

عہ یہ جگہ جنت المعلیٰ سے آگے چل کر جہاں سائناتی فوج رہتی ہے۔ اس کے قریب سامنے پہاڑی کے اندر ہے یہاں ایک مسجد بھی بنی ہوئی ہے ۱۳۔

طوافِ صدر کے بعد طواف کی دو رکعت مقامِ ابراہیم کے پاس
 سے اور پھر چاہِ زمزم پر آئے اور خوب سیر ہو کر زمزم پہنچے اور کچھ
 آبِ زمزم اپنے سر اور چہرہ اور کپڑوں پر ڈالے۔ پھر ملتزم پراگرسینہ اور
 ابنہار خسار دیوار پر رکھے اور دعا ہنایا تہ اوپر کواٹھا کر بیت اللہ کا پردہ
 سے جس طرح غلام اپنے آقا کا واسن پکڑ کر اپنا قصور اور خطا میں معاف
 راتا ہے اور دیر تک اسی طرح روتا رہے اور توبہ استغفار کرتا رہے۔ پھر
 بیت اللہ کی چوکھٹ کو بوسہ دے پھر حجر اسود کو بوسہ دے اور
 مسرت و یاس کی نگاہوں سے بیت اللہ کو دیکھنا ہوا لٹے پاؤں باب
 وداع سے مسجد سے باہر آئے۔

226 24

پہلے یا بعد مکہ مکرمہ میں داخل ہونے کا ارادہ ہو تو عمرہ کا احرام باندھنا ضروری ہے۔ اس لئے کہ بغیر احرام کے مکہ میں داخل نہیں ہو سکتا۔
 عمرہ ادا کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ میقات سے احرام باندھ کر مکہ مکرمہ آئے اور رمل اور اضطبلع کے ساتھ طواف کرے اور جب شروع طواف میں حجر اسود کو بوسہ دے اس وقت تبلیغ پڑھنا موقوف کرے پھر طواف کے بعد طواف کی دو رکعت پڑھ کر حجر اسود کو بوسہ دے اور صفامروہ کے درمیان سعی کرے۔ پھر سر ٹنڈو اکریا بال کتروا کر حال ہو جائے۔ عمرہ کا احرام باندھنے کے بعد وہ تمام باتیں حرام ہو جاتی ہیں جو حج کا احرام باندھنے کی وجہ سے حرام ہوتی ہیں۔

(۱) میقات سے احرام باندھنا (۲) نیت کرنا (۳) طواف کے چار شوط۔

واجباتِ عمرہ (۱) طواف کے سات شوط پورے کرنا۔ (۲) صفامروہ کے درمیان سعی کرنا۔ (۳) حلق یا قصر کرنا۔

قرآن کا بیان حج اور عمرہ کا ایک ساتھ احرام باندھنا اس کو قرآن کہتے ہیں۔

حنفیہ کے نزدیک قرآن تمتع اور افراد دونوں سے افضل ہے اہل مکہ اور میقات کے اندر رہنے والے کو اور اس شخص کو جو اشہرج سے پہلے مکہ میں مقیم ہو گیا ہو قرآن کرنا جائز نہیں۔

قرآن کا طریقہ یہ ہے کہ میقات سے اشہرج میں احرام باندھے

عمرہ احرام باندھنے کا طریقہ پہلے بیان ہو چکا ۱۲۰ ج کے ہینے۔

۱) شہرج سے پہلے احرام باندھنا مکروہ تحریمی ہے (اور حج اور عمرہ دونوں کی نیت سے تلبیع پڑھے۔ پھر مکہ مکرمہ پہنچ کر اول رمل اور اضطباع کے ساتھ عمرہ کا طواف کرے پھر عمرہ کی سعی کرے اور سعی کے بعد بغیر حلق کر کے پھر رمل اور اضطباع کے ساتھ طواف قدوم کرے۔ طواف قدوم کے بعد صفامروہ کے درمیان سعی کرے اب بھی حلق نہ کرے بلکہ احرام باندھے ہوئے مکہ میں قیام کرے۔ جب حج کے دن آئیں تو حج کے ارکان ادا کر کے حلال ہو جائے جس کا بیان مفصل گذر چکا۔

۲) تاریخ کو جمرہ عقبہ کی رمی کرنے کے بعد قربانی کرنا قارن پر واجب ہے اور اس کو دوم قرآن اور دم شکر کہتے ہیں۔ اس قربانی کے لئے دم قرآن کی نیت کرنا ضروری ہے۔

تمتع کا بیان | تمتع یہ ہے کہ حج کے نہیںوں میں عمرہ کا احرام باندھ کر تمتع کے افعال پورے کر کے حلال ہو جائے پھر اسی سال بغیر وطن جائے حج کا احرام باندھ کر حج ادا کرے۔

حفیہ کے نزدیک تمتع افراد سے افضل ہے اور اہل مکہ اور مہجرات کے اندر رہنے والوں کو اور اس شخص کو جو شہرج سے پہلے مکہ میں آکر حلال ہو چکا ہو تمتع کرنا جائز نہیں۔ اگر شہرج سے پہلے عمرہ کا احرام باندھ کر مکہ میں آیا اور عمرہ کے افعال شہرج میں ادا کئے تو اب تمتع جائز ہے۔

۳) قارن کو طواف قدوم کے ساتھ سعی کرنا افضل ہے۔ اگر طواف زیارت کے بعد سعی کرنی منظور ہو تو طواف قدوم بغیر رمل اور اضطباع کرے۔ ۱۲۰

تمتع کے صحیح ہونے کی چند شرطیں ہیں :- (۱) طوافِ عمرہ اشہر حج میں کیا ہو۔ (۲) عمرہ کا احرام حج کے احرام سے پہلے ہو۔ (۳) حج کے احرام سے پہلے اکثر طوافِ عمرہ کر لیا ہو۔ (۴) حج یا عمرہ کو فاسد نہ کیا ہو۔ (۵) حج اور عمرہ دونوں کو ایک ہی سال میں ادا کرنا۔ (۶) دونوں کو ایک سفر میں ادا کرنا۔

تمتع ادا کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اشہر حج میں اول عمرہ کا احرام میقات سے پاندھ کر مکہ میں داخل ہو اور عمرہ کے افعال ادا کر کے حلال ہو جائے اور اپنے وطن کے سوا جہاں چاہے رہے۔ پھر حج کا احرام اپنی میقات سے پاندھ کر حج ادا کرے۔ اور اگر مکہ میں مقیم ہو تو ۸ تاریخ کو حرم سے احرام پاندھ کر منیٰ کو جائے اور مثل بیان سابق حج کے ارکان ادا کرے۔ اگر سعی طوافِ زیارت سے پہلے کرنی ہو تو احرام پاندھنے کے بعد رمل اور اضطباع کے ساتھ نفلی طواف کرے اور اس کے بعد صفا مروہ کے درمیان سعی کرے۔ تمتع کرنا اس لیے پر طوافِ قدوم واجب نہیں قرار کی طرح تمتع پر بھی قربانی واجب ہے۔

فرض حج (۱) احرام یعنی دل میں حج کی نیت کر کے بیک پکارنا (۲) ذی الحجہ کو آفتاب ڈھلنے کے وقت سے صبح تک اگرچہ ایک لمحہ ہو عرفات میں ٹھہرنا (۳) اکثر طوافِ زیارت۔ (۴) ان تینوں فرائض کو بالترتیب ادا کرنا پھر فرض کو اس کے مقام میں ادا کرنا۔ (۵) قبل و قوف عرفہ کے جماعت ترک کرنا۔

(ف) واضح ہو کہ وقوف عرفات اور طواف زیارت توجہ کے رکن ہیں اور وقوف طواف سے اقویٰ ہے اور ترک جملہ فرائض حج کے لمختات سے ہے۔

حکم: ان میں سے کوئی چیز ترک ہو گئی تو حج باطل ہو جائے گا اور اس کی تلافی قربانی سے نہیں ہو سکتی۔

واجبات حج بلا واسطہ (۱) صفامروہ کے دیہان دوڑنا۔ (۲) مزدلفہ میں ٹھہرنا (۳) کنکریاں مارنا (۴) حلق یا قصر کرنا۔ (۵) صرف آفاقی کے لئے طواف الوداع کرنا۔

واجبات حج بالواسطہ (۱) میقات سے احرام باندھنا۔ (۲) سحری شروع کرنا (۳) سحری کے سات پھیرے پورے کرنا (۴) کوئی عذر نہ ہو تو پیادہ سحری کرنا۔ (۵) صفامروہ کے بیچ میں پوری مسافت طے کرنا۔ (۶) عرفات میں مغرب آفتاب تک ٹھہرنا (۷) عرفات سے فدیہ میں امام کی متابعت کرنا (۸) مزدلفہ میں (اگرچہ ایک ساعت ہو) ٹھہرنا (۹) مزدلفہ پہنچنے تک عشا و مغرب کی نماز کو مؤخر کرنا۔ (۱۰) اذنی الحجہ کی رخی حلق یا قصر سے پہلے کرنا (۱۱) بہر روز کی رخی اکمن کرنا (۱۲) ساتوں کنکریاں پھینکنا (۱۳) سر کے بال ٹنڈوانا یا کترواتا۔

عہ یعنی ایک ایک کر کے کیونکہ ساتوں کو ایک دفعہ پھینک دینے کے تو ایک پھینک شمار ہوگی اور اس میں بلا عذر شرعی کسی کو نائب بنانا بھی جیسا کہ راجح ہو رہا ہے صحیح نہیں ہے۔

(۱۵) کم سے کم چوتھائی سہ کا حلق یا قصر ایامِ خمر میں کرنا۔ (۱۶) اکثر طواف کے بعد سچی کرنا (۱۷) حلق یا قصر زمینِ حرم میں کرنا (۱۸) طوافِ زیارت ایامِ خمر میں کرنا (۱۹) حطیم کو ملا کر طواف کرنا (۲۰) طواف کے وقت حدیث اور جنابت سے پاک ہونا۔ (۲۱) طواف میں کپڑے کا پاک ہونا (۲۲) ستر چھپا کر طواف کرنا (۲۳) کوئی عذر نہ ہو تو پا پیادہ طواف کرنا (بعض کے نزدیک) (۲۴) طواف کے بعد دو رکعت نماز پڑھنا (۲۵) قارن اور متمتع کو قبل ذبح کے رمی کرنا (۲۶) قارن اور متمتع کو قربانی کرنا (۲۷) قارن اور متمتع کو قبل حلق کے ذبح کرنا (۲۸) قارن اور متمتع کو ایامِ خمر میں ذبح کرنا۔

حکم۔ ان میں سے کوئی بات ترک کرے گا تو جزا لازم ہوگی اور حج صحیح ہو جائے گا خواہ عداً ترک کرے یا سہواً لیکن قصداً ترک کرنے سے گنہگار بھی ہوگا البتہ دو رکعت طواف کرنے سے بلا مورد کورہ ہیں کوئی فعل عذر معتبر کے سبب چھوٹنے سے جزا لازم نہ آئے گی۔

سُنَن ج | (۱) رذی الحجہ کو مکہ سے عرفات کی طرف چلنا اگر چہ اس تاریخ کو منیٰ میں جا کر ٹھہرے گا۔ اور نبی کی صبح کو عرفات پر جائے گا۔ مگر یہ خروج بہ نیتِ عرفات ہے۔ (۲) رذی الحجہ کی شب کو منیٰ میں رہنا۔ (۳) رذی الحجہ کو طلوعِ آفتاب ہونے ہی منیٰ سے عرفات

عہ کوئی علق نہ ملے تو ایک محرم حاجی کو دوسرے محرم حاجی کا حلق و قصر کر دینا صحیح ہے کہ وقتِ حلق کے ہونے کی وجہ سے کسی پر کوئی جنابت نہیں۔ نیز خود بھی اپنا حلق یا قصر کر سکتا ہے۔ ۱۲۔

موجانا۔ (۴) عرفہ کے دن عرفات میں غسل کرنا (۵) ۱۰ رذی الحجہ کو مزدلفہ میں رات گزارنا (۶) ۱۰ رذی الحجہ کو قبل طلوع آفتاب مزدلفہ سے منیٰ کو جانا۔ (۷) ایام منیٰ میں منیٰ کے اندر رات گزارنا۔ (۸) مکہ لوٹتے وقت محبت میں اترنا (۹) طوافِ قدوم اُس آفاقی کے لئے جو افریہ یا قرآن کرتا ہو۔
۱۰ امام کا تین مقاموں میں خطبہ پڑھنا اول مکہ میں ساتویں رذی الحجہ کو دوم عرفات میں ۹ کو سوم منیٰ میں ۱۱ کو۔

تکرم۔ ان کے کرنے سے ثواب ملتا ہے اور ترک کرنا بُرا ہے مگر جزا لازم نہیں آتی۔

الرضاء احرام (۱) نیت اُس عبادت کی دل میں کرنا جس کیلئے یہ تعظیم اللہ تعالیٰ کی معلوم ہو جیسے لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ الْحَمْدُ یا بُرُحَانَ اللَّهِ وَغَيْرَ۔

تکرم۔ ان فرائض کے ترک سے احرام صحیح نہ ہوگا۔

جبات احرام (۱) عیقات سے احرام باندھنا (۲) محظورات احرام سے بچنا۔

تکرم۔ ان وجہات کے ترک سے دم یا جزا لازم ہوگی۔

تہات اور انکی جزا و تلافی جس فعل کی ممانعت احرام کی وجہ سے ہو اس کا مرتکب ہونا جنسایت کہلاتا ہے۔
تہات سے اس گناہ کی معافی و تلافی ہوجہ جزا کہلاتی ہے۔

(۱) سہلا ہوا کپڑا پہننا۔ ایک روز یا ایک شب کا مل پہنا ہے تو اس پر دم واجب ہے۔ دیکھئے ہوئے سے مراد طریق معمول سہلا ہوا یا اسی وضع پر بننا ہوا ہے یعنی کرتہ یا بنیان یا پاجامہ وغیرہ اور اگر مثلاً چادر دو پاٹ کی ہو کہ بیچ میں سے سی لی گئی ہو تو اس کا باندھنا جائز ہے، اگرچہ اولیٰ ایک پاٹ ہے اسی طرح پاجامہ کرتہ وغیرہ اگر اس طرح نہ پہتے جیسا اس کا طریقہ ہے کہ آستین کے اندر ہاتھ اور پانچھ کے اندر ٹانگ ہو بلکہ حوٹلی چادر کی طرح کندھوں پر ڈال لے یا تہ بند کی طرح ایٹ کر باندھ لے تو اس پر بھی جزا واجب نہیں اور اگر سہلا ہوا کپڑا گھٹا بھریا اس سے زائد مگر ایک دن سے کم پہنا تو اس پر صدقہ واجب ہے۔ اور اگر گھٹا بھریا سے کم پہنا تو ایک ٹھٹی بھریا ہوں صدقہ دے اور اگر کئی روت تک پہنے رہا تو اب بھی ایک ہی دم ہے اور اگر رات کو اس نیت سے نکال دیا کہ صبح کو بھر پہنوں گا اور اس طرح ہر روز نکال کرے اور فجر کو پہنا کرے تو ایک ہی دم ہے اور اگر ترک کی نیت سے نکالے اب نہ پہنوں گا اور بھر پہنا تو اب دوسرا کفارہ لازم آئے گا۔ اور اگر پورے دن پہن کر کفارہ دیدیا مگر کپڑا نہیں نکالا تو اب دوسرا کفارہ لازم آئے گا۔ اور اگر کئی کپڑے مثلاً کرتہ بھی پاجامہ بھی اور عبادت و عامہ وغیرہ بھی پہنا مگر سب کو ایک ہی وجہ سے پہنا ہے جہاں صدقہ کا لفظ آئے گا تو پورے دو دوسرے گندم یا اس سے دو چند جو مراد ہونگا اور جو تیسین کر دی جائے گا اس کی قدر مراد ہوگی اور دم سے مراد جنابت میں قربانی ہوتی ہے کہ کفارہ یا بیض یا ونہ ہو تو پورا اور گائے یا اونٹ ہو تو ساتواں حصہ ۱۲۔

کہ سب کو بغیر دست پہننا اور ایک ہی ضرورت مثلاً سردی کی وجہ سے پہنایا
سب کو بلا ضرورت پہننا کہ وہ بھی ایک ہی وجہ ہے۔ پھر ایک ہی مجلس میں
پہنایا کسی مجلس میں تو ایک ہی کفارہ لازم ہوگا اور اگر کوئی کپڑا ضرورت سے
پہننا اور کوئی بلا ضرورت تو مکر کفارہ دینا ہوگا اور اگر بخار کی وجہ سے کپڑا
پہننا پھر وہ بخار اتر گیا مگر کپڑا نہیں نکالا اور دوسری تپ عارض ہوگئی تو اب
مکر کفارہ دینا ہوگا۔

(۲) سر یا منہ کا چھپانا۔ اگر سنے ہوئے یا بے سنے کپڑے سے محرم
لے تمام سر یا منہ یا جو بقائی حصہ ایک رات یا ایک دن یا زیادہ ڈھاپنا تو
دم دینا ہوگا ورنہ صدقہ اور اگر سر پر ایسی چیز اٹھائی جس سے عادتاً سر
چھپایا کرتے ہیں تو کفارہ واجب ہوگا اور اگر ایسی چیز نہیں جیسے ٹوکرا
وغیرہ تو اس میں کفارہ نہیں۔ اگر ہندی یا صندل یا کسی خوشبودار چیز
کو سر پر لگا یا اور قصے تیلی ہے تو ایک کفارہ واجب ہوگا ورنہ دو کفارے
کہ ایک کفارہ سر چھپانے کا دوسرا کفارہ خوشبو استعمال کرنے کا۔ اور
اگر سر کے بال لعاب خطمی یا گوند ببول وغیرہ سے چپکائے (جس کو عربی
میں تلبید کہتے ہیں) تو کفارہ واجب ہوگا۔ اگر عورت اپنے منہ کو نقاب
بڑتے یا کسی کپڑے وغیرہ سے چھپائے کہ کپڑا منہ سے لگ جائے تو
کفارہ واجب ہوگا۔

(۳) ایسا موزہ اور جوتہ پہننا جس سے قدم یعنی پاؤں کے نوپر
کا حصہ جو انکلیوں سے ملا ہوا ہے چھپ جائے اگر ایک دن کامل پہنا تو

دم واجب ہے ورنہ صدقہ۔

(۴) خوشبو کا استعمال کرنا اگر ایک عضو کامل یا کئی اعضاء کو ایک مجلس میں کوئی خوشبو لگائے یا ایک عضو سے کم پر مقدار کثیر خوشبو لگائے۔ یا ایک بالشت طول و عرض سے زیادہ چاروتہ بند وغیرہ پر لگائے یا اتنی مقدار خوشبو کھائے کہ اکثر مٹھ میں لگ جائے یا دو مرتبہ سے تائد خوشبودار مٹھ آنکھ میں لگائے یا اپنے کپڑے میں مقدار کثیر خوشبو باندھے تو ہر صورت میں ایک دم لازم ہوگا۔ ورنہ صدقہ اور اگر کئی اعضاء کو کئی مجلسوں میں خوشبو لگائے تو ایک کا کفارہ جدا ہوگا اور اگر خوشبو کے ساتھ پکا ہوا کھانا کھا یا تو کچھ مضائقہ نہیں۔ اگرچہ غالب خوشبو ہو اور اگر پکا ہوا کھانا نہ ہو تو غلبہ کا اعتبار ہوگا اگر خوشبو کی چیز غالب ہے تو دم واجب ہے اگرچہ ہلکے نہیں اور اگر خوشبو مغلوب ہے۔ اور جس میں اس کو ملایا ہے وہ غالب ہے تو کچھ واجب نہیں ہے اگرچہ بوجہ ہلکی ہو کہ ہلک کا اعتبار نہیں مقدار کا اعتبار ہے تاہم ایسی ہلکے والی مغلوب خوشبو کا استعمال مکروہ ضرور ہے اس سے معلوم ہو گیا کہ بان میں لاپٹی یا خوشبودار نمیا کوٹھل کر کھایا کہ پکی ہوئی چیز نہیں ہے تو دم یا صدقہ واجب ہوگا مگر مکروہ ہے۔

(۵) بال مونڈنا یا تراشنا یا اکھاڑنا یا کسی صورت سے زائل کرنا۔ اگر چہ چھل مسر یا دارھی یا زیلہ منڈائی یا نورہ و بال چٹ سفوف یا صابون سے اتنی مقدار کے بال دھوئے تو دم واجب ہے ورنہ صدقہ اور مونڈنے والا اگر محرم ہے تو اس پر ہر حال میں صدقہ واجب ہے خواہ محرم کو مونڈے یا غیر محرم کو

اور تمام گردن یا زیر ناف یا ایک بغل کو منڈوا یا تو دم واجب ہے ورنہ صدقہ
 اور اگر چہ تنہائی سر منڈوایا اور دم دے دیا پھر چوتھائی سر منڈوایا تو اب دوسرا
 دم واجب ہو گا اور اگر تمام سینہ یا تمام ران یا تمام پنڈلی کے بال منڈوائے
 یا ڈاڑھی یا سر چوتھائی سے کم منڈوائے یا بالین کتروائے تو صدقہ واجب ہے
 اور اگر گنجه کے سر میں بقدر چوتھائی سر کے بال ہوں اور وہ اس کو منڈوائے
 تو دم واجب ہے اور اگر کم ہوں تو صدقہ واجب ہے اور تھکر کا حکم بھی مثل حلق
 کے ہے بالوں کو استترہ سے منڈوائے یا نورہ سے دور کرے یا موچنے سے
 اکھاڑے یا آگ سے جلائے اور اپنے اختیار سے ہو یا بلا اختیار سب کا
 حکم یکساں ہے۔

(۶) ناخن کترنا۔ اگر ایک ہاتھ یا ایک پاؤں کے ناخن یا دونوں
 ہاتھ یا دونوں پاؤں یا چاروں کے ناخن یک مجلس میں کتروائے یا خود
 کترے تو دم لازم ہو گا ورنہ ہر ہر ناخن کے بدلہ صدقہ دینا ہو گا اور چاروں
 ہاتھ پاؤں کے ناخن اگر چار مجلس میں کتروائے تو چار دم لازم ہوں گے
 اور اگر پانچ ناخن سے کم یا پانچ ناخن متفرق مثلاً دو ایک ہاتھ کے اول
 تین دوسرے ہاتھ کے یا سولہ ناخن متفرق چار چاروں ہاتھ
 پاؤں کے کتروائے تو تینوں صورتوں میں ہر ناخن کے بدلہ صدقہ
 واجب ہو گا اور اگر کسی نے اپنا ہاتھ کاٹ ڈالا جس میں انگلیاں اور
 ناخن بھی ہیں تو اس صورت میں نہ دم واجب ہے نہ صدقہ۔

قائد کا۔ اگر امور مذکورہ کسی عذر سے صادر ہوں تو یا دم دے یا تین

صاع گہوؤں چھ مساکین کو دے یا تین روزے رکھے اور خطا اور نسیان اور بیہوشی اور مفلسی اور خواب عذر نہیں ہیں کہ جنایات میں قصد محمد اور رضا و خیر وغیرہ سب کا حکم ایک ہے۔

(۷) بے شہوت بوسہ لینا یا لمس کرنا یا انزال ہو یا نہ ہو اور یا جانور کو طی کرنا یا ہاتھ سے حلق لگانا اوقوف عرفات کے قبل ہو یا بعد بہر حال دم لازم آئیگا اور حج فاسد نہ ہوگا اور جو کسی عورت کی شرمگاہ دیکھ کر یا دل میں تصور کر کے یا اختلام سے منزل ہوا ہو تو کچھ لازم نہ ہوگا۔ اور جا فور سے و طی کرتے ہیں اگر انزال ہوا تو دم واجب ہوگا اور حلق لگانے سے اگر انزال ہوا تو بھی دم واجب ہوگا مگر حج فاسد نہ ہوگا۔

(۸) جماع کرنا۔ اگر وقوف عرفات کے پہلے جماع کیا تو حج فاسد ہو گیا مگر ارکان ادا کرتا ہے اور ایک دم بھی ٹھے اور سال آئندہ حج کی قضا کرے اور اگر بعد وقوف عرفات کے جماع کیا تو بد نہ ٹھے اور حج فاسد نہ ہوگا (بد نہ سے مراد ایک سالم اونٹ کی قربانی ہے کہ ساتواں حصہ کافی نہ ہوگا اور عمرہ ہیں مگر چار پیرے طواف کر نیے بعد جماع کیا تو عمرہ فاسد نہ ہوگا) اور دم لازم آئیگا اور قبل اس کے کیا تو عمرہ فاسد ہوگا لیکن اس کو بھی پورا کرے اور دم بھی دے اور پھر عمرہ کی قضا بھی کرے اور اگر حلق کے بعد طواف زیارت کے قبل یا طواف کے بعد اور حلق سے قبل جماع کیا تو دم دے اگر قارن نے طواف عمرہ اور وقوف عرفہ کے قبل جماع کیا تو حج و عمرہ دونوں فاسد ہو گئے اور دم قربان ساقط ہو گیا مگر دو دم جنایت کے اس کے ذمہ واجب ہو گئے

عہد ایک صاع سارے بیہوشی کا ہوتا ہے۔

(۹) بے وضو طواف کرنا۔ اگر طواف زیارت بے وضو کیا تو دم دے اور اگر طواف قدوم یا طواف وداع یا طواف نفل بے وضو کیا تو صدقہ دے اور ان سب صورتوں میں اگر وضو کر کے طواف کا اعادہ کرے گا تو کفارہ ساقط ہو جائے گا۔

(۱۰) حالت حیض یا نفاس یا جنابت میں طواف کرنا اگر طواف زیارت کیا ہے تو مکہ نہ دے اور اگر طواف قدوم یا طواف وداع یا طواف نفل کیا ہے تو دم دے اور ان صورتوں میں طہارت کے ساتھ اعادہ کر لینے سے کفارہ ساقط ہو جائیگا اور طواف زیارت کا اعادہ کرنا فرض ہے اور اگر طواف عمرہ بے وضو کرے یا جنابت یا حیض کی حالت میں کرے تو اعادہ کرے یا دم دے۔

(۱۱) طواف نہ کرنا۔ اگر طواف زیارت چھوڑ دیا تو حج ادا نہ ہوگا اور اس پر لازم ہے کہ طواف زیارت کرے اور اگر ایام شکر گزر گئے ہوں تو بسبب تاخیر طواف زیارت کے دم دے اور اگر طواف وداع چھوڑ دیا اور اب اس کو ادا بھی نہیں کر سکتا تو دم دے اور اگر طواف قدوم چھوٹ گیا تو کچھ لازم نہیں۔

(۱۲) یا وقوف مزدلفہ یاری جمار کل ایام ان سب صورتوں یا ایک یوم کا یا ترتیب افعال حج کا چھوٹ جانا میں دم لازم آئیگا مگر جب عذر سے وقوف مزدلفہ یا سعی چھوٹے گی تو کچھ لازم نہ ہوگا۔ اور جو ایک دن کی پوری رمی ترک نہ کی بلکہ ایک کنکری یا دو کنکری ترک کی ہے

تو ہر کنکری کے لئے صدقہ ہوگا۔ اگر قبل رمی کے حلق کیا یا قارن اور متمتع نے قبل ذبح کے حلق کیا یا قبل رمی کے ذبح کیا تو دم واجب ہے۔ اور قبل رمی و حلق کے طواف کیا تو اس کے ذمہ کفارہ واجب نہیں۔ البتہ خلاف ہونے کے سبب کراہت لازم آئے گی۔

قاعدہ ۷۔ اکثر کا چھوڑنا کل کے چھوڑنے کے حکم میں ہے مثلاً چار پیرے طواف کے اگر چھوڑے تو اس کا حکم وہی ہے جو تمام طواف کے ترک کا حکم ہے۔

(۱۳) بخیر احرام باندھے میقات سے آگے بڑھ جانا۔ دم لازم آئے گا مگر جب میقات پر واپس آکر وہاں سے باندھے یا حالت احرام میں لوٹ آئے تو دم ساقط ہو جائے گا۔

قاعدہ ۸۔ سب صورتوں میں مفرد و متمتع پر ایک دم اور قارن پر دو دم ہیں مگر اس تیرہویں حیثیت میں قارن پر بھی ایک ہی دم ہے۔ قاعدہ ۹۔ سنت کے ترک سے دم واجب نہیں ہوتا۔

(۱۴) عرفات سے قبل از غروب آفتاب لوٹنا۔ دم لازم ہوگا۔ (۱۵) حلق یا قصر میں حل میں کرنا۔ دم لازم ہوگا۔

(۱۶) اقل طواف یا اقل سعی ترک کرنا۔ طواف زیارت میں اقل کے ترک سے دم واجب ہوگا اور اس کا اتمام واجب اور طواف وداع میں اقل کے ترک سے ہر پیرے کے بدلے ایک صدقہ واجب ہوگا اور طواف قدوم میں کچھ واجب نہ ہوگا کہ وہ سنت ہے اور سعی میں اقل

کے ترک سے ہر پھیرے کے بدلے صدقہ واجب ہوگا۔

(۱۷) حل میں یا حرم میں قصداً یا سہواً [دوم وثقہ سے اسکی جنگلی جانور کا شکار کرنا یا شکار کی کوئی قیمت جو شکار کے اس کا بتانا یا اشارہ کرنا] وقت اس جگہ پر یا اُس کے متصل بستی میں ہو دریافت کر کے اس قیمت کی قربانی خرید کر مکہ میں ذبح کرنی چاہئے اور اگر قربانی کی قیمت تک نہ پہنچے تو نصف نصف صاع گہوں کا ایک ایک سکین کو صدقہ دے یا اتنے روزے رکھ لے اور اگر نصف صاع گہوں سے بھی کم ہو تو چاہئے کہ اُسی قدر صدقہ کرے یا ایک روزہ رکھ لے اور قیمت اگر قربانی سے نامد ہو کر بچ جائے تو اسکو بھی ایسا ہی کرے۔

فائدہ ۷۔ اس میں اُن جانوروں کا قتل مستثنیٰ ہے جن کا قتل حالتِ حرام میں جائز ہے۔

مقاماتِ اجابتِ دعا (۱) مطانہ یعنی بیت اللہ کے گرد دائرہ۔
(۲) ملتزم یعنی حجرِ اسود اور دروازہ کعبہ کے درمیان کا حصہ (۳) میزابِ رحمت کے نیچے (۴) بیت اللہ کے اندر (۵) چاہِ زمزم کے پاس (۶) مقامِ ابراہیم کے پاس (۷) صفا و مروہ پہاڑ پر (۸) مابین صفا و مروہ خصوصاً لمیلین انحصارین کے درمیان (۹) عرفات و مزدلفہ (۱۰) منیٰ خصوصاً مسجدِ نبی کے اندر (۱۱) جمرات کے پاس (۱۲) جس جگہ سب سے پہلے خانہ کعبہ دکھائی دے۔

(۱۵) حطیم کے اندر (۱۶) حجر اسود کے پاس (۱۷) رکن یمانی کے پاس
 (۱۸) مستحار کے پاس یعنی رکن یمانی اور قانہ کعبہ کے اس بند دروازہ
 کے درمیان جو موجودہ دروازہ کی پشت پر تھا (۱۹) باب کعبہ کے سامنے
 قائم کا۔ ان مواقع میں عاجزی اور انکساری خشوع اور خضوع کے
 ساتھ دعاؤں میں مشغول رہے اور دلوں کی کوششیں کیں۔ اگر حقیقی
 رونائے ستر نہ ہو تو رونے کی صورت بنائے۔ ان موقعوں میں جو دعائیں
 حدیث سے ثابت ہیں، جن کا ذکر اوپر آچکا اُنکو پڑھے اگر وہ یاد نہ ہوں
 تو جو دعا یاد ہو اُسکو پڑھے۔ یاد رو دو استغفار اور کلمہ رسوم پڑھتا ہے
 اور دجھان اور خیال کو حق تعالیٰ کی طرف متوجہ رکھے۔

مکہ مکرمہ کے مقامات مقدسہ کا بیان | اس مقدس سرزمین کا ہر گوشہ اور
 ہر ذرہ مقدس اور قابل احترام ہے لیکن مناسب معلوم ہوتا ہے کہ بعض مخصوص مقامات کا حال اور
 فضیلت اختصار کے ساتھ بیان کر دیا جائے۔

مَقَامِ اِبْرٰہِیْم۔ اُن مقامات مقدسہ میں سے ایک مقام ابراہیم ہے
 مقام ابراہیم اُس پتھر کا نام ہے جس پر حضرت ابراہیم ؑ کھڑے ہوئے تھے۔
 اس میں اختلاف ہے کہ حضرت ابراہیم ؑ اس پتھر پر کیوں کھڑے ہوئے
 تھے۔ اس بارے میں چند اقوال ذیل میں درج ہیں۔

(۱) سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ اس پتھر پر کھڑے ہو کر حضرت

عمرؓ یہ سب حالات کتاب الجامع اللطیف سے ماخوذ ہیں۔ ۲۔

ابراہیم علیہ السلام نے تعمیر کعبہ فرمائی۔

(۲) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما نے فرمایا ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابراہیمؑ اپنے بیٹے حضرت اسمعیلؑ سے ملنے کیلئے حجاز میں تشریف لائے وہ گھریں موجود نہ تھے۔ ان کی بیوی نے ٹھہرانا چاہا لیکن آپ نے انکار فرمایا پھر انہوں نے عرض کیا کہ تھوڑی سی دیر ٹھہر جائیے تاکہ میں آپ کا سر دھوؤں۔ آپ نے قبول فرمایا وہ ایک پتھر لائیں اور آپ نے سواری پر کھڑے کھڑے پتھر پر پاؤں رکھ لیا۔ آنکھوں نے ایک طرف سے سر دھو کر پتھر کو دوسری جانب رکھنے کے لئے اٹھایا تو دیکھا کہ پتھر پر آپ کے قدم کا پورا نشان موجود ہے۔ دوسرا پاؤں بھی آپ کا پتھر کے اندر پیوست کیا اور خداوند تعالیٰ نے اس پتھر کو با عظمت نشانیوں میں سے قرار دیا۔

(۳) ارنقی کا بیان ہے کہ آپ اس پتھر پر حج کی اذان یا ندا بلند کرنے کے لئے کھڑے ہوئے تھے۔ اعلان حج کے بعد آپ نے اس پتھر کو باپ کی قبر کی سمت رکھ کر اپنا قبلہ بنا لیا۔ اور اس کی جانب نماز پڑھتے رہے اس پتھر میں آپ کے پاؤں کی سات انگلیوں کے نشانات موجود ہیں۔

(۴) امام مالکؒ فرماتے ہیں کہ مقام ابراہیم اس وقت جس جگہ رکھا ہوا ہے وہ وہی جگہ ہے جہاں اس کو حضرت ابراہیمؑ نے رکھا تھا ایام جاہلیت میں کفار قریش نے اس خیال سے کہ پانی کی رو مقام ابراہیم کو بہا کر نہ لیجائے بیت الحرام سے وابستہ کر دیا تھا۔ عہد نبویؐ اور عہد نبویؐ

میں وہ وہیں رہا حضرت عمرؓ نے اپنے زمانہ میں اس کو پھرا سکی اصلی جگہ پر رکھوا دیا۔ اور آج تک وہیں ہے۔

(۵) علامہ ابن قلیل فرماتے ہیں کہ مقام ابراہیمؑ کے پیچھے جو دو بڑے پتھر فرش میں لگے ہوئے ہیں اور جن پر لوگ نماز پڑھتے ہیں وہ بھی خاص شرف و فضل رکھتے ہیں اور ان پر بعض صحابہ نے نماز پڑھی ہے۔
 علامہ ابن قلیل فرماتے ہیں کہ مقام ابراہیمؑ کو ہاتھوں سے چھونا اور پوسہ دینا مسنون نہیں ہے بلکہ وضو اسکے قریب نماز پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے حضرت ابن زبیرؓ سے مروی ہے کہ انھوں نے لوگوں کو مقام ابراہیمؑ کا لمس کرتے دیکھا تو فرمایا کہ تم کو چھونے کا حکم نہیں دیا گیا بلکہ صرف اس کے قریب نماز پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے۔

چٹھا آسودہ۔ انھیں بحرم نشاندوں میں سے ایک حجر اسود بھی ہے۔
 حجر اسود ایک بابرکت پتھر ہے جو باب کعبہ کے متصل بیت اللہ کے گوشہ میں لگا ہوا ہے اور اس کے چاروں طرف چاندی کا خول ہے۔
 حجر اسود زمین پر گویا یمن اللہ خدا کا ہاتھ ہے جو شخص اس کو بوسہ دے گا وہ اس کی شہادت دیگا اور وہ جنت کا ایک پتھر ہے۔

حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت علیؑ علیہ السلام حجر اسود کے سامنے کھڑے ہوئے۔ دونوں مبارک لبوں کو اس پر رکھا اور دیر تک روتے رہے اور پیچھے پھر کر مجھے روتے ہوئے دیکھا تو فرمایا عمرؓ! یہاں بے اختیار آنسو جاری ہو جاتے ہیں۔

قاضی عیاضؒ نے کتاب الشفا میں لکھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص رکنِ اسود (حجرِ اسود) کے پاس دعا کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اسکی دعا کو قبول فرمایگا۔ حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہؐ کو قرأتے ہوئے سنا ہے کہ رکنِ (حجرِ اسود) اور مقام (ابراہیمؑ) جنت کے دریا قوت ہیں اگر اللہ تعالیٰ انکے نور کو بچھان دیتا تو مشرق و مغرب کے بین انکی روشنی سے جگمگا اٹھتے (پھر آپ نے فرمایا کہ) خدا نے بعض بعض پتھروں کو بعض پر اسی طرح فضیلت دی ہے جس طرح بعض مقامات۔ ایام اور شہروں کو بعض پر فضیلت بخشی ہے اسی روایت میں بعض کے الفاظ یہ ہیں کہ اگر بنی آدم کے گناہ ان دونوں چیزوں سے نہ کرتے تو انکی روشنی سے مابین مشرق و مغرب جگمگا اٹھتے۔

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت نے فرمایا ہے کہ جب حجرِ اسود جنت سے نازل ہوا وہ دودھ سے زیادہ سفید تھا بنی آدم کے گناہوں نے اس کو سیاہ کر دیا ہے۔

قاضی عزیز الدینؒ کا بیان ہے کہ میں نے اپنے پہلے حج میں ششہ میں حجرِ اسود کو دیکھا اُس کے اوپر ایک سفید دھبہ تھا اس کے بعد یہ سفیدی کم ہوتے ہوتے بالکل جاتی رہی۔

ابنِ خلیلؒ کہتے ہیں کہ میں نے حجرِ اسود میں تین جگہ سفیدی دیکھی فی جو تدریج فنا ہو گئی۔

کسی شخص نے کیا خوب کہا ہے کہ انسان کے گناہوں سے پتھر

تک سیاہ ہو جاتے ہیں تو قلوب کیا چیز ہیں بقلب میں تو گناہوں کی سیاہی جلا اثر کرتی ہے۔ انھماں کو چاہیے کہ اپنے قلب کو صاف رکھنے کی کوشش کرے۔ اور گناہوں سے اس کو تاریک و سیاہ نہ بنائے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ حجرِ اسود زمین پر یحییٰ بن اللہ (خدا کا ہاتھ) پس جس شخص نے آپؐ کی بیعت کو نہ پایا اور حجرِ اسود کا مسح کر لیا گویا اس نے اللہ اور اس کے رسولؐ سے بیعت کر لی۔

خطابی کہتے ہیں کہ حجرِ اسود کا یحییٰ بن اللہ ہوتا یہ معنی رکھتا ہے کہ جو شخص اس کا مسح کرے گا خداوند تعالیٰ سے اس کا معاہدہ ہو جائیگا۔ قاعدہ یہ ہے کہ بادشاہ جب کسی ایسے شخص سے معاہدہ کرتا ہے جس سے موالات اور دوستی مقصود ہوتی ہے۔ تو وہ اس سے ہاتھ ملا کر مودت کا ثبوت دیتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ حجرِ اسود کو چھونا گویا خدا سے مصافحہ کرنا ہے۔

طبریؒ کہتے ہیں کہ جب کوئی بادشاہ کی خدمت میں حاضر ہوتا ہے تو وہ بادشاہ کی وفاداری کا عہد کر کے حلف اٹھاتا ہے۔ حجرِ اسود گویا بادشاہ کیلئے حلف وفاداری اور مودت کا رقبہ رکھتا ہے اور اس کے مسح کرنے کے یہ معنی ہیں کہ ہم خدا سے مودت اور وفاداری کا عہد کرنے میں اور حلف اٹھاتے ہیں۔

حضرت عمر بن الخطابؓ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ آپؐ نے حجرِ اسود کو چوم کر فرمایا کہ (اے حجرِ اسود) خدا کی قسم میں جانتا ہوں کہ تو ایک قیمتی ہے کسی کو نفع نقصان نہیں پہنچا سکتا مگر رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے

اتباع میں ایسا کرتا ہوں۔ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تجھ کو نہ چوتے تو میں بھی کبھی نہ چومتا۔ اسکے بعد آپ نے یہ آیت پڑھی۔ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ۔ تمہارے لئے رسول کی پیروی کرنی اچھی تھی۔ ایک روایت میں یہ ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ قول سن کر حضرت علی رضی اللہ عنہ فرمایا۔ امیر المؤمنین! حجرِ اسود نفع و نقصان پہنچاتا ہے پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ قیامت کے دن حجرِ اسود کو بارگاہِ خداوندی میں لایا جائیگا اور وہ ان لوگوں کے حق میں شہادت دیکر جہنموں نے اس کو بوسہ دیا ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ جواب سن کر فرمایا کہ یا ابا الحسن (علی رضی اللہ عنہ) جن لوگوں میں آپ کی برگزیدہ ذات نہ ہو ان کو لطفِ عیش حاصل نہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے فرمانے کا یہ ناشائستہ کہ عرب میں پہلے بیت پرستی کا رواج عام تھا اور قلوب میں پتھروں کی تعظیم کا جذبہ موجود تھا۔ اس بنا پر آپ کو یہ خطرہ ہوا کہ مبادا آپ کے اس فعل سے بعض جاہل اور ناواقف یہ سمجھیں کہ پیامِ جاہلیت کی طرح اسلام میں بھی پتھروں کی عظمت اور بڑائی ہے۔ اس خطرہ کی بنا پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کوئی پتھر فی نفسہ قابلِ احترام نہیں اور حجرِ اسود کو بھی جو کچھ فضیلت اور برتری حاصل ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعمیل ارشاد اور اتباع کی وجہ سے ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی نظر ایک جانب تھی اسلئے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دوسری جانب متوجہ کیا تاکہ زمین میں افراط و تفریط نہ ہو۔

سُرَّكُنْ يَمَانِي |۔ انھیں منبرک نشانیوں میں سے ایک رکنِ یمانی بھی ہے اور وہ بیت اللہ کا وہ گوشہ ہے جو من کی سمت واقع ہوا ہے۔ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب میں رکنِ یمانی کی طرف گزرتا ہوں تو مجھ کو ایک فرشتہ کی آواز آئیں آمین کہتے سنائی دیتی ہے پس جب تم رکنِ یمانی کے پاس سے گزرو تو یہ کہو:۔
 سَرَّيْنَا اَيْنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً
 وَفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا
 عَذَابَ النَّارِ۔
 عذاب سے بچا۔ (بقرہ رکوع ۲۵)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ رکنِ یمانی کے قریب جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے اور رکنِ اسود جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے۔
ملتزم |۔ اور انھیں محترم نشانیوں میں سے ایک ملتزم بھی ہے اور ملتزم بیت اللہ کی اس دیوار کا نام ہے کہ جو حجرِ اسود اور دروازہ کعبہ کے درمیان باپ کعبہ کے نیچے واقع ہے اس دیوار کا نام ملتزم اسلئے رکھا ہے کہ لوگ اس سے لپٹ لپٹ کر دعائیں مانگتے ہیں۔ اور یہ مقام بھی اُن منبرک مقامات میں سے ہے جہاں دعا قبول ہوتی ہے۔

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اس ملتزم میں جو دعائیں مانگی جائیں گی وہ قبول ہوگی حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ اس حدیث کو سننے کے بعد

میں نے جو دعا مانگی وہ قبول ہوئی۔ اور یہی بیان ان تمام لوگوں کا ہے جو اس حدیث کے راوی ہیں۔

اور زنی اپنی کتاب میں لکھتے ہیں۔ حضرت آدمؑ نے مکہ میں تشریف لا کر اول بیت اللہ کا طواف کیا پھر دو رکعت کعبہ کی طرف منہ کر کے پڑھی۔ اس کے بعد بکرم پڑھ کر یہ دعا کی:-

اللَّهُمَّ إِنَّكَ تَعْلَمُ سِرِّي رَقِي
وَعَلَانِيَتِي فَأَقْبِلْ مَعْدِي رَقِي
وَتَعْلَمُ مَا فِي نَفْسِي وَمَا عِنْدِي
فَاغْفِرْ لِي ذُنُوبِي وَتَعْلَمُ حَاجَتِي
فَاعْطِنِي سُؤْلِي - اللَّهُمَّ
أَسْأَلُكَ إِيْمَانًا يَشْرُقُ قَلْبِي
وَيَقِينًا صَادِقًا حَتَّى أَعْلَمَ
أَنَّهُ لَنْ يُصِيبَنِي إِلَّا مَا
كَتَبْتَ لِي وَالسَّخِي بِمَا
قَضَيْتَ -

اے اللہ تیرے ظاہر و باطن سے واقف
میرے عذر کو قبول کر میرے دل میں اور
میرے پاس جو کچھ بھی ہے تو اس سے بھی
آگاہ ہے تو میرے گناہوں کو بخشدے تو
میری حاجت کو بھی جانتا ہے پس میرے
سوال کو پورا کر۔ اے اللہ میں تجھ سے ایسے
ایمان کا طالب ہوں جو میرے قلب میں
جاگزیں ہو اور یقین صادق کا خواستگار
ہوں تاکہ مجھ کو اس امر کا کامل الطمینان
حاصل ہو جائے کہ جو مجھ کو پہنچتا ہے وہی ہے

و تو نے میری تقدیر میں لکھ دیا ہے اور جو فیصلہ تو نے میری نسبت کیا ہے میں ہر طرح راضی ہوں۔
حضرت آدمؑ دعا سے فارغ ہی ہوئے تھے کہ وحی الہی نازل ہوئی اور رب بزرگ
پر تر کا یہ پیام پہنچا۔ ”آدم میں نے تیری دعاؤں کو قبول کیا اور تیری اولاد میں سے
و شخص تیرے ان الفاظ میں مجھ سے دعا کریگا میں اس کے رنج و غم کو دور

کر دوں گا۔ اسکی گم شدہ شے کا بدلہ دوں گا۔ اسکے قلب سے فقر کو نکال کر غنا کو
دل میں بھر دوں گا۔ تجارت پر پیشہ شخص کی تجارت میں برکت دوں گا وہ
دنیا سے بے پروا ہو گا۔ اور دنیا اسکے قدموں پر ہوگی۔

کعبہ کے اندر داخل ہونے کا بیان | احادیث میں آیا ہے کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ کے اندر داخل

ہوئے اور وہاں خازن بھی چنانچہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ فتح مکہ کے
دن جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں داخل ہوئے تو صحن کعبہ میں پہنچ کر
آپ نے کعبہ کے کنجی بزار حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ کو کنجیاں لانے اور کعبہ کا
دروازہ کھولنے کا حکم دیا۔ وہ کنجیاں لائے اور دروازہ کھول دیا اور سوال
صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ کے اندر داخل ہوئے اور آپ کے ساتھ حضرت اسامہ
بن زید اور حضرت بلال رضی اللہ عنہما اور حضرت عثمان بن طلحہ بھی کعبہ کے اندر گئے،
جب سب لوگ اندر داخل ہو گئے تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اسے دروازہ بند کر دیا
اور بھڑکی دیر بعد آپ سے ساتھیوں کے باہر نکل آئے حضرت ابن عمر رضی
اللہ عنہما نے کہا کہ میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ حضور اقدس صلی اللہ
علیہ وسلم نے اندر کیا کیا حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے
کعبہ کے اندر کے چار ستونوں میں دو کو دائیں جانب چھوڑا اور ایک بائیں سمت اور
تین ستونوں کو پشت کی طرف اور میان میں کھڑے ہو کر دو رکعت نماز پڑھی۔
ایک اور روایت میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم جب کعبہ کے اندر تشریف لیجاتے تو دروازہ کے اندر داخل ہو کر سیدھے

آگے جاتے تھے یعنی چہرہ مبارک آپ کا سامنے ہوتا تھا اور نسبت دروازہ کی طرف یہاں تک کہ جیب سامنے کی دیوار میں اور آپ میں صرف تین گز کا فاصلہ رہ جاتا تو آپ کھڑے ہو جاتے اور دو رکعت نماز ادا فرماتے تھے۔

ارزاقی کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ شام سے حضرت امیر معاویہؓ مکہ میں تشریف لائے اور کعبہ کے اندر داخل ہونا چاہا تو حضرت ابن عمرؓ کو طلب فرما کر دریافت کیا۔ ابو عبد الرحمن! وہ جگہ تو بتلاؤ جہاں کعبہ کے اندر آنحضرت صلعم نے نماز پڑھی۔ ابن عمرؓ نے فرمایا: کعبہ کے اندر کے اگلے بستونوں کے درمیان (دروازہ کے مقابل والی) دیوار اور اپنے درمیان دو یا تین گز کا فاصلہ چھوڑ کر۔

مذکورہ بالا روایتوں سے ثابت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ کے اندر داخل ہوئے اور دروازہ کے مقابل والی دیوار سے دو یا تین گز پیچھے رہ کر دو بستونوں کے درمیان آپ نے نماز پڑھی۔

حافظ ابو الفضل عراقی لکھتے ہیں کہ زائرین کو چاہیے کہ وہ کعبہ کے اندر داخل ہو کر نماز پڑھیں تو دیوار کے اور اپنے درمیان تین گز کا فاصلہ چھوڑ کر پڑھیں تاکہ تین گز والی روایت کے بموجب آپ کی نماز کی جگہ نماز پڑھنے کا شرف حاصل ہو اور دو گز والی روایت کے بموجب زائر کا سر سجدہ میں آپ کے قدم مبارک کی جگہ رہے اور یہ بہتر ہے۔

کعبہ کے اندر داخل ہونا مکہ اربعہ کے نزدیک مستحب ہے اور علمائے کعبہ کے نماز داخل ہونے کے حسب ذیل آداب مقرر کئے ہیں:-

(۱) غسل یا وضو کر کے کعبہ کے اندر داخل ہو۔ (۲) جوتہ اور موزوں کو پاؤں سے نکال دے۔ (۳) کعبہ کے اندر داخل ہو کر چھت کی طرف یا ادھر اُدھر نہ دیکھے۔ (۴) کعبہ کے اندر کسی سے بات نہ کرے البتہ اگر کسی امر بالمعروف یا نہی عن المنکر کی ضرورت پیش آجائے تو اجازت ہے۔ (۵) کعبہ کے اندر خضوع و خشوع کو ضروری سمجھے اور ممکن ہو تو آنکھوں سے آنسو بہائے۔ (۶) کسی سے کسی چیز کو نہ مانگے یعنی اپنی حاجت کو کسی پر پیش نہ کرے۔

اس سلسلہ میں ایک واقعہ تاریخ میں مذکور ہے کہ خلیفہ مشام بن عبد کعبہ میں داخل ہوا تو اس نے سالم بن عبد اللہ بن عمر بن الخطاب کو اپنے قریب پا کر کہا ”جس چیز کی ضرورت ہو مجھ سے طلب کرو“ سالم بن عبد اللہ نے جواب دیا ”مجھ کو خدا سے شرم آتی ہے کہ اُسکے گھر میں میں کسی دوسرے سے سوال کروں کعبہ کے اندر داخل ہونے کی احادیث میں بڑی فضیلت بیان کی گئی ہے چنانچہ ۱۔ حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص بیت اللہ کے اندر داخل ہوا اور نماز پڑھی۔ اس کے گناہ معاف ہو گئے اور نیکیاں اس کے نامہ اعمال میں لکھی گئیں۔

۲۔ حضرت حسن بصریؒ کے مکتوب میں یہ حدیث درج ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ”جو شخص بیت اللہ کے اندر داخل ہوا۔ وہ خدا کی رحمت، خدا کی حفاظت اور خدا کے گہوارہ امن میں داخل ہو گیا اور جو کعبہ کے اندر داخل ہو کر باہر نکلا وہ نجس تھا کیا۔ مجاہدؒ نے اس روایت میں یہ الفاظ زائد بیان کئے ہیں کہ کعبہ کے اندر داخل ہو کر جو شخص نکلا وہ بقیۂ ندگی میں

محسوم رہیگا یعنی اُسکو اسلام کی حالت میں موت نصیب ہوگی۔
 ۳۔ حضرت عطار فرماتے ہیں کہ میرے نزدیک کعبہ کے اندر دو رکعت نماز پڑھنا مسجد حرام میں چار رکعت نماز پڑھنے سے بہتر ہے۔
 ۴۔ حضرت حسن بصری فرماتے ہیں کہ ”کعبہ کے اندر نماز کا ثواب ایک لاکھ نمازوں کے برابر ہے۔“

طوافِ کعبہ کے فضائل

اور آثار پائے جاتے ہیں جن میں سے چند کو ہم ذیل میں درج کرتے ہیں:-
 خداوند تعالیٰ اپنے کلام پاک میں ارشاد فرماتا ہے:-

آیات:- (۱) وَعَهْدُنَا إِلَىٰ
 اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ اَنْ
 طَهِّرَا بَيْتِيَ لِلطَّائِفِيْنَ
 ہم نے ابراہیمؑ اور اسمعیلؑ سے عہد لیا تھا
 کہ دونوں میرے گھر کو طواف کرنے والوں
 کے لئے پاک رکھو۔

(۲) وَاذْكُرْ اَنَّا اِبْرٰهِيْمَ مَكَانَ
 الْبَيْتِ اَنْ لَا تُشْرِكَ بِیْ شَيْئًا
 وَطَهِّرَا بَيْتِيَ لِلطَّائِفِيْنَ
 اور جب ہم نے خانہ کعبہ کو ابراہیمؑ کا مکان
 بنادیا تو ہدایت کی کہ میری ساقہ کسی کو شریک نہ کرے
 اور میرے گھر کو اہل طواف کے لئے پاک کرے۔

ان آیات میں تطہیر کے مختلف معنی مفسرین نے بتائے ہیں بعض کہتے
 ہیں کہ آفات و شکوک سے بیت اللہ کو پاک رکھا جائے اور بعض کہتے ہیں کہ
 کعبہ کو بتوں سے پاک رکھا جائے اور کوئی بت کعبہ کے گرد نصب نہ کیا جائے بعض کا بیان ہے
 طہارت سے مراد امن ہے یعنی بیت اللہ کو امن کی جگہ بناؤ۔

احادیث ۱۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس شخص نے بیت اللہ کا طواف سات مرتبہ کیا (یعنی سات پھیرے کئے) اور مقام (ابراہیمؑ) کے پیچھے نماز پڑھی اور آب زمزم پیا اس کے تمام گناہوں کو خواہ وہ کتنے ہی کیوں نہ ہوں بخشد یا گیا۔

۲۔ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انسان جب بیت اللہ کے طواف کے ارادہ سے (گھر سے) باہر نکلتا ہے خدا کی رحمت میں داخل ہو جاتا ہے اور پھر خدا کی رحمت میں داخل ہو کر وہ جو قدم اٹھاتا ہے اور زمین پر رکھتا ہے، خداوند تعالیٰ اس کے ہر قدم پر پانچ سو نیکیاں (اس کے نامہ اعمال میں لکھ دیتا ہے اور پانچ سو برائیوں (گناہوں) کو معاف کر دیتا ہے اور پانچ سو درجے اس کے بلند فرما دیتا ہے۔ پھر جب وہ طواف سے فارغ ہو کر مقام (ابراہیمؑ) کے پیچھے دو رکعت نماز پڑھتا ہے وہ گناہوں سے ایسا پاک و صاف ہو جاتا ہے گویا اس کی ماں نے آج اس کو جنا ہے اور اولاد اسمعیلؑ میں سے دس غلاموں کے آزاد کرنے کا ثواب (اس کے نامہ اعمال میں) لکھا جاتا ہے اور کعبہ کے رکن پر ایک فرشتہ اس کا استقبال کرتا ہے اور اس سے کہتا ہے کہ تُو جو کچھ کر چکا ہے وہ معاف کر دیا گیا اب آئندہ (اچھا) کام شروع کر اور اس کے خاندان میں سنہ شد آدمیوں کی شفاعت کی جائے گی۔

۳۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ "کعبہ کے گرد سنہ شد فرشتے رہتے ہیں جو طواف کرنے والوں کے لئے استغفار کرتے ہیں۔

۴۔ حضرت سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بیت اللہ کا

طواف کرنا خدا تعالیٰ کی رحمت میں شامل ہونا ہے۔

۵۔ حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس شخص نے پچاس مرتبہ بیت اللہ کا طواف کیا وہ گناہوں سے ایسا پاک ہو گیا گویا وہ آج ہی اپنی ماں کے لپٹن سے پیدا ہوا ہے۔

۶۔ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ آسمانی آبادی میں خدا کے نزدیک بہتر وہ ہیں جو اس کے عرش کا طواف کرتے ہیں اور زمین پر بسنے والوں میں سب سے بہتر لوگ خدا کے نزدیک وہ ہیں جو بیت اللہ کا طواف کرتے ہیں۔

۷۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر فرشتے کسی سے مصافحہ کرتے ہیں تو غازی سے جو راہ خدا میں جہاد کرتا ہے۔ والدین کیساتھ اچھا سلوک کر نیوالوں سے اور بیت اللہ الحرام کا طواف کر نیوالے سے مصافحہ کرتے ہیں۔
اثنا عشر ۱۔ حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب کبھی مکہ تشریف لاتے تو مکہ میں سب سے بہتر کام طواف بیت اللہ کو خیال فرماتے۔

۲۔ حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ جس شخص نے طواف کیا اور پھر مقام (ابراہیمؑ) میں دو رکعت نماز پڑھی (تو اس کی یہ عمل) سابقہ بڑے کاموں کا کفارہ ہو گیا۔

۳۔ امام غزالیؒ احیاء العلوم میں لکھتے ہیں کہ روزانہ آفتاب غروب

ہونے سے پہلے ایدال میں سے ایک شخص بیت اللہ کا طواف کرتا ہے۔ اور روزانہ رات گزرنے کے بعد آفتاب طلوع ہونے سے پہلے اوتاد میں سے ایک شخص کعبہ کا طواف کرتا ہے جس سے لوگوں کے طواف کا سلسلہ منقطع ہو جائے گا

بیت اللہ کو زمین سے اٹھایا جائے گا۔

۴۔ محمد بن فضیل بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابن طارق کو طواف کرتے دیکھا وہ جوتہ پہنے ہوئے تھے اور جب ہجوم میں سے گذرتے تھے تو لوگ اُن کیلئے راستہ چھوڑ دیتے تھے۔ لوگوں نے اُنکے طواف کا اندازہ لگایا تو ظاہر ہوا کہ وہ رات دن میں بقدر دس فرسخ کے روزانہ طواف کرتے ہیں۔

بیت اللہ کی طرف دیکھنے کا ثواب | بیت اللہ کی طرف دیکھنا بھی اس کے متعلق چند حدیثیں درج کی جاتی ہیں۔

۱۔ حضرت حسن بصریؒ لکھتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص قبلہ کے سامنے محض خدا اور اُسکے رسول کی خوشنودی اور بیت اللہ کی تعظیم کے خیال سے ایک ساعت بیٹھے اس کو اسکا اتنا اجر ملیگا گویا اُس نے حج و عمرہ کیا یا کاروان سرائے قائم کی۔ اور خداوند تعالیٰ کی نظر سے پہلے اہل حرم پر پڑتی ہے۔ پس جس شخص کو وہ حرم کے اندر نماز پڑھتے دیکھتا ہے اسکو بخش دیتا ہے جسکو قیام کی حالت میں دیکھتا ہے اسکے گناہوں کو معاف کر دیتا ہے اور جسکو قبلہ کی طرف مٹھ کئے بیٹھا دیکھتا ہے اس کی مغفرت فرما دیتا ہے۔

۲۔ حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ خداوند تعالیٰ رات دن میں بیت اللہ پر ایک سو تیس رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ ساٹھ رحمتیں طواف کرنے والوں پر چالیس نماز پڑھنے

والوں پر اور بیسن کعبہ کو دیکھنے والوں پر۔“

۳۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ”جس شخص نے محض خوشنودی خدا اور تقویت ایمان کے لئے بیت اللہ کی طرف دیکھا اسکے تمام اگلے پچھلے گناہ معاف کر دئے جائیں گے اور قیامت کے دن اسکا حشر ایمانداروں میں ہوگا۔“

ان مقامات کا بیان جہاں حضورؐ نے نماز پڑھی | کعبہ کے اطراف

صلی اللہ علیہ وسلم نے جن جن مقامات پر نماز پڑھی ہے ان میں سے ان چند مقامات کا ذکر کیا جاتا ہے جن کا ثبوت مستند ذرائع سے ملتا ہے۔

۱۔ مقام ابراہیم کے پیچھے۔ چنانچہ حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع میں دیگر ارکان حج سے فارغ ہو کر مقام ابراہیم پر پہنچے اور یہ آیت تلاوت فرمائی: **وَ اتَّخِذُوا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُّصَلًّی** پھر آپؐ نے مقام ابراہیم کو اپنے اور بیت اللہ کے درمیان رکھ کر دو رکعت نماز پڑھی۔

۲۔ حجر اسود کے مقابل مطاف کے کنارہ کے قریب جیسا کہ نسائی میں مطالب بن وداعہ کی حدیث سے ثابت ہوتا ہے۔

۳۔ رکن شامی کے قریب اس زمین پر جو حجر سے ملی ہوئی ہے (حدیث) عبد اللہ بن السائب در سنن ابو داؤد۔

۴۔ باب کعبہ کے قریب (تاریخ ازرقی)

۵۔ اس رکن کے مقابل جو مغربی سمت میں حطیم سے ملا ہوا ہے کسی قدر مغربی سمت میں کہ مسجد حرام کا بابا العمرہ پشت پر تھا۔ (مسند احمد سنن ابی داؤد)۔
 ۶۔ کعبہ کے سامنے چنانچہ صحیحین میں حضرت اسامہ بن زید سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب بیت اللہ سے باہر تشریف لائے تو کعبہ کے سامنے دو رکعت نماز ادا کی اور فرمایا ”یہ تمہارا قبلہ ہے“۔
 ۷۔ حجر اسود اور رکن یمانی کے درمیان اس مقام کا ذکر ابن اسحاق نے اپنی کتاب میں کیا ہے۔

۸۔ حطیم میں۔ حدیث میں آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حطیم میں نماز پڑھ رہے تھے کہ عقبہ بن ابی معیط آیا اور حضور کی گردن میں کپڑا ڈال کر کھینچنا شروع کیا جس سے آپ کا دم گھٹنے لگا مگر حضرت ابوبکرؓ تشریف لائے اور عقبہ کے شانوں کو پکڑ کر دھکیل دیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کے ہاتھوں سے بچایا اور فرمایا ”کیا تم ایک ایسے شخص کو مار ڈالنا چاہتے ہو جو صرف یہ کہتا ہے کہ ”میرا رب اللہ ہے““

محب طبری کہتے ہیں کہ ممکن ہے کہ حضورؐ نے میزاب کے نیچے نماز پڑھ لی ہو۔ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ ”اخیار کی جگہ پر نماز پڑھو اور ابرار کی شراب پیو“ پوچھا گیا اخیار کے نماز پڑھنے کی کونسی جگہ ہے اور ابرار کی شراب کیا ہے۔ آپؐ نے فرمایا کہ میزاب کے نیچے کی جگہ اور آپؐ زمرم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اخیار کے سردار ہیں۔

حطیم کے فضائل | حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ میں بیت اللہ کے

اندراخل ہو کر نماز پڑھنے کو بہت پسند کرتی تھی (ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھ کو حطیم کے اندراخل کر کے فرمایا "تم بیت اللہ کے اندراخل ہوتا چاہتی ہو تو اس میں داخل ہو کر نماز پڑھو یہ حصہ بھی بیت اللہ میں داخل ہے؟"

اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ حجر یا حطیم کا سارا حصہ بیت اللہ میں شامل ہے۔ چنانچہ ایک مرتبہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت بھی کیا تھا کہ کیا حطیم بیت اللہ میں سے ہے۔ آپ نے فرمایا ہاں لیکن یہ صحیح ہے کہ حطیم کا صرف چھ یا سات گز کا حصہ بیت اللہ میں شامل ہے۔ چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو مخاطب کر کے فرمایا کہ "اگر عہد جاہلیت قریب نہ ہوتا تو میں حطیم میں سے چھ گز کا وہ ٹکڑا جس کو سرما یہ کہہ دیا لے کر وہ جس سے قریش نے چھوڑ دیا تھا بیت اللہ میں شامل کر دیتا۔"

ایک اور حدیث میں چھ گز زمین کے بجائے سات گز کے ٹکڑے کا ذکر ہے۔ بہر نوع احادیث سے ثابت ہے کہ حطیم کا چھ یا سات گز کا حصہ بیت اللہ کا جزو ہے۔"

۲۔ روایت ہے کہ حضرت عثمان بن عفان ایک روز کہیں سے تشریف لائے اور اپنے دوستوں سے فرمایا: "کیا تم مجھ سے یہ دریافت نہ کرو گے کہ میں اس وقت کہاں سے آ رہا ہوں؟" لوگوں نے پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ "میں جنت کے دروازہ پر کھڑا تھا۔" بعد میں معلوم ہوا کہ آپ میراب کے نیچے کھڑے

خداوند تعالیٰ سے دعا کر رہے تھے۔

۳۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص میزاب کے نیچے دعا کرے گا اس کی دعا قبول ہو جائے گی۔

۴۔ بعض صالحین سے منقول ہے کہ جو شخص میزاب کے نیچے دو رکعت نماز پڑھ کر سجدے میں جائے اور تسویم مرتبہ کسی کام کے لئے دعا کرے، خداوند تعالیٰ اس کی دعا قبول فرمائے گا۔

حجر یا حطیم نہایت مقدس جگہ ہے جس میں حضرت اسماعیل اور انکی والدہ ماجدہ حضرت ہاجرہ کی قبریں ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ انتقال کے وقت حضرت اسماعیل علیہ السلام کی عمر ایک سو اسی سال کی تھی۔

حطیم ایک چھوٹا سا ٹکڑا ہے جسکا عرض دو طول کعبہ کی اس دیوار سے جس میں میزاب لگا ہوا ہے سامنے والی دیوار حطیم تک پندرہ گز اور دونوں دروازوں کے درمیان ستر گز ہے حطیم کو یا کعبہ کا ایک صحن ہے جس کے اندر تقصیر کا فرش ہے اور قوس نما ایک دیوار جو نصف دائرہ کی شکل میں، اسکو احاطہ کر رہی ہے۔ حطیم کے اندر جتنا حصہ بیت اللہ کا شامل ہے یعنی چھ یا سات گز وہ بیت اللہ ہی کا حکم رکھتا ہے اور اس کے اندر نماز پڑھنا بیت اللہ کے اندر نماز پڑھنے کے برابر ہے۔

مکہ معظمہ کے فضائل | مکہ معظمہ کے فضائل میں بہت سی آیتیں اور احادیث و آثار پائے جاتے ہیں جن میں سے

چند یہاں درج کئے جاتے ہیں۔

آیات۔ خداوند تعالیٰ نے اپنے کلام پاک میں فرمایا ہے :-

۱۔ رَبِّ اجْعَلْ هَذَا بَلَدًا
 آمِنًا۔ (سورہ بقرہ کو ۱۵۷) بنا۔
 اے رب اس شہر (مکہ) کو امن کی جگہ

علامہ نسفیؒ نے لکھا ہے کہ آمن سے مراد اس آیت میں امن والی جگہ ہے یا
 اس شخص کا ناموں ہونا ہے جو وہاں رہے۔ مطلب یہ ہے کہ اے اللہ اس
 شہر یا اس جگہ کو یا امن شہر اور یا امن جگہ بنا۔

۲۔ رَبِّ اجْعَلْ هَذَا الْبَلَدَ آمِنًا
 اے اللہ اس شہر کو جائے امن بنا۔ (سورہ بقرہ)

۳۔ وَضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا قَرْيَةً
 كَانَتْ آمِنَةً۔ اور اللہ نے مثال سنائی کہ ایک گاؤں
 (یعنی مکہ) امن چین میں تھا۔

علامہ قرطبیؒ لکھتے ہیں کہ خدا نے مکہ کو دوسرے شہروں کے لئے مثال
 بنایا۔ یعنی باوجود اس امر کے کہ اس شہر میں بیت اللہ تھا اور مسجد حرام کی
 عمارت لیکن جب اسکے باشندوں نے خدا کی نافرمانی کی تو ان کو قحط کے
 عذاب میں مبتلا کیا گیا جب اس شہر کے ساتھ یہ سلوک روا رکھا گیا تو
 دوسرے شہروں کا تذکرہ کیا ہے۔

۴۔ إِنَّمَا أَمِنتُ أَنْ أَعْبُدَ
 رَبِّي هَذِهِ الْبَلَدَ الَّذِي
 حَرَّمَ مَعَهَا۔ مجھ کو یہ حکم ہوا ہے کہ میں اس شہر (مکہ)
 کے رب کو پوجوں جس نے اس کو حرمت
 دی ہے۔

مفسرین کا بیان ہے کہ اس آیت میں خداوند تعالیٰ آنحضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم کو مخاطب فرما کر حکم دیتا ہے کہ اے محمدؐ تم اس طرح کہو کہ تجھ کو اس بات
 کا حکم دیا گیا ہے کہ میں اُس اللہ کو اپنی عبادت اور توحید کے لئے مخصوص

کروں جو اس شہر (یعنی مکہ شریفہ) کا رب ہے۔

آیت میں مکہ کا رب ہونا بیان کیا گیا ہے حالانکہ خداساری کائنات کا رب ہے اس شخص کی وجہ صرف یہ ہے کہ خداوند تعالیٰ کے نزدیک مکہ سب سے بہتر اور پسندیدہ شہر ہے اس لئے کہ اس میں بیت اللہ ہے اور پھر وہ وحی الہی کے نزول کی جگہ ہے۔

احادیث | حضرت رسول خداؐ نے فرمایا ہے کہ زمین پر سب سے بہتر اور خدا کے نزدیک محبوب ترین شہر مکہ ہے۔

۲۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص مکہ میں وفات پائے اُس نے گویا آسمان دنیا میں وفات پائی۔

۳۔ حضور شریف عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مکہ میں جو شخص ایک بیمار ہے اُسکے بارگاہ میں اتنا عمل صالح اسکے نامہ اعمال میں لکھا جاتا ہے گویا اُس نے مکہ کے سوا کسی دوسرے شہر میں ساٹھ سال عبادت کی ہے۔

۴۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مکہ میں قیام کرنا موجب سعادت ہے اور مکہ سے نکلنا موجب شقاوت ہے۔

سے سے | علماء کا اس امر پر اتفاق ہے کہ مکہ دو شہر ہیں مکہ کیوں بہتر | مدینہ شریف و عظمت کے اعتبار سے

دنیا کے تمام مقامات سے بہتر ہیں۔ اور ان کے بعد بیت المقدس کا درجہ ہے پھر جمہور علماء و ائمہ کا خیال یہ ہے کہ مکہ مکرمہ مدینہ منورہ سے افضل ہے اس لئے کہ انبیاء و رسل میں سے تمام مشہور و مقدر اشخاص مکہ مکرمہ میں پیدا

ہوئے یا یہاں آگراٹھوں نے تبلیغ و ہدایت کا کام شروع کیا۔ منجملہ ان کے حضرت
 ابراہیم خلیل اللہ اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ ان دونوں
 پیغمبروں کے لئے خداوند تعالیٰ نے بہترین شہر (مکہ) کو انتخاب کیا اور پھر
 اس شہر کو اپنی مخلوق کیلئے عبادت و نسک کی جگہ قرار دیا اور حکم دیا کہ مسلمان
 دور و دراز مقامات سے مکہ میں آئیں خضوع و خشوع سے اپنے آپ کو ذلیل و
 خوار سمجھ کر ننگے سر ننگے پاؤں اور دنیاوی لباس اور زیب و زینت سے
 بیگانہ ہو کر دو چادروں میں لپٹے ہوئے احرام کی حالت میں داخل ہوں۔
 احرام کیا ہے عاشقانِ رب بیت اللہ کا خالص لباس دیوانگی کی برائی
 اور یہ لباس صرف اسلئے وضع کیا گیا ہے تاکہ دنیاوی بادشاہوں اور خداوند
 بزرگ و برتر کے درباروں کی شان امتیاز و فرق پیدا ہو جائے۔ دنیا کے
 بادشاہوں کے درباروں میں لوگ لباس فاخرہ زیب تن کر کے جاتے ہیں
 اور معمولی لباس دربار کی توہین سمجھا جاتا ہے۔ خداوند تعالیٰ نے اپنے دربار
 میں داخل ہونیکا لباس بے مایہ فقیروں، دنیا و مافیہا سے بیگانہ دیوانوں کا
 لباس مقرر کیا ہے۔ پھر دنیا کے بادشاہوں کی خدمت میں جو چیز ہارہ میں
 پیش کی جائے اگر وہ ایسی نایاب اور قیمتی ہو جو ان کے خزانہ میں موجود نہ ہو
 تو اس ہارہ کی غیر معمولی قدر ہوتی ہے لیکن خدا کے خزانوں میں سب
 کچھ موجود ہے وہاں کیا پیش کیا جاسکتا ہے۔ ہاں صرف ایک چیز اور وہ
 چیز ایسی ہے جو اسکے خزانوں میں موجود نہیں۔ وہ کیا ہے فقر اور بے مائیگی
 اسلئے عاشقانِ رب البیت فقیر بنکر آتے ہیں اور اپنی فقرانہ صورت کو

ذریعہ رحمت خداوندی بناتے ہیں۔

ابو سلمہؓ کہتے ہیں کہ مجھ سے عبد اللہ بن عمرؓ نے بیان کیا ہے کہ ایک روز میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اونٹ پر سوار مقام خورہ میں کھڑے دیکھا۔ آپ فرما رہے تھے کہ خدا کی قسم! اے زمین! مکہ تو خدا کی زمین میں سے ہے۔ سب سے بہتر اور خدا کے نزدیک محبوب ترین جگہ ہے اور اگر مجھ کو یہاں سے نکال دیا جائے تو میں یہاں سے نہ نکلتا۔

حرم اور حرام کی حرمت و فضیلت | حرم مکہ جبکہ ذکر قرآن مجید کی حرمت

آیت میں آیا ہے۔

أَوَلَمْ تَمْلِكْ لَهُمْ حَرَمًا آمِنًا۔ کیا ہم نے انکو امن کے مکان میں جگہ نہیں دی؟
حرم و علاقہ ہے جو مکہ کے چاروں طرف سے محیط ہے۔ خداوند تعالیٰ نے اس محو علاقہ کو بھی فضیلت میں رکھے کے برابر ہی قرار دیا ہے۔ اب رہا یہ کہ اس محو علاقہ ہی کو حرم کیوں قرار دیا گیا اس کے متعلق چند اقوال ہیں۔

۱۔ بعض کا بیان ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام جب جنت کے زمین پر آئے تو باندہ گان زمین سے ان کے دل میں خوف پیدا ہوا اسوقت زمین پر فرشتے جن اور شیاطین کی آبادی تھی۔ خداوند تعالیٰ نے انکی حفاظت و نگہبانی کے لئے فرشتوں کو بھیجا۔ پھر ثلثہ ان مقامات پر کھڑے ہو گئے جہاں آج کل حدود حرم کے نشان لگے ہوئے ہیں پس اس سلسلے علاقہ کو جو فرشتوں اور آدم علیہ السلام کے درمیان تھا حرم بنا دیا گیا۔

۲۔ بعض کہتے ہیں کہ کعبہ کی تعمیر کے بعد جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حجر اسود کو کعبہ میں نصب کیا تو اس کی چمک سے دائیں بائیں اور شرق و غرب میں روشنی ہو گئی۔ خداوند تعالیٰ نے اس سے علاقہ کو جہاں تک حجر اسود کی روشنی پہنچی تھی حرم قرار دے دیا۔

۳۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ خداوند تعالیٰ نے جس وقت بیت اللہ کو آدم علیہ السلام کی طرف اتارا ہے اس وقت وہ مشرق یا قوت کا تھا۔ اس سے شعلے نکل رہے تھے اور اس میں شرقی و غربی سمتوں میں دو دروازے تھے۔ اسکی روشنی سے شرق و غرب روشن ہو گئے۔ کسانین ارض نے اس چمک کو دیکھا تو گھبرا گئے اور فضائے آسمانی میں چاروں طرف دیکھنے لگے۔ جب انھوں نے روشنی کا مرکز مکہ کو پایا اُدھر روانہ ہوئے۔ خداوند تعالیٰ نے فرشتوں کو روانہ کیا اور وہ حرم پر کھڑے ہو گئے اور انکو آگے بڑھنے سے روک دیا اور اسی وقت سے اس علاقہ کا نام حرم ہو گیا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ
حرم کے فضائل و آداب | انبیاء علیہم السلام حرم میں پیدل اور ننگے پاؤں داخل ہوتے تھے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ "تویم ثودے جب اپنے پیغمبر حضرت صالح کی اونٹنی کے پاؤں کاٹ ڈالے تو ان پر جحیم کی صورت میں عذاب الہی نازل ہوا اور جحیم سے سارے لوگ مر گئے۔ صرف ایک شخص بچا وہ اس وقت حرم کے اندر تھا۔ حرم نے اسکو عذاب الہی سے محفوظ رکھا۔ لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ

وہ کون تھا آپ نے فرمایا: "اُسکا نام ابو رغال تھا جو قبیلہ ثقیف کا جدِ امجد تھا۔
پھر جب حرم سے باہر نکلا تو اسکا بھی وہی حشر ہوا جو اسکی قوم کا ہوا تھا۔
شیخ ابو عمرو الزجاجی مشہور شیخ صوفیہ سے منقول ہے کہ وہ چالیس سال
تک مکہ میں اقامت پذیر رہے لیکن اس عرصہ میں ایک مرتبہ بھی انھوں نے
حرم کے اندر بول و براز نہیں کیا۔

حرم کے آداب و خصائص بے شمار ہیں جن میں سے چند ضروری رُج
کئے جاتے ہیں۔

۱۔ حرم کے اندر بغیر احرام کے داخل نہ ہو۔ اب رہا یہ سوال کہ واجب ہے
یا مستحب۔ اس میں ائمہ کا اختلاف ہے۔ ہمارے حنفی مذاہب میں حرم میں داخل
ہونے کے لئے احرام واجب ہے۔

۲۔ حرم کے اندر کسی جانور کا شکار کرنا تمام لوگوں کیلئے ممنوع ہے خواہ
وہ حرم کے باشندے ہوں یا بغیر حرم کے اور خواہ وہ محرم ہوں یا بغیر حرم۔
۳۔ حرم کے درخت اور گھاس کا کاٹنا بھی ممنوع ہے۔

۴۔ غیہ مسلم کا حرم کے اندر داخل ہونا ممنوع ہے۔ خواہ وہ حرم میں
اقامت کی غرض سے داخل ہو خواہ حرم کے اندر سے راستہ طے کر کے باہر جانا چاہتے
ہوں۔ ۵۔ حرم کے اندر کسی کی گری پڑی چیز کا سوائے اس کے مالک کے کسی
دوسرے کو اٹھانا ممنوع ہے۔

۶۔ حرم کے اندر مشرک کی نعش کو دفن کرنا حرام ہے۔ اگر کسی نے دفن
کر دیا تو جب تک اُسکے بچے جانے کا یقین نہ ہو قبر سے اسکا نکال لینا اور

حرم سے باہر لے جانا ضروری ہے۔

۷۔ حرم کے پتھروں اور مٹی کا حرم کے باہر لیجانا ممنوع ہے۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ ان چیزوں کا تھوڑی یا زیادہ مقدار میں لیجانا دونوں طرح ممنوع ہے۔ ہمارے (حنفی) مذہب میں اتنی تھوڑی مقدار ممنوع نہیں جس سے حرم کی کسی چیز کو نقصان نہ پہنچے یعنی معمولی مقدار میں نمبر کا لے جانا جائز ہے۔

۸۔ اگر کسی شخص نے مکہ یا کعبہ جانے کا ارادہ کر لیا ہو تو اسکو حج یا عمرہ کی نیت مکہ مکرمہ جانا ضروری ہے۔ برخلاف دوسری مساجد کے کہ وہاں جانے کی نذر ماننے سے جانا ضروری نہیں ہے۔ البتہ مسجد نبوی اور مسجد اقصیٰ جانے کی نذر میں بعض علماء کے نزدیک نذر پوری کرنا اور وہاں جانا بھی ضروری ہے۔

۹۔ حرم میں ہر قسم کی عبادت کا ثواب دوگنا ملتا ہے۔ اور اسی طرح بعض علماء کے نزدیک گناہوں کا بار گناہ کرنے والے کی گردن پر دوگنا ہوتا ہے۔

۱۰۔ حرم میں مقیم شخص کو حرم کے اندر ہی سے حج کا احرام باندھنا چاہئے حرم کے باہر سے احرام باندھنا اس کے لئے ممنوع ہے۔

۱۱۔ اسلامی دنیا کی کسی ایک جماعت پر فرض ہے کہ وہ فربضہ حج کو ہر سال ہوا کرے یعنی کوئی سال ایسا نہ گزے کہ مسلمانوں کی کوئی جماعت حج کے لئے کعبہ میں حاضر نہ ہو۔

۱۲۔ اگر حرم کے باشندوں کی کوئی جماعت باغی ہو جائے تو علماء کے نزدیک حرم کے اندر اس سے مقاتلہ ممنوع ہے البتہ اسپر دباؤ ڈالکر اطاعت میں لایا جاسکتا ہے۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ اگر کفار حرم کے اندر پناہ گزیں

ہو جائیں تو ان سے بھی مقاتلہ ناجائز ہے لیکن اکثر علماء کی رائے ہے کہ خداوند تعالیٰ کے حق کو پیش نظر رکھ کر کفار اور باغیوں سے مقاتلہ جائز ہے۔

۱۳۔ حرم کے پتھروں اور ڈھیلوں سے استنجا کرنا حرمت کے خلاف ہے اسلئے بہتر یہ ہے کہ حرم کے پتھر استنجا میں استعمال نہ کرے۔

۱۴۔ بلا ضرورت حرم میں اسلحہ باندھنا خلاف ادب ہے۔

۱۵۔ طواف و وراعت کے بعد مکہ میں تین روز سے زیادہ ٹھہرنا خلاف ادب ہے۔

۱۶۔ طاعون اور جال مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ میں داخل نہ ہونگے جیسا کہ

احادیث میں آیا ہے بعض علماء کا بیان ہے کہ طاعون کمر اور عالمگیر طاعون کے

اہل مکہ کے فضل و احترام کا بیان | اہل مکہ کے فضائل میں بیشمار احادیث پائی جاتی ہیں جن میں

سے چند حدیثیں ہم یہاں درج کرتے ہیں۔

۱۔ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا ہے کہ مکہ کا مقبرہ بہتر بن مقبرہ ہے۔

۲۔ حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

مکہ کے مقبرہ میں کھڑے ہو کر فرمایا کہ خداوند تعالیٰ اس مقام سے شہزادوں

لوگوں کو اٹھائے گا جو بے حساب جنت میں داخل ہونگے اور انکے چہرے چودھویں

رات کی چاند کی طرح روشن ہونگے حضرت ابو بکرؓ نے آپ کا یہ رشتہ مبارک شکر عرض

کیا کہ یا رسول اللہ وہ کون لوگ ہونگے فرمایا۔ غریب امراء غریب اولاد ہیں جو

یعنی قبرستان جسے جنت المعلیٰ کہتے ہیں۔

وہ حرم میں مدفون ہیں اسلئے وہ اہل حرم میں شمار کئے جائیں گے۔

۳۔ حضرت سرور کائناتؑ سے مروی ہے کہ آپؐ نے خداوند تعالیٰ سے اہل بقیع (قبرستان بقیع کے مدفون) کے انجام کی نسبت دریافت فرمایا خداوند تعالیٰ نے فرمایا اے محمدؐ تم نے مجھ سے اپنے ہمسایوں کیلئے دریافت کیا ہے ہمسایوں کی نسبت نہ پوچھا (کہ ان کا انجام کیا ہوگا) مطلب یہ ہے کہ قبرستان مدینہ کے مدفون کے لئے جب جنت ہے تو اہل مکہ کے لئے کچھ اس سے نہ زیادہ ہی ہوگا وہ تو خدا کے ہمسایہ ہیں۔

۴۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ نے عتاب بن اسیر کو (مکہ کا) حاکم بنا کر بھیجا اور فرمایا ”تم جانتے ہو کہ میں کن لوگوں پر تم کو (حاکم بنا کر) بھیج رہا ہوں۔ میں اہل اللہ پر تم کو حاکم بنا کر بھیج رہا ہوں ان کے ساتھ اچھا سلوک کرنا۔“

چاہ زمزم کا بیان | چاہ زمزم حضرت اسماعیلؑ کی طرف منسوب ہے اور واقعہ یہ ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام جب حضرت اسماعیلؑ اور انکی والدہ حضرت ہاجرہؑ کو شام سے لیکر مکہ آئے تو حضرت اسماعیلؑ کی عمر بہت چھوٹی تھی۔ یعنی وہ دودھ پیتے بچے تھے۔ حضرت ابراہیمؑ نے وہ دو کو ایک بڑے درخت کے نیچے لاکر اتار دیا۔ پانی کی ایک مشک اور کھجوروں کی ایک قبیل جو وہ اپنے چاہ لائے تھے انکے پاس رکھ دی اس زمانہ میں نہ تو مکہ کی زمین پر کوئی آدمی بستا تھا اور نہ وہاں پانی تھا۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت ہاجرہؑ اور حضرت اسماعیل علیہ السلام

لے یہ مدینہ میں قبرستان ہے۔

کو اس جگہ چھوڑ کر شام کی جانب روانہ ہوئے۔ حضرت ہاجرہؑ نے ان کو جاتے دیکھا تو کہا ”ابراہیمؑ تم کو ایسی وادی میں جہاں کوئی انیس اور بندہ نہیں چھوڑ کر کہاں چلے؟“ حضرت ہاجرہؑ نے کئی مرتبہ یہ الفاظ کہے لیکن حضرت ابراہیمؑ نے ان کی طرف توجہ نہ کی۔ حضرت ہاجرہؑ اٹھیں اور انکے پیچھے روانہ ہوئیں اور پوچھا ”ابراہیمؑ کیا خداوند تعالیٰ نے تم کو اس کا حکم دیا ہے؟“ حضرت ابراہیمؑ علیہ السلام نے فرمایا ”ہاں میرا یہ فعل خدا کے حکم سے ہے۔“ حضرت ہاجرہؑ نے کہا ”تب تو خداوند تعالیٰ تم کو صانع نہ کرے گا۔“ یہ کہہ کر حضرت ہاجرہؑ واپس چلی آئیں اور حضرت ابراہیمؑ شام کی طرف روانہ ہوئے۔ تقریباً دو پہر جب حضرت ابراہیمؑ نے دیکھا کہ انکی بیوی ہاجرہؑ اور بچہ اسمعیلؑ نظروں سے غائب ہو گئے تو وہ کھڑے ہو گئے کعبہ کی جانب رخ کیا اور دعا کے لئے ہاتھ اٹھا کر کہا۔

رَبَّنَا إِنِّي أَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِي
بُوعَادٍ غَيْرِ ذِي زُرْعَةٍ عِنْدَ
يَتِّكَ الْمَحْرَمِ رَبَّنَا لِيُقِيمُوا
الصَّلَاةَ فَاجْعَلْ أَفْئِدَةً مِّنَ
النَّاسِ تَهْوِي إِلَيْهِمْ وَارْزُقْهُمْ
مِّنَ الثَّمَرَاتِ لَعَلَّهُمْ
يَشْكُرُونَ ط

اے ہمارے رب میں نے اپنی اولاد میں سے
بعض کو تیرے حرمت والے گھر کے پاس
بسیا ہے جہاں کھیتی نہیں۔ اے ہمارے
رب یہ میں نے اسلئے کہا تاکہ وہ نماز کو قائم
رکھیں تو ایسا کر کہ لوگوں میں سے بعض
کے دل انکی طرف مائل ہوں اور انیس
بیویوں و زری سے شاید وہ شکر کریں۔

اس کے بعد حضرت ابراہیمؑ شام کو تشریف لے گئے۔ حضرت ہاجرہؑ

حضرت ابراہیمؑ کے چلے جانے کے بعد درخت کے نیچے رہنے لگیں۔ خود کھجوریں کھاتیں اور پانی پیتیں اور بچہ کو دودھ پلاتیں۔ یہاں تک کہ پانی ختم ہو گیا اور پیاس سے انکی اور انکے بچہ کی بڑی حالت ہو گئی۔ جب بچہ پیاس سے تڑپنے لگا اور بل کمانے لگا تو حضرت ہاجرہؑ نے بچہ کے سامنے سے ٹل جانا مناسب سمجھا تا کہ اُسکی بچپنی اور اضطرابِ یادِ مَن توڑنے کی حالت کو اپنی آنکھوں سے نہ دیکھ سکیں۔ چنانچہ وہ قریب کی پہاڑی پر چلی گئیں جسکا نام صفا تھا اور پہاڑ پر چڑھ کر ادھر اُدھر دیکھنا شروع کیا۔ پھر ولویٰ میں اُنریں اور تیزی سے وادی کو طے کر کے مردہ پہاڑ پر پہنچیں اور ہر طرف نظر دوڑا کر دیکھا لیکن کوئی نظر نہیں آیا۔ اسی طرح صفا و مردہ کے درمیان سات مرتبہ آئی گئیں۔ ان کا یہ فعل خدا کو پسند آیا اور حج کے ارکان میں سات مرتبہ صفا و مردہ کے درمیان سعی کرنا ضروری قرار دیا گیا۔

آخری مرتبہ جب وہ مردہ پہاڑ پر کھڑی چاروں طرف دیکھ رہی تھیں وادی میں کوئی شخص نہ تھا کہ یہاں ایک آواز سنائی دی اور آپ نے کہا ”میں نے آواز کو سن لیا ہے لہٰذا کوئی مارگار ہو تو مدد کو آئے۔“ معاً آپ نے ایک فرشتہ (حضرت جبریلؑ) کو چاہِ زمزم کے مقام پر دیکھا کہ اُس نے زمین پر پیرائے اور زمین سے پانی اُبلنے لگا۔ یہ دیکھ کر حضرت ہاجرہؑ پانی کی طرف دوڑیں اور اس خوف سے کہ پانی بہہ کر ضائع نہ ہو جائے چشمہ کے چاروں طرف مٹی لگا دی پھر دونوں ہاتھوں کا چٹو بنا کر ان سے مشک میں پانی بھر لیا۔ آپ اُدھر چلو سے پانی اُٹھاتی تھیں اور ادھر چشمہ سے پانی برابر نکل رہا تھا۔

جب مشک بصر چکیں تو اپنے بچے کو پانی پلایا اور خود بھی پیا۔ حضرت جبریل نے آپ کو مخاطب کر کے فرمایا ہاجرہ ہلاکت کا خوف مت کرو۔ اس مقام پر خدا کا گھر ہے جس کو یہ لڑکا (اسمعیلؑ) اور اسکا باپ (حضرت ابراہیمؑ) اپنے ہاتھوں سے تعمیر کرینگے اور خدا اس بچہ کے اہل کو ضائع نہ کریگا۔

اسکے بعد حضرت ہاجرہ نے زمزم کے قریب مستقل سکونت اختیار کر لی یہاں تک کہ قبیلہ حبریم کا قافلہ شام جاتا ہوا ادھر سے گزرا اور دیکھا کہ جبل ابوقبیس کے اطراف میں پرندے پرواز کر رہے ہیں۔ ان پرندوں کو دیکھ کر قبیلہ کے لوگوں نے کہا کہ یہاں قریب ہی پانی ہوگا۔ کیونکہ یہ پرندے پانی کے قریب ہی پرواز کرتے ہیں۔ اس زمانے میں سب کو معاوم تھا کہ یہ جگہ پانی سے خالی ہے اسلئے سب کو تعجب ہوا۔ آخر انھوں نے ایک آدمی کو تحقیق کے لئے روانہ کیا۔ اور وہ تلاش کرتے کرتے پانی پر پہنچ گیا اور قافلہ کو جا کر خبر دی۔ قافلہ وہاں سے چل کر زمزم کے پاس آیا اور حضرت ہاجرہ سے جو زمزم کے قریب مسکن گزریں تھیں عرض کیا کہ ”کیا آپ ہم کو یہاں قیام کی اجازت دے سکتی ہیں؟“ حضرت ہاجرہ نے فرمایا: ”ہاں تم یہاں ٹھہر سکتے ہو لیکن اس چشمہ پر ملکیت کا کوئی حق تم کو حاصل نہ ہوگا۔“ قافلہ نے اس بات کو قبول کیا اور وہاں قیام اختیار کیا۔ کچھ دنوں بعد ان لوگوں نے اپنے اہل و عیال کو بھی بلالیا اور مکان بنالئے۔ مکہ معظمہ کی یہی پہلی آبادی تھی۔

کچھ عرصہ بعد حضرت اسمعیلؑ جوان ہو گئے اور عربی زبان سیکھ لی۔ آپ کی مادری زبان عبرانی تھی اور قافلہ کے لوگوں کی زبان عربی۔ چونکہ حضرت اسمعیلؑ

انہیں لوگوں میں رہتے تھے اسلئے عربی زبان وہ جلد سیکھ گئے۔

حضرت اسمعیلؑ کے جوان ہو جانے پر قبیلہ کے لوگوں نے اپنی ایک لڑکی کی شادی اُن سے کر دی۔ بیٹے کی شادی کے بعد حضرت ہاجرہؑ نے نوے سال کی عمر میں انتقال فرمایا اور مقام حجر میں دفن کی گئیں۔

چاہ زمزم عرصہ تک اسی حالت میں رہا۔ یہاں تک کہ قبیلہ جرہم جب مکہ مکرمہ کو چھوڑ کر جانے لگا تو اُس نے قریش کے مشہور رشتوں ایسافؑ اور نائلہؑ کے درمیان زمزم کو بنا کر دیا بعض لوگ کہتے ہیں کہ پانی کی تدوین اسمعیلؑ نے زمزم کو بنا کر کے اُس کا نام و نشان مٹا دیا۔ عرصہ تک یہی حالت رہی تا آخر عبدالمطلبؑ نے تحقیق کر کے زمزم کی جگہ کو معلوم کیا اور دوبارہ اسکو کھود کر تعمیر کیا۔ عبدالمطلبؑ اپنی عمر میں بڑے کام کئے تھے ایک تو اصحابِ نبیل کو تباہ کرنا اور دوسرا چاہ زمزم کو کھودنا۔

۱۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ **آپ زمزم کی برکت و فضیلت** جو شخص بیت اللہ کا طواف (سات پھیر)

کرے اور مقام ابراہیمؑ کے پیچھے دو رکعت نماز پڑھے اور زمزم کا پانی پیئے اُس کے تمام گناہ بخش دیئے جاتے ہیں خواہ کتنے ہی ہوں۔

۲۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ چاہ زمزم پر تشریف لائے لوگوں نے ڈول میں بھر کر پانی آپؐ کی خدمت میں پیش کیا۔ آپؐ نے ڈول سے پانی پیا۔ پھر ڈول کے بچے ہوئے پانی میں سے کلی فرمائی اور اسکے بعد پانی کو کنویں کے اندر ڈال دیا۔ بعض راویوں کا بیان ہے کہ کنویں سے کھینچ کر عباسؓ بن عبدالمطلبؑ نے آپؐ کی خدمت میں پانی پیش کیا تھا۔

۳۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ زمزم پانی ہر مرض کے لئے ہے یعنی جس مطلب سے اسکو پیا جائے وہ حاصل ہو جاتا ہے۔

۴۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب کوئی شخص کسی کو کوئی تحفہ یا ہدیہ دینا چاہے تو اسکو چاہیے کہ وہ زمزم کا پانی پلائے۔

۵۔ یمن کے مشہور عالم ابو بکر عمر الشیبی کو استفسار ہو گیا تھا۔ جب مرض نے شدت اختیار کی اور تکلیف بڑھ گئی تو وہ طبیب کے پاس گئے طبیب نے ان کو دیکھ کر ٹٹو پھیر لیا اور اپنے دوستوں سے کہا کہ ”یہ شخص تین دن سے زیادہ نہیں رہ سکتا“ آپ یسگر بہت دل گرفتہ ہوئے اور دعا قلب میں یہ خیال پیدا ہوا کہ شفا کی نیت سے زمزم کا پانی استعمال کیا جائے۔ چنانچہ آپ چاہ زمزم پر پہنچے اور خوب سیر ہو کر پانی پیا۔ پانی پیتے ہی پیٹ میں انقطاع شروع ہوا اور خوب ست آئے۔ دست شروع ہوتے ہی آپ نے اور پانی پیا یہاں تک کہ تمام موائے صاف ہو گیا اور بالکل شفا ہو گئی۔

۶۔ قاضی جمال بن عبداللہ ظہیر مشہور شافعی عالم اپنی کتاب جوابہ مکنونہ میں لکھتے ہیں کہ چاہ زمزم کے قریب دعا قبول ہوتی ہے۔ یعنی چاہ زمزم ان مقامات میں سے ہے جہاں دعا قبول ہوتی ہے۔

آپ زمزم کے خواص | علمائے آپ زمزم کے یہ خواص لکھے ہیں:-
(۱) بخار کو دفع کر دیتا ہے۔ حدیث میں بھی آیا ہے کہ آپ زمزم بخار کو ٹھنڈا کر دیتا ہے۔

(۲) درد سر کیلئے نافع ہے اور فوراً درد کو دور کرتا ہے۔

(۳) آپ زمزم دینا بھر کے پانیوں سے زیادہ سُبک اور زیادہ وزنی ہے۔

(۴) آپ زمزم کو دیکھنے سے آنکھ کی روشنی بڑھتی ہے۔

(۵) فاکھی سے منقول ہے کہ مکہ کا ایک سن رسیدہ شخص بلادِ روم میں پکڑا گیا

اور قیدی بنا لیا گیا۔ بادشاہ نے اس سے پوچھا کیا توہنرمہ جبریل سے واقف

ہے۔ قیدی نے کہا ہاں۔ بادشاہ نے پوچھا کیا توہرہ کو جانتا ہے۔ قیدی نے

کہا ہاں آج کل اُسے زمزم کہتے ہیں۔ بادشاہ نے کہا کہ ہم نے کتابوں میں

پڑھا ہے کہ جو شخص زمزم کے پانی کے تین چلوں پر ڈال لے گا وہ بھی ذلیل

نہ ہوگا (اس کی تائید آنحضرت صلعم کے قول سے بھی ہو جاتی ہے)

(۶) شیخ ووصی مغربی نے لکھا ہے کہ اگر کسی شخص کو کسی وجہ سے پانی

نقصان یا تکلیف پہنچاتا ہو وہ پانی کو مخاطب کر کے یہ الفاظ کہے: ”اے پانی

زمزم کا پانی تجھے سلام کہتا ہے۔ پھر وہ پانی ضرر نہ پہنچائے گا۔

(۷) قلب کو قوت دیتا ہے اور اضطراب و خوف کو دور کرتا ہے چنانچہ

حافظ بن العابدین عراقی لکھتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سینہ مبارک

کو آپ زمزم سے دھونے میں غالباً یہی مصلحت تھی کہ آپ کا دل فرشتوں اور

غیر محسوس اشیاء و اشخاص کو دیکھ کر مرعوب نہ ہو۔

اعلام کہتے ہیں کہ جو شخص زمزم کو پیئے گا

آپ زمزم پینے کے آداب | ارادہ کرے اسکو چاہیے کہ وہ پانی کے

برتن کو داہنے ہاتھ میں لے اور یہ دعا پڑھے:-

اللَّهُمَّ إِنَّهُ بَلَّغَنِي مِنْ نَبِيِّكَ ۖ اے اللہ تیرے نبی صلعم سے مجھ کو بیانات پہنچی ہے

اِنَّهُ قَالَ مَاعُزُّهُمْ اِلَیْمَا شَرِبَ لَهُ اَللّٰهُمَّ اشْرِیْ بِكَ لَکَذَا - کہ زمزم کا پانی ہر اس غرض کیلئے ہے جس کیلئے اسکو پیا جائے اللہ میں اسکو اس غرض سے پتیا ہو

اتنا پڑھ کر اپنی غرض کو بیان کرے اور پھر تین سالوں میں پانی کو پیئے اور تینوں سالوں کے بعد بسم اللہ کہے اور جب پانی پی چکے تو خدا کی حمد بیان کرے۔

حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ جب کوئی زمزم کا پانی پیئے تو یہ دعا کرنے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ عِلْمًا نَافِعًا لِّیْ اَللّٰہ میں تجھ سے علم نافع رزق واسع اور

وَرِزْقًا وَاسِعًا وَشِفَاءً مِّنْ کُلِّ دَآءٍ ہر مرض سے شفا کا طالب ہوں۔ مشہور محدث حاکم کہتے ہیں کہ اس دعا میں یہ الفاظ بھی شامل کر لئے

جائیں تو بہتر ہے:-

وَقَابًا خَاشِعًا وَذُرَّیَّةً طَیِّبَةً اور قلب خاشع اور اچھی اولاد عطا فرما۔

مکہ مکرمہ کی مساجد کا بیان | مکہ مکرمہ کے اندر اور اطراف میں بیشمار مساجد ہیں جنکا مورخین نے ذکر کیا ہے ان

میں سے اکثر مساجد کا اب نام و نشان نہیں لیکن مشہور مساجد کا مختصر تذکرہ کیا جاتا ہے۔

مسجد خیف: منی میں یہ مسجد مشہور ہے اسکی عظمت و فضیلت میں کثرت سے

احادیث اور آثار وارد ہیں رسول کریمؐ نے ارشاد فرمایا ہے کہ مسجد خیف میں ستر

انبیاء علیہم السلام نے نماز پڑھی ہے جن میں سے ایک حضرت موسیٰؑ ہیں۔

ایک اور حدیث میں ہے کہ حضور اقدسؐ نے ارشاد فرمایا کہ مسجد خیف میں ستر انبیاء

کی قبریں ہیں مسجد خیف میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے جس جگہ نماز پڑھی

تھی اسکی نسبت ازرقی نے لکھا ہے کہ منارہ مسجد کے سامنے جو پتھر نصب ہیں اس مقام پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی تھی۔ منارہ سے مراد وہ چھوٹا منارہ ہے جو وسط مسجد میں قبہ کی دیوار سے ملا ہوا ہے اور قبہ کے اندر جو محراب ہے وہ وہی جگہ ہے جسکو پتھروں کی جگہ کہا جاتا ہے اور آنحضرت نے اس جگہ نماز پڑھی ہے۔
مسجد التصدیب: مسجد خیف کے اوپر پہاڑی کی ایک گھالی میں یہ واقع ہے۔ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے کہ اس مسجد کے اندر ایک غار ہے جس کی نسبت بیان کیا جاتا ہے کہ اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک کا نشان ہے چنانچہ ابن جبیر سے منقول ہے کہ نبی کریمؐ اس غار میں سایہ کی غرض سے تشریف فرما ہوئے تو سر مبارک پتھر سے مس ہوا چنانچہ پتھر نرم ہو گیا اور آپ کے سر مبارک کے دور کے واقع اس میں نشان ہو گیا۔

اس غار کو غارِ مرسلات بھی کہا جاتا ہے۔ صحیح بخاری میں حضرت ابن سعد سے روایت ہے کہ ہم لوگ منیٰ کے ایک غار میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے کہ سورہ والمرسلات نازل ہوئی حضور اقدسؐ اسکی تلاوت فرما رہے تھے اور میں آپ کے الفاظ کی تکرار کر رہا تھا اور آپ کا دہن مبارک ان الفاظ سے تلاوت حال کر رہا تھا کہ اچانک ایک سانپ نے ہم پر حملہ کرنا چاہا حضور اقدسؐ نے ارشاد فرمایا "اسکو مار ڈالو" ہم نے اس کا تعاقب کیا لیکن وہ بھاگ گیا۔ اس پر نبی کریمؐ نے ارشاد فرمایا "وہ تمھاری شہر سے محفوظ رہا جیسا کہ تم اس کی شہر سے محفوظ رہے۔"

مسجدِ یحضر: یہ مسجد بھی منیٰ کے اندر جمرہ اولیٰ اور جمرہ وسطیٰ کے درمیان عرفات کے

راستہ پر واقع ہے۔ کہا جاتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جگہ عید الاضحیٰ کی نماز پڑھی اور پھر اپنی قربانی کے جانوروں کو ذبح کیا۔
 مسجد بیعت :- یہ وہ جگہ ہے جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا حضرت عباسؓ کی موجودگی میں انصار سے بیعت لی تھی۔ یہ مسجد نبی کے قریب مکہ مکرمہ کی جانب ہے۔

مسجد جحرانہ :- یہ وہ جگہ ہے جہاں فتح مکہ کے بعد طائف سے واپسی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرہ کا احرام باندھا تھا۔ مقام احرام کی نسبت واقعی اور رزقی کا بیان ہے کہ وہ وہ جگہ ہے جو وادی کی پشت پر علوہ قصویٰ کے قریب ہے، جہاں ایک پتھر بھی نصب، ہودن جندی نے یوسف بن مالک سے روایت کیا ہے کہ مقام جحرانہ سے تین سو نبیوں نے احرام باندھا ہے۔ قحطی کہتے ہیں کہ جحرانہ کے اطراف میں کسی جگہ نہایت شیریں پانی ہے جس کی نسبت بیان کیا جاتا ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مقام پر نیزہ نصب فرمایا تھا جس سے یہ پانی جاری ہوا۔

مسجد فصح :- یہ مسجد وادی نجر کے قریب واقع ہے۔ کہا جاتا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جگہ پر نماز پڑھی تھی۔

مسجد بنعجم :- یہ وہ جگہ ہے جہاں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے مطابق عمرہ کا احرام باندھا تھا۔

مکہ مکرمہ اور حرم کے پہاڑوں کا بیان | مکہ مکرمہ اور حرم محترم میں متعدد پہاڑ ہیں جن کا اجمالی حال بیان

کیا جاتا ہے۔

جبل ابوقبیس :- یہ مشہور پہاڑ ہے۔ وہب بن منبغر سے منقول ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کی قبر جبل ابوقبیس کے اس غار میں ہے جسکو "غار کنز" کہتے ہیں۔ طوفان کے زمانے میں حضرت نوح علیہ السلام نے قبر سے نعش کو نکال لیا تھا اور تابوت میں رکھ کر اپنی کشتی پر لے گئے تھے پھر جب طوفان فرو ہو گیا تو آپ نے دوبارہ نعش کو غار میں دفن کر دیا۔ واللہ اعلم۔

یہ بھی کہا جاتا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کی قبر مسیخ خیف میں ہے اور بعض کا خیال ہے کہ آپ کی قبر بیت المقدس میں ہے اور بعض ہندوستان میں بتلاتے ہیں۔ حافظ ابن کثیر نے حافظ ذہبی سے نقل کیا ہے کہ حضرت حوّا اور حضرت شیتؑ کی قبریں جبل ابوقبیس میں ہیں۔

جبل ابوقبیس کے فضائل (۱) آیام جاہلیت میں جبل ابوقبیس کو

کے زمانہ میں حجر اسود کو اس میں امانت کے طور پر رکھا گیا تھا۔

(۲) حضرت ابن عباسؓ اور حضرت مجاہدؓ سے روایت ہے کہ جبل ابوقبیس

دنیا میں سب سے پہلا پہاڑ ہے جو زمین کے اوپر نظر آیا۔

(۳) ناکہی کا بیان ہے کہ جبل ابوقبیس میں جو دعا کی جاتی ہے قبول ہوتی ہے۔

(۴) حجرہ شق القمر سی پہاڑ پر ہوا تھا۔

(۵) بعض علماء سے منقول ہے کہ جبل ابوقبیس مکہ مکرمہ کے تمام پہاڑوں

سے افضل ہے اسلئے کہ بیت اللہ سے قریب تر پہاڑ ہی ہے۔

جبلِ خندمہ: مشہور بلند پہاڑ ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اس پہاڑ کے اندر سنہری
نبیوں کی قبریں ہیں۔

جبلِ حرا: مشہور پہاڑ ہے جس کا دوسرا نام جبلِ نور ہے۔ اس پہاڑ کے غار
میں جو بلند می پر واقع ہے۔ نبی کریمؐ نے مدتوں عبادت کی ہے۔ حضور اکرمؐ ہر سال
ایک مہینہ کیلئے تشریف لاتے اور اس غار میں عبادت کیا کرتے تھے، اور
یہیں آپؐ کو رسالت اور نبوت سے سرفراز فرمایا گیا۔

جبلِ ثور: یہ پہاڑ زیر مکہ دو یا تین میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ بلندی تقریباً
ایک میل ہے۔ یہی وہ پہاڑ ہے جس میں آنحضرتؐ اور حضرت ابوبکر صدیقؓ نے ہجرت
کے وقت مشرکین مکہ کے خوف سے پناہ لی تھی اور صبح کا ذکر اس آیت میں ہے: "ثَانِيَا
اِثْنَيْنِ اِذْ هُمَا فِي الْغَارِ"۔ جبلِ ثور کے غار میں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم اور حضرت ابوبکر صدیقؓ تشریف فرما ہوئے تو مکڑی نے اُسکے منہ پر جالا
تَن دیا تھا اور کفار مکہ جالا دیکھا کر واپس چلے گئے تھے۔ اُس غار میں دو دروازے
ہیں۔ پہلے ایک دروازہ کشادہ اور دوسرا تنگ تھا۔ پھر اس تنگ دروازے کو بڑی
کشادہ کر دیا گیا تاکہ اندر داخل ہونے اور باہر آنے میں دشواری نہ ہو۔

جبلِ ثبیر: یہ پہاڑ مِثی میں واقع ہے بعض علماء نے منقول ہے کہ اس پہاڑ پر عاقبول ہوتی ہے
مکہ مکرمہ میں چند قبرستان ہیں جو قابلِ زیارت ہیں۔

مکہ مکرمہ مقابر کا بیان | مقبرة المعلا:۔ آجکل اس گورستان کو
جنت المعلى کہتے ہیں۔ اس میں سادات صحابہ، تابعین اور اکابر علماء و صالحین
مزارات ہیں۔ اگرچہ آجکل صحیح طور پر یہ نہیں معلوم ہو سکتا کہ کن کن صحابہ کی

قبریں ہیں۔ اور کس کس جگہ واقع ہیں۔ پھر بھی اس مبارک خطہ کی زیارت موجب سعادت ہے۔ اس گورستان کا بہترین حصہ وہ ہے جس میں اُمّ المؤمنین حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ کی قبر مبارک بتلائی جاتی ہے۔

مقبرہ علیہ السلام مکہ مکرمہ کا قدیم قبرستان ہے، اس میں ایام جاہلیت اور ابتدائے اسلام میں یہ بن عبد شمس اور آل سفیان بن عبد الاسد کے مرنے دفن ہوتے تھے۔ اسی قبرستان میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ کی قبر مبارک ہے جو ایک جلیل القدر صحابی تھے۔ آپ نے ۲۷ سال کی عمر میں حضرت عبداللہ بن خالدؓ کے مکان میں انتقال فرمایا اور ان ہی کی خاندانی قبروں کے پاس آپ کو دفن کیا گیا۔

مقبرہ ہاجرین :- یہ قبرستان بھی بہت پرانا ہے اور جبل مفلح کے قریب واقع ہے۔ حضرت جندب بن ابی عمرو بن ابی العاصؓ جب مکہ مکرمہ میں سخت بیمار ہوئے اور آپ کو یہ نائیشہ ہوا کہ کہیں ہجرت کی سعاد حاصل کئے بغیر دنیا سے رخصت نہ ہو جاؤں تو آپ نے یحییٰؓ میں مدینہ منورہ کی جانب ہجرت کی اور اس مقام پر پہنچ کر انتقال فرمایا اور یہیں من ہوئے اسی واقعہ کے متعلق آیت نازل ہوئی وَمَنْ يُخْرِجْ مِنْ بَيْتِهِ مُهَاجِرًا وَهُوَ بَنِي إِسْرَءِيلَ اس قبرستان کا نام مقبرہ ہاجرین رکھ دیا گیا۔ انصار کی ایک جماعت بھی اس قبرستان میں آرام فرما ہے۔

مقبرہ الشہیدیکہ :- یہ بھی ایک پرانا قبرستان ہے جو محلہ شہیدیکہ میں درجہ اولیتہ

حضرت مولانا محمد رحمت اللہ کیرانوی ہاجر کی نے کلکتہ کی بخیرہ کیسہ موت لکھا ہے کہ مولانا علی اداوت علیہ السلام ۱۲۹۳ھ میں اس درگاہ کی بنیاد رکھی جو اس وقت سے بلا برکت شہیدیکہ کہلاتی ہے۔ مولانا علوم کو سیراب فرمایا ہے یہ حضرت بانی رحمۃ اللہ علیہ کے خلیص نیت اور کارکنان مدرّسہ کی شہادت ہیں آج مدرّسہ کی شاندار عمارت بہترین دارالافتاء ہے اور عمدہ کتب خانہ جس میں علم اور صاحب فضل و کمال اسی کا مجموعہ رہتا ہے۔ آپ بھی ان نفوسِ قدسیہ مستفیدہ ہوں اور علمی یادگار کی سرپرستی فرمائیں اس لئے کہ مدرّسہ کی بقا اور ترقی آپ کی اعانت اور ہمدردی پر موقوف ہے۔

کے قریب واقع ہے اس قبرستان میں عموماً وہ اہل خیر اور غبار مدفون ہیں جن کی کوئی خاص جگہ مقرر نہ تھی۔

زیارت مدینہ منورہ اگر خدا التوفیق اور وسعت دے تو حج بیت اللہ کے ساتھ سید الانبیاء والمرسلین شفیع المذنبین رحمۃ اللعالمین

علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آرامگاہ کی زیارت سے بھی بہرہ اندوز ہو کہ مومن کیلئے یہ سعادت جس سے بڑھ کر کوئی سعادت نہیں۔ اور یہ وہ نعمت عظمیٰ ہے کہ اس سے بڑھ کر دنیا میں کوئی نعمت نہیں خوش نصیب ہیں وہ آنکھیں جو اس منبع نور و ہدایت سے منور ہوں اور کم نصیب کے وہ شخص جو وہاں پہنچ کر بھی اس سعادت عظمیٰ سے محروم رہا ہو۔ اسمیں علماء کا اختلاف ہے کہ پہلے حج بیت اللہ سے فارغ ہو یا زیارت دربار رسالت کے۔ راجح قول یہ ہے کہ اگر حج فرض ہو اور مدینہ منورہ راستہ میں نہ پڑتا ہو تو پہلے مدینہ منورہ کی سعادت حاصل ہو اور گناہوں کی آلودگیوں سے پاک صاف ہو کر بارگاہ نبوی میں حاضر ہو سکیں اگر مدینہ منورہ راستہ میں پڑتا ہو تو بغیر زیارت کے گزر جانا خلاف ادب ہے۔

فضائل زیارت مدینہ منورہ حق سبحانہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :-

وَكُلُوا مِنْ ثَمَرِهِ إِذَا أَثْمَرَ وَلَا تُلْجُوا فِيهَا مِنْ عَصَافٍ ۚ ذَٰلِكَ مِمَّا جَعَلَ لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ
اور وہ لوگ جو ظلم کریں اپنے نفسوں پر اور اپنی خدمت میں ضرر ہو کر اللہ تعالیٰ سے طلب مغفرت کریں اور رسول بھی ان کیلئے دعا مانگے تو اللہ تعالیٰ کو توبہ قبول کرے اور انہیں اپنی توبہ سے بخیر کرے۔

مع یہ سب حالات شاہ عبدالحق صاحب محدث کی کتاب ہدایہ القلوب سے اخذ کئے گئے۔

اس آیت شریفہ میں اُمتِ محمدیہ کو اس بات کی ترغیب دی گئی ہے کہ وہ دربارِ نبویؐ میں حاضر ہو کر توبہ و استغفار کریں اور نبی کریمؐ کے ذریعہ طلبِ مغفرت کریں تو حق تعالیٰ ضرور انکے ساتھ رافت و رحمت کا معاملہ فرمائیں گے۔

یہ بات نبی کریمؐ کی حیاتِ دنیوی کیساتھ مخصوص نہیں ہے بلکہ ہمیشہ کیائے ہے اسلئے کہ حضور اقدسؐ اپنی قبر مبارک میں زندہ ہیں اور زمین کے کلام کو سنتے ہیں انکے سلام کا جواب دیتے ہیں اور ان کیلئے دعا و استغفار فرماتے ہیں۔ نبی اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے جس شخص نے میری وفات کے بعد میری قبر کی زیارت کی اُس نے گویا حالتِ حیات میں میری زیارت کی۔

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے کہ نبی کریمؐ کی وفات کے تین دن بعد ایک بدوی قبر مبارک پر حاضر ہوا اور عرض کیا یا سرِ اللہ جو کچھ آپ نے حق تعالیٰ سے سنا وہ کہنے آپ سے منکر یا دیکھا اور جو کچھ آپ نے حق تعالیٰ سے یاد کیا وہ کہنے آپ سے سیکھا۔ اسی میں سے یہ آیت ہے۔
وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنفُسَهُمْ جَاءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللَّهَ وَاسْتَغْفَرَ
لَهُمُ الْمُؤْمِنُونَ لَوَجَدُوا اللَّهَ تَوَّابًا سَرِيعًا۔ میں اپنے ظلم کیا ہے اور آپ
اپنی بارگاہ میں حاضر ہوا ہوں تاکہ آپ میرے استغفار فرمائیں۔

قبر مبارک سے آواز آئی: قَدْ غُفِرَ لَكَ۔

امام ابن تیمیہؒ اپنی کتاب القضا والصلوٰۃ المستقیم میں لکھتے ہیں کہ شہید بلکہ ہر
مومن جب اسکی قبر پر کوئی مسلمان سلام کرتا ہے تو صاحبِ قبر اس کو پہچانتا ہے اور
اس کے سلام کا جواب دیتا ہے۔

جب عامہ مومنین کا یہ حال ہے تو اس سے بخوبی معلوم ہو گیا کہ حضور اقدس
بدرجہ اولیٰ اپنے پاس آنیوالے کو پہچانتے اور اسکے سلام کا جواب دیتے ہیں چنانچہ
حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے :-

مَا مِنْ أَحَدٍ يُسَلِّمُ عَلَيَّ إِلَّا أَرَدَ اللَّهُ
عَلَيَّ رَوْحِي حَتَّىٰ أَرُدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ
میری روح کو بچھڑاتا ہے تاکہ اسکے سلام کا جواب
پس معلوم ہوا کہ نبی کریم صراحت کر پہچانتے ہیں اور اسکا سلام سنتے ہیں اور اسکے
سلام کا جواب دیتے ہیں اور یہ وہ سعادت ہے جو تمام دنیا کی دولت صرف کرنے
پر بھی حاصل ہو جائے تو اڑاں ہے ۔

سلام کا جواب کس طرح دیا جاتا ہے ؟ اسکے متعلق حضور اقدس کے دو ارشاد ہیں
۱۔ جو شخص میری قبر کے نزدیک بچھڑے دو سلام بھیجے میں خود اسکا جواب تیرا
ہوں اور جو شخص میری جگہ سے بچھڑے دو سلام بھیجے فرشتے اسکو مجھ تک پہنچاتے ہیں ۔
۲۔ کوئی مسلمان ایسا نہیں جو میری قبر کے پاس بچھڑے دو سلام بھیجے مگر حق تعالیٰ
نے ایک فرشتہ کو مقرر کیا ہے جو سلام مجھ تک پہنچاتا ہے اس بندہ کا یہ فعل
اس کی دنیا اور آخرت کے اجر کیلئے کافی ہے اور میں قیامت کے دن اس کیلئے
گواہ اور سفارشی ہوں گا ۔

پہلے ارشاد سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور اقدس خود یہ نفس نفیس سلام کو
سنتے ہیں اور اسکا جواب مرحمت فرماتے ہیں ۔ دوسرا ارشاد سے معلوم ہوتا ہے کہ
یہ سوال جواب فرشتے کے ذریعہ ہوتا ہے ۔ اگرچہ نظام ہر دونوں ارشاد متضاد معلوم
ہوتے ہیں مگر درحقیقت انہیں کوئی اختلاف نہیں ۔ شاہوں کے دربار میں دربان

بھی ہوتے ہیں۔ پھر حضور اقدسؐ تو شہنشاہِ عالم ہیں آپ کے دربار میں بھی ضرور فرشتے بطور دربان کے متعین ہونگے اور عامہ مسلمان کی معروضات ان فرشتوں کے ذریعہ خدمت اقدس میں پیش ہوتی ہونگی اور وہ مقبول و مقرب بندے جن پر خاص نظر اطف و کرم ہونگی ان سے سلام و کلام بلا واسطہ دربان کے ہوتا ہوگا جیسا کہ بعض اولیاء کرام کے حالات میں لکھا ہے جب انھوں نے روضہ اطہر پر سلام پڑھا تو اندر سے سلام کا جواب آیا۔ خوش نصیب ہیں نفوسِ قدسیہ جو اس نعمت سے سرفراز ہیں۔ مجھ جیسے رو سیاہ کیلئے تو یہی سعادت کیا کچھ کم ہے کہ اس مقدس بارگاہ میں حاضری کی اجازت مرحمت ہو جائے۔ جن سے زیارت کی ترغیب اور تاکہیں معلوم ہوتی ہے:-

احادیث (۱) نبی کریمؐ نے ارشاد فرمایا: ”جو شخص نے میری قبر کی زیارت کی اس کے لئے میری شفاعت لازم ہوگی۔“

(۲) نبی کریمؐ نے ارشاد فرمایا: ”جو شخص میری زیارت کیلئے آئے اور میری زیارت کے علاوہ کوئی دوسرا مقصد سفر نہ ہو تو اس کیلئے حق عزوجل پر یہ حق ہو جاتا ہے کہ میں قیامت کے دن اس کا شفیع بنوں۔“

(۳) نبی کریمؐ نے ارشاد فرمایا: ”جو شخص حج کیلئے گئے آیا پھر میری زیارت کیلئے میری مسجد میں آیا اس کیلئے دو مقبول حج لکھے جاتے ہیں۔“ ایک دوسری روایت میں ہے: ”جو شخص ثواب کی امید میں مدینہ میری زیارت کیلئے آئے وہ قیامت کے دن میرے پیروں میں ہوگا۔“

(۴) نبی کریمؐ نے ارشاد فرمایا: ”جو شخص میری دفات بعد میری زیارت کی-

اُس نے گویا حالتِ حیات میں میری زیارت کی۔ اور جس شخص نے میری قبر کی زیارت کی
 اس کیلئے قیامت کے دن میری شفاعت لازم ہوگئی۔ اور میری اُمت میں جو شخص
 باوجود وسعت کے میری زیارت نہ کرے اس کے لئے کوئی معذرت نہیں ہے۔
 (ہ) نبی کریمؐ نے ارشاد فرمایا: ”جس شخص نے میری وفات کے بعد میری قبر
 کی زیارت کی۔ اُس نے گویا حالتِ حیات میں میری زیارت کی اور جس شخص
 نے میری زیارت نہ کی اُس نے مجھ پر ظلم کیا۔“

ایک دوسری روایت میں ہے: ”جس شخص نے بیت اللہ کا حج کیا۔ اور میری
 زیارت نہ کی اُس نے مجھ پر ظلم کیا۔“

حافظ ابن حجرؒ فرماتے ہیں کہ حضور اقدسؐ نے ترکِ زیارت پر استغناءِ بدیع
 تنبیہ فرمائی ہے کہ اگر انسان غور کرے تو اس کا انجام بہت ہی سخت ہے اس لئے کہ
 حضور اقدسؐ نے ترکِ زیارت کو جفا اور ظلم سے تعبیر فرمایا ہے۔ اور سیدناؑ تبیار
 پر ظلم کرنا کمالِ درجہ کی شقاوت اور بے دینی ہے۔ العباد اذی اللہ۔

حق سبحانہ و تعالیٰ کا ارشاد ہے: - اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ
 لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِی الدُّنْیَا وَالاٰخِرَةِ وَاَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِیْنًا
 یعنی جو لوگ ایدھے میں اللہ اور اس کے رسول کو۔ اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت دونوں جگہ
 ان پر لعنت مسلط کرتا ہے اور آخرت میں ان کیلئے نہایت سخت عذاب مقرر کر رکھا ہے۔

یہ چند احادیث ہیں اس مضمون کی احادیث بکثرت ہیں جن سے روضہ اطہر
 کی زیارت کی ترغیب اور تاکید کثرت ثابت ہوتی ہے اسی لئے بعض ائمہ نے زیارت
 روضہ اطہر کو واجب کہا ہے۔ امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک زیارت روضہ اطہر مستحب ہے۔ اور ایسا

مستحب جس سے بڑھکر کوئی مستحب نہیں۔ اگرچہ اجنب نہیں مگر واجب کے قریب تر ضرور ہے۔
 امام احمد بن حنبلؒ فرماتے ہیں جو شخص حج بیت اللہ کرے اس کے لئے
 مستحب ہے کہ وہ روضہ اطہر کی بھی زیارت کرے۔

(۱) سبک اہم اور سبک پہلی بات یہ ہے کہ اپنی نیت اور ارادہ
آداب زیارت کو درست کرے اسلئے کہ اعمال کے ثمرات نیت پر مرتب
 ہوتے ہیں جس قدر نیت میں خلوص ہوگا اُسی قدر اس مبارک سفر کے انوارات اور برکات
 سے غفلت ہوگا۔ اس سفر کا مقصد اعلیٰ یہ ہے کہ بارگاہ رسالتؐ کا ہری قریب کے ساتھ ساتھ
 روحانی قریب تعلق بھی پیدا ہو جائے جو تقرب خداوندی کا اعلیٰ ترین ذریعہ ہے۔

(۲) اس مبارک راستے کو بڑے جوش و خروش اور کمال ذوق و شوق کے
 ساتھ ذاکر و شاغل شادان فرحان طے کرے۔ ہر لمحہ عبادات اور طاعت خداوندی
 میں مشغول رہے اپنی بد اعمالیوں پر نادم و شرمسار رہے توبہ اور استغفار میں مصروف
 رہے۔ نہایت تواضع عاجزی اور قروتی کے ساتھ وقت گزارے۔ فضول بات
 اور فضول کام سے پرہیز کرے۔

(۳) اپنا بیشتر وقت خشوع و خضوع عاجزی و انکساری ذوق و شوق
 کے ساتھ صلوٰۃ و سلام میں گزارے کہ یہ اس زمانہ کی بہترین عبادت ہے۔ حدیث
 میں آیا ہے کہ حق تعالیٰ نے فرشتوں کی ایک جماعت کو مقرر فرمایا ہے کہ وہ
 مدینہ منورہ جانیوالوں کا درود و سلام نئی صلعم کی خدمت میں پیش کریں۔ یہ فرشتے
 بارگاہ نبویؐ میں حاضر ہو کر عرض کرتے ہیں کہ قلال بن فلاں جو آپؐ کی زیارت کیلئے آ رہا ہے
 اس نے درود و سلام کا یہ تحفہ خدمت اقدس میں پیش کیا ہے۔ اس سے بڑھکر اور کیا

سعادت ہو سکتی ہے کہ اسکے پہنچنے سے پہلے اسکا نام حضور پر نور کی مجلس میں پہنچ جائے اور اس مقدس بارگاہ میں اسکا تذکرہ آجائے۔

پھر جب قدرِ مدینہ منورہ قریب ہوتا جائے اسی قدر ذوق و شوق اور خضوع و خضوع میں ترقی ہوتی جائے حتیٰ کہ جب علاماتِ شہرِ قریب ہوں تو محبت و فرحت اور سرور و انبساط سے بے خود و دیوانہ بن جائے۔

وعدہ وصل چوں شود نزدیک آتش شوق تیز تر گردد

حدیث شریف میں آیا ہے کہ جب زیارت کا قصد کرنا یا مدینہ منورہ کے قریب پہنچتا ہے تو فرشتے ہدایاے رحمت لیکر اسکی پیشوائی کو آتے ہیں پس زائر کو چاہئے کہ اسوقت غافل نہ رہے اور دل کو خدا اور اس کے رسول کی عظمت و جلال سے معہور رکھے اور بہ وقتِ توبہ و استغفار اور درود و سلام میں مشغول رہے۔ (۴) راستہ میں عہدِ رسالت کی جو یادگار معلوم ہو جائے اسکی زیارت کرے اور اس میں نوافل پڑھے کہ یہ بھی محبت کی علامت ہے۔

وَمِنْ مَّذْهَبِي حُبُّ النَّبِيِّ لَاهِكَا وَلِلنَّاسِ فِيمَا يُعَشِّقُونَ مَذَاهِبُ (۵) جب مسجد و الخلیفہ پر پہنچے جو پیر علی پر واقع ہے۔ اگر سہولت ہو تو غسل کرے اور نئے کپڑے پہنے اور خوشبو لگائے اور دو رکعت شکرانہ ادا کرے کہ خداوند کریم نے یہ دن نصیب کیا۔

(۶) جب شہرِ مدینہ منورہ کی آبادی نظر آئے تو سواری سے اتر جائے اور نہایت ادب کے ساتھ پہنچے نگاہیں کئے ہوئے درود شریف پڑھتا ہوا پیادہ چلے کہ جس راہ میں آنکھوں کے نکل چلنا بھی بے ادبی سے خالی نہیں۔ اس راستہ

کو غفلت اور لاپرواہی کے ساتھ طے کرنا سخت محرومی ہے۔ ہر ہر قدم پر اسکا
 دھیان رکھے کہ یہ وہ مقدس زمین ہے جس پر حبیب رب العالمین اور
 صیابہ کرام اور اولیائے عظام کے قدم پڑے ہیں۔ امام مالکؒ کبھی مدینہ منورہ
 میں سواری پر سوار نہیں ہوئے اور فرماتے تھے مجھے شرم محاذوم ہوتی ہے کہ جس
 سرزمین پر حضور اقدسؐ کے قدم مبارک پڑے ہوں اسکو اپنی سواری سے روندوں
 (۱) جب شہر مدینہ میں داخل ہو تو اول درود شریف پڑھے۔ اور پھر یہ دعا پڑھئے
 اللَّهُمَّ هَذَا أَحْرَامُ رَسُولِكَ فَاجْعَلْهُ لِي تَوَقَّيَةً مِنَ النَّارِ وَأَمَانًا مِنَ
 الْعَنَابِ وَسَوْءِ الْحَسَابِ - میرے لئے دوزخ سے حفاظت اور
 اللَّهُمَّ افْتَحْ لِي الْبُوابَ رَحْمَتِكَ بڑے حساب سے پناہ کا ذریعہ بنا۔
 وَارْزُقْنِي فِي زِيَارَةِ نَبِيِّكَ مَا کھول دے اور اپنے نبیؐ کی زیارت میں عطا کر
 سَأَرْقُتُهُ أَوْلِيَاءَكَ وَأَهْلَ طَاعَتِكَ جو تو اپنے خاص بندوں اور فرماں برداروں کو
 وَاعْفُ عَنِّي يَا خَيْرَ عطا کرتا ہے اور میری مغفرت کر اور مجھ پر رحم
 مَسْئُولٍ - فرما لے وہ ذات جو ہر حال کے ہوئے سے بہتر ہے۔

اگر سامان وغیرہ کی جانب سے بے فکری ہو تو شہر میں داخل
زیارت کا طریقہ ہو کر سب پہلے مسجد نبویؐ میں حاضر ہوا اور حاضری
 قبل حسب توفیق صدقہ دیکر ثواب روح اقدسؐ میں دعا دے جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچا
 مسجد میں باپ جبریلؑ سے داخل ہونا افضل ہے اول داہنا پیر مسجد میں رکھے اور
 یہ دعا پڑھے: بِسْمِ اللَّهِ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ رَبِّ

اَعْفِصْنِي ذُنُوبِي وَافْتَحْ لِي اَيُّوَابَ رَحْمَتِكَ اور نہایت ادب و احترام اور
خشوع و خضوع کے ساتھ نیچی نگاہ کئے ہوئے اس مقدس مقام کی عظمت و
ہیبت اور جلالتِ شان کو ملحوظِ خاطر رکھتے ہوئے بیدھار و روضہ جنت میں
جائے اور منبر کو داسنی بجانب کر کے محرابِ نبوی کے قریب دو رکعت تہتہ المسجد
ادا کرے (بشرطیکہ وقت ناکرہ نہ ہو) اور اپنے گناہوں سے توبہ و راستغفار کرے اور
اس مقدس مقام کے مناسب ادب و احترام کی توفیق طلب کرے پھر اس نعمت
عظمیٰ کے حصول پر سجدہ شکر ادا کرے۔ اور اسی طرح ادب و احترام کے ساتھ آہستہ
آہستہ نیچی نگاہ کئے ہوئے روضہ اطہر پر قبلہ کی جانب سے حاضر ہوا اور جالیوں
سے دو تین یا تھوڑا سا صلہ بہ قبر مبارک کی طرف منھ کر کے کھڑا ہوا اور حضور انور
صلی اللہ علیہ وسلم کو حمد مبارک میں لیٹا ہوا تصور کر کے نہایت ادب کے ساتھ
نرم آواز سے عرض کرے۔ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَيْرَ خَلْقِ اللَّهِ۔ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ
عَلَيْكَ يَا حَبِيبَ اللَّهِ۔ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَ وَلَدِ آدَمَ
الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ يَا رَسُولَ
اللَّهِ إِنِّي أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ
أَنَّكَ عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ۔ أَشْهَدُ أَنَّكَ بَلَغْتَ الرِّسَالَةَ وَ
أَدَيْتَ الْأَمَانَةَ وَنَصَحْتَ الْأُمَّةَ وَكَشَفْتَ الْغُمَّةَ فَحَيَّ عَلَى اللَّهِ

روضہ جنت نبوی کے اُس حصہ کو کہتے ہیں جو قبر مبارک اور منبر کے درمیان ہے، اسے کہ حضور
اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے میرے اقبا اور منبر کے درمیان روضہ ہے ریاض جنت ہے

خَيْرُ اجْنَاكَ اللَّهُ عَمَّا أَفْضَلَ مَا جَانَنِي نَبِيًّا عَنْ أُمَّتِهِ - اللَّهُمَّ
 أَعْطِ لِسَيِّدِنَا عَبْدِكَ وَسِرِّ سَوْلِكَ مُحَمَّدًا الْوَسِيلَةَ وَالْفَضِيلَةَ
 وَاللَّارِجَةَ الشَّرِيفَةَ وَابْعَثْهُ الْمَقَامَ الْمَحْمُودَ الَّذِي وَعَدْتَهُ
 إِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيعَادَ طَوَّاءَ نَزْلُهُ الْمُنْزِلَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ
 إِنَّكَ سُبْحَانَكَ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ - ان الفاظ میں زیادتی بھی
 کر سکتا ہے لیکن اختصار اولیٰ ہے - اور حضور اقدس کے وسیلہ سے دعا مانگے
 اور شفاعت کا طالب کار ہو عرض کرے :- يَا رَسُولَ اللَّهِ اسْأَلُكَ الشَّفَاعَةَ
 وَآتُوْنِي بِكَ إِلَى اللَّهِ فِي أَنْ أَمُوتَ مُسْلِمًا عَلَى مِلَّتِكَ وَسُنَّتِكَ
 اگر کسی کا سلام پہنچانا ہو تو اس طرح عرض کرے :- السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا
 رَسُولَ مَنْ فَلَانِ بْنِ فَلَانٍ يَسْتَشْفِعُ بِكَ إِلَى رَبِّكَ دَايِمًا بِرُكْنِ
 کام ہوگا اگر مجھ سیاح کار کا بھی سلام در اقدس تک پہنچا دیں پھر بقدر ایک بار
 کے اپنی طرف ہے اور امیر المؤمنین حضرت ابوبکر صدیقؓ خلیفہ اول پر اس طرح سلام عرض کرے
 السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَلِيفَةَ رَسُولِ اللَّهِ وَثَانِيَهُ فِي الْخَاسِرِ
 سَاقِيقَةٍ فِي الْأَسْفَارِ أَمِيْنَةُ عَلَى الْأَسْرَارِ أَبَا بَكْرٍ بِالْصِّدِّيقِ
 جَنَّاكَ اللَّهُ عَنْ أُمَّتِهِ مُحَمَّدٍ خَيْرًا -

پھر بقدر ایک ہاتھ اور ہٹ کر امیر المؤمنین حضرت عمر فاروقؓ خلیفہ ثانی پر
 اس طرح سلام عرض کرے -

لے یعنی مولانا احتشام الحسن صاحب مدظلہ العالی نے نصف کتاب ہذا کا اور حضرت انس بن احمد
 غفرلہ نے شریک کتاب ہذا کا صلوة و سلام بھی بارگاہ رسالت میں پہنچا کر ممنون قرار دیں -

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عُمَرَ الْفَارُوقَ الَّذِي
 آخَرَهُ اللَّهُ بِهِ الْإِسْلَامَ إِمَامَ الْمُسْلِمِينَ مَرْضِيًّا حَيًّا وَصِيَّةً
 جَزَاكَ اللَّهُ عَنْ أُمَّةٍ مُحَمَّدٍ خَيْرًا - پھر دلا آگے بڑھ کر عرض کرے
 السَّلَامُ عَلَيْكُمَا يَا صَاحِبَيْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَرَفِيقَيْهِ وَوَرِثَيْهِ جَزَاكُمَا اللَّهُ أَحْسَنَ الْجَزَاءِ وَجِئْنَا كَمَا
 فَتَوَسَّلَ بِكُمَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَشْفَعَ لَنَا
 بِدَعَاؤِنَا سَرَّيْنَا أَنْ يُحْيِيَنَا عَلَى مِلَّتِهِ وَسُنَّتِهِ -

پھر آگے بڑھ کر مواجہ شریف میں اپنے لئے اپنے والدین اور اسودہ اور احباب
 بلکہ تمام مسلمانوں کیلئے دعا مانگے اور طلب مغفرت کرے۔ اور مجھ گنہگار کو بھی
 اپنی دعوات صالحہ میں فراموش نہ فرمائیں۔

چو یا حبیب نشانی و یادہ پیمانی تو نیز یاد آر حریفان یادہ پیمارا
 پھر روضہ جنت میں آکر اگر وقت مکروہ نہ ہو تو دو رکعت نفل ادا کرے
 اور دعا اور درود اور توبہ واستغفار میں مشغول رہے اور جب قدر خداوند کریم
 توفیق دے یہاں کے قیام کو غنیمت سمجھے۔

مَدِیْنَةُ مُنَوَّرَةٍ میں قیام کے آداب | ہر چند کہ حضور اقدس کی ذات گرامی
 رحمۃ اللعالمین ہے مگر پالطف
 کرم ہے لیکن پھر بھی یہ بڑی سرکار کا بڑا دربار ہے جس قدر بڑا دربار ہے اسی قدر
 رعایت ادب و احترام کا مستحق ہے کہ اس بارگاہ عالی کے راندہ کو پھر کہیں پناہ
 نہیں ملے جہاں تک ممکن ہو جگہ کی بزرگی اور عظمت کے مناسب ادب و احترام

میں کمی نہ کرے کمی تو بہر حال ہوگی بس لازم ہے کہ ہر وقت تمام و شمر مسار رہے۔
حافظ اعلم و ادب رزکہ در حضرت شاہ بہرانیست ادب لائق قربت نبود
چند آداب لکھے جاتے ہیں انکو ملحوظ خاطر رکھتے :-

۱۔ یہاں کے قیام کو جب قدر بھی بے ستر ہو غنیمت سمجھے اور روضہ ظہری
حاضری اور مسجد نبویؐ کی حضوری کو نعمتِ عظمیٰ جانے اور اپنے اوقات کو درود
و سلام اور توبہ و استغفار اور تلاوتِ قرآن پاک میں مشغول رکھے فضول
کاموں میں پھنسکارس نعمتِ جلیلہ کی نقادی نہ کرے۔ اگر ممکن ہو تو ایک دو
شب مسجد نبویؐ میں عبادت اور ذکر و فکر اور درود و سلام میں بسر کرے
اور اس رات کو شبِ قدر سے کم نہ سمجھے۔ ع

آں شبِ قدرے کہ گویند اہل خلوت امشب است

۲۔ حجرہ مبارک اور قبہ مبارک کی جانب کمال عظمت و محبت اور شوق و
خضوع کے ساتھ نظر رکھے کہ یہ بھی عبادت، اور زیادتی ایمان کا ذریعہ ہے۔
۳۔ مسجد نبویؐ کے خدام اور انجات کے ساتھ نہایت تعظیم و تکریم کا برتاؤ رکھے
اور انکی سختی کو بطیب خاطر برداشت کرے انکی خاطر و مدارات میں کوتاہی نہ کرے
اس لئے کہ یہ اس بارگاہِ عالی کے دربان اور کفیش بردار ہیں۔ ع

ہا سببان کو چہ لیلی است این

۴۔ مدینہ منورہ کے عام باشندوں کیساتھ بھی عظمت و محبت کا برتاؤ
رکھے انکی ظاہری کوتاہیوں کو نظر انداز کرے کہ انکی بزرگی کیلئے یہ شرف کیا کچھ کم ہے
کہ وہ جو اہل رسولؐ ہیں اور ہر وقت جمالِ جہاں آرا سے لطف اندوز۔

- ۵۔ یہاں کی کسی چیز کو حقارت اور نفرت کی نظر سے نہ دیکھے۔ اور کسی بات پر اچھی یا بُری تمقید نہ کرے۔ اسلئے کہ کوچہ محبوب کی ہر اوجان افروز ہوتی ہے۔
- ۶۔ مدینہ منورہ کے قیام میں تمام فرض نمازوں کو اہتمام کیساتھ مسجد نبویؐ میں جماعت سے ادا کرے اور سویرے سے چھکے نصف اول میں شرکت کی کوشش کرے اور کم از کم ایک قرآن مجید مسجد نبویؐ میں بیٹھ کر ختم کرے۔ اور ختمی مرتبہ بھی مسجد نبویؐ میں حاضر ہو۔ روضہ اطہر پر ضرور حاضر ہو کر صلوٰۃ و سلام عرض کرے۔ اور روضہ اطہر کے سامنے سے بغیر سلام پڑھے ہر گز نہ گذرے۔
- ۷۔ اہل بقیع اور شہداءِ واحد کی بھی زیارت کرے اور مسجد قبا اور دیگر آثار نبویؐ کی زیارت سے بھی ضرور مشرف ہو۔

مدینہ منورہ کی عظمت و فضیلت کا بیان | اس جگہ کی عظمت و بزرگی کا کس طرح اندازہ

ہو سکتا ہے جسکو رب الخلیق نے اپنے حبیبِ کبیلے مسکن و ماویٰ بنایا ہو۔ جس مکان کا ملکین بلا شک و شبہ شرفِ مخاوقات ہو وہ مکان بھی یقیناً شرفِ اماکن اور مقدس ترین مکان ہو گا۔ اس شہر کا کیا پوچھنا جو سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کو محبوب ہوا اور شہرِ ہدایت کی روشنی اسی مرکز سے پھیلی ہو اور آفتابِ اسلام کی شعاعیں اسی گہوارہ سے نکلی ہوں۔ دینِ اسلام نے اول سے لیکر آخر تک یہیں نشوونما پایا اور عروج و کمال کو پہنچا۔ اسلام کی ابتدا اسی مقدس شہر سے ہوئی اور پھر منتہا پر اسلام یہیں سمٹ کر آجایا۔

اس شہرِ محترم کو اس سے بڑھاکر اور کیا تفصیلت ہو سکتی ہے کہ خلاصہ

۱۔ بیانِ مسجد نبویؐ میں درجہ اولیٰ فی اجتماعات ہوتے ہیں اور چاروں گشتِ کبیلے روانہ ہوتی ہیں ان میں بھی شہرِ شریف سے۔

کائنات پتہ الموجودات محبوب رب العالمین صلی اللہ علیہ وسلم کا جسد اطہر اس مقدس سرزمین میں ودیعت رکھا ہوا ہے۔ اور آپ کے دس ہزار صحابہؓ اس جائزہ زمیں آرام فرما رہے ہیں۔ پھر ان اولیاء اور علماء و مشائخ کا تو ذکر ہی کیا ہے جو لاکھوں کی تعداد میں ان تیرہ سو سال میں اس مقدس زمین میں بیرونِ خاک ہوئے۔ اگر یہ سچ ہے اور یقیناً سچ ہے (اس لئے کہ مخبر صادق کی اطلاع کی کمر انسان کی پیدائش اس مٹی سے ہوتی ہے جہاں وہ دفن ہو تو ماننا پڑے گا کہ خاک پاک فضیلت اور برتری میں اپنا ہمسر نہیں رکھتی راہی لئے بعض علماء نے کہا ہے کہ زمین کا وہ حصہ جو جسد اطہر کے ملحق ہے عرش تک سے افضل ہے اور اس میں تو کسی کو بھی اختلاف نہیں کہ قبر اطہر کعبہ محترم سے افضل و اعلیٰ ہے۔

اس مقدس شہر کی فضیلت میں چند احادیث درج کی جاتی ہیں :-
 ۱۔ رسولِ خدا کا ارشاد ہے: ”ما بینہ انسان کی جدائش کو اس طرح صاف کر دیتا ہے جیسے بھٹی لوہے کے میل کو بخاری شریف کی روایت میں ہے کہ ”مدینہ پاک جگہ ہے اور گناہوں کی کدورت کو اس طرح صاف کر دیتا ہے جیسا کہ بھٹی چاندی کے میل کو صاف کر دیتی ہے۔“

۲۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے: ”میں ایک روز حضور اقدسؐ کے ہمراہ مدینہ منورہ سے باہر گیا جب ”حرد سقیاء“ میں جہاں حضرت سعد بن قباصؓ رہتے تھے پہنچے حضور اقدسؐ نے دھو کر کھینچے پانی مانگا اور وضو کرنا کہہ کر کھڑے ہوئے اور یہ دعا مانگی: ”یا اللہ ابراہیمؑ تیرے بندے اور دوست تھے انہوں نے تجھ سے کدواؤں کیلئے خیر و برکت کی دعا مانگی تیرا ہی تیرا بندہ اور رسول ہوں۔“

میں تجھ سے مدینہ والوں کیلئے خیر برکت کی دعا مانگنا ہوں۔ خدایا تو مدینہ والوں کو مکہ والوں سے دوگنی خیر برکت عطا فرما۔

۳۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”مدینہ میری ہجرت کی جگہ ہے اور یہی میری آرامگاہ ہے۔ یہیں سے میں قیامت کے روز اٹھایا جاؤں گا۔ میری امت پر حق ہے کہ میرے پڑوس کی حفاظت اور نگہبانی کرے۔ جب تک وہ کیرہ گناہوں سے بچتے رہیں۔ جو شخص میرے پڑوس کی عزت و حرمت کو قائم رکھیکے۔ میں قیامت کے روز اس کیلئے گواہ اور سفارشی بنوں گا اور جو شخص انکی عزت و حرمت کا خیال نہ رکھیکے اسکو حق تعالیٰ دو رخ سے میرا کرے۔“ ایک دوسری روایت میں ہے ”جو شخص اہل مدینہ کو ظلم ڈرائے دھمکا حق تعالیٰ اسکو ڈرائے اور اس شخص پر اللہ کی لعنت اور فرشتوں کی لعنت اور تمام انسانوں کی لعنت دیکھنا کرے۔“

مسیح نبوی کا بیان حضور اقدس جب مکہ مکرمہ سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ رونق افروز ہوئے تو ناقہ مبارک کی عبا کو ڈھیلا چھوڑ دیا۔ وہ ان خود مسجد نبویؐ کی جگہ بیٹھ گئی۔ حضور اقدس نے ارشاد فرمایا: انشاء اللہ یہی ہماری قیامتگاہ ہے۔ یہ جگہ دو بیٹیموں کی بلکھنی۔ آپ نے ان سے خرید فرمائی۔ اور پھر خود یہ نفس نفیس مع صحابہ کرام کے مسجد کو تعمیر فرمایا۔ کچی تعمیر تھی اور کھجور کی شاخوں کی چھت۔ قد آدم سے ذرا اونچی اور مشرق کی جانب ازواج مطہرات کے حجرے تعمیر فرمائے۔ یہ بھی کچے تھے اور چھوٹے چھوٹے۔ ان حجروں کے ملا ہوا حضرت فاطمہ زہراؑ کا حجرہ تھا۔

اس ادارہ فانی سے رخصت ہونے کے بعد حضور اقدسؐ کو حضرت عائشہ صدیقہؓ کے حجرہ شریفہ میں ودیعت رکھا اور وہیں حضور اقدسؐ کے برابر آپ کے دونوں ساتھی حضرت ابوبکر صدیقؓ و حضرت عمر فاروقؓ آرام فرما رہے۔ بعد میں ان سب حجروں کو مسجد نبویؐ میں شامل کر کے پختہ عمارت بنائی گئی اور روضہ مطہرہ کو بھی مسجد نبویؐ کے اندر داخل کیا گیا۔

مسجد نبویؐ کی فضیلت و برتری کا بیان | ۱۔ رسول خدا کا ارشاد ہے: میری اس مسجد

میں ایک نماز اسکے سوا مساجد کی ہزار نمازوں سے بہتر ہے۔ سوائے مسجد حرام کے کیونکہ میں آخر انبیاء ہوں اور میری مسجد آخر مساجد ہے۔ ایک دوسری حدیث میں ہے: مسجد حرام میں ایک نماز ایک لاکھ کے برابر ہے اور میری مسجد میں ایک نماز ہزار نمازوں کے برابر ہے۔ اور بیت المقدس میں ایک نماز پانچ سو نمازوں کے برابر ہے۔ ان احادیث سے معلوم ہوا کہ مسجد نبویؐ میں ایک نماز پڑھنا اجود ثواب کے اعتبار سے ایک ہزار نمازوں کے برابر ہے۔ اور یہ فضیلت اور برتری صرف اس حصہ مسجد کو نہیں جو حضور اقدسؐ کے زمانہ میں مسجد تھا بلکہ پوری مسجد میں، اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ اگر یہ مسجد کوہ صفا تک بڑھا دی جائے تب بھی وہ بڑا کردہ حصہ میری ہی مسجد میں شمار ہوگا یہی وجہ تھی کہ امیر المومنین حضرت عمر فاروقؓ اور حضرت عثمانؓ نے زمانہ نبویؐ کی مسجد میں کچھ حصہ زیادہ کیا اور اس سے زیادہ کردہ حصہ میں نماز ادا فرمائی۔

۲۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص میری مسجد میں چالیس نمازیں

۵ سال تک اللہ میں حکومت سعودیہ منسوبی کے صحن اور برآمدوں میں بہت کچھ اضافہ کیا ہے +

تو اتر پڑے کہ درمیان میں کوئی نماز فوت نہ ہو۔ اس شخص کیلئے نار جہنم اور عذاب
آخرت اور نفاق سے برائۃ لکھ دی جاتی ہے۔

۳۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”جو شخص اپنے گھر سے وضو کر کے
میری مسجد میں پڑھنے کے ارادہ سے چلے اس کے نامہ اعمال میں پورے حج کا ثواب جاتا ہے۔“
۴۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”جو شخص میری مسجد میں ابھی بات
سیکھنے یا سکھانے کیلئے آئے وہ شخص رتبہ میں اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کرنے والوں
کے برابر ہے، اور جو شخص اس مقصد سے آئے بلکہ اسکی عرض شخص لوگوں کے ملاقات
اور باجیت ہو تو وہ اس شخص کے مثل ہے جیسکا بیوی بچہ سر کے ہاتھوں میں ہو۔“

۵۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”میرے گھر اور میرے گھر کے درمیان
ایک باغیچہ ہے جنت کے باغات است اور میرا منبر میری حوض کے کنارہ پر ہے۔“
امام مالک سے منقول ہے کہ حجر شریف اور منبر شریف کا درمیان حصہ
در حقیقت جنت کا ایک باغ ہے۔ قیامت کے دن اس حصہ کو جنت الفردوس
میں منتقل کر دیا جائیگا اور باقی دنیا کی طرح نیست و نابود نہ کیا جائے گا۔

علامہ ابو حنیفہ فرماتے ہیں جیسا کہ حق تعالیٰ نے حضرت ابراہیم خلیل اللہ کو
جنت کا ایک پتھر (حجر اسود) بطور اعزاز کے عطا فرمایا۔ اسی طرح اپنے حبیب حضرت
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بوجہ زیادتی عرو شرف ایک باغیچہ جنت الفردوس کا عطا
فرمایا جو قیامت میں پھر اپنی جگہ لوٹ جائیگا۔ یہی حدیث کے حقیقی معنی ہیں اور
یہی اکثر علماء کے نزدیک رائج ہیں اور بعض دیگر علماء نے اس حدیث کو حقیقی
معنوں میں پھیر کر مختلف تاویلیں فرمائی ہیں۔ واللہ اعلم۔

مدینہ منورہ کی مساجد کا بیان

نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں رک رک کر بنائے گئے تھے

مساجد کا بیان بعد میں جن مقامات پر حضور اقدس ﷺ سے نماز پڑھنا ثابت ہوا وہاں تیسرے طور پر یادگار مسجد بنادی گئی جنکی تعداد سیکڑوں تک پہنچی ہے اور وہ خیرین نے شرح و بسط کیساتھ انکا تذکرہ کیا ہے مگر اب اکثر مساجد کا وجود تاریخ کے اوراق پر ہوا گیا ہے سطح زمین پر انکا نام و نشان نہیں بعض مساجد کا تذکرہ کیا جاتا ہے ان میں سے جن مساجد کا پتہ چل جائے انکی زیارت کیجئے اور وہاں نوافل ادا کیجئے۔

مسجد قبا :- جب سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ سے ہجرت کر کے مدینہ ہوئے تو مدینہ منورہ پہنچنے سے قبل دو یا تین روز قبا میں قیام فرمایا جو قبیلہ بنی عمرو بن لوی کی مختصر آبادی تھی یہاں آپ نے مسجد کی بنیاد کا ارادہ ظاہر کیا۔ یہاں کے باشندوں نے بھی اسکی خواہش ظاہر کی حضور اقدس ﷺ نے سمت قبلہ کی تعمیر کیلئے ایک خط کھینچا اور صحابہ کرام کو پتھر جمع کرنے کا حکم دیا اور خود بھی انکے ساتھ شریک ہوئے۔ پھر اپنے دست مبارک سے ایک پتھر نیو میں رکھا اور حاضرین کو حکم فرمایا کہ ہر ایک اپنے ہاتھ سے ترتیب وار ایک ایک پتھر رکھے۔ یہ اس مقدس مسجد کی ابتدا تھی اور یہ اسلام میں پہلی مسجد ہے جس کی بنیاد و ڈالی گئی۔ اسی کے متعلق یہ آیت کریمہ نازل ہوئی کہ **مَسْجِدٌ أُمِّيَّةٌ عَلَى النَّفْثَةِ** **مِنْ أَوَّلِ يَوْمٍ أَحَقُّ أَنْ تَقُومَ فِيهِ** بیشک وہ مسجد جسکی بنیاد پہلے ہی دن سے نفثہ اور پرہیزگاری پر رکھی گئی زیادہ مستحق ہے اس بات کی کہ آپ انیس نماز کیلئے کھڑے ہوں۔ بعض علماء فرماتے ہیں کہ آیت میں مسجد نبوی کا تذکرہ ہے اور اقوال

کی احادیث سے ثابت بھی ہوتی ہے حق یہ ہے کہ آیتہ کریمہ کا مفہوم ان دونوں
مساجد کو شامل ہے۔ اس لئے کہ ان دونوں کی بنیاد پہلے ہی دن سے خلوص اور
تقویٰ پر رکھی گئی۔ واللہ اعلم

حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ حضور اقدسؐ سواریا پیادہ مسجد قبا
کو تشریف لیجاتے اور وہاں دو رکعت نفل ادا فرماتے اور بعض روایات میں ہے کہ
حضور اقدسؐ ہر ہفتہ کے روز مسجد قبا تشریف لیجاتے حضرت عبداللہ بن عمرؓ
بھی اتباع سنت میں ہمیشہ مسجد قبا تشریف لیجاتے۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروقؓ ایک مرتبہ مسجد قبا کی زیارت کیلئے
تشریف لے گئے تو وہاں کسی گوشہ پایا آپؓ نے فرمایا: ”خدا کے پاک کی قسم جبکہ
قبضہ قدرت میں میری جان ہے میں نے خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
دیکھا کہ اس مسجد کی بناء کے وقت صحابہ کرامؓ ساتھ پتھر ڈھولے تھے واللہ اگر
میں مسجد نبیاء کے کسی گوشہ میں ہوتی تو ہم اس کی زیارت کیلئے سفر کرتے اور اپنی سواریوں
کو تھکاتے پھر اپنے بھجور کی چند شاخوں سے چھار ڈوبنا کر مسجد کی صفائی شروع
کی۔ رفقاء نے عرض کیا: ”امیر المؤمنین کیا ہم اس خدمت کو انجام نہیں دے سکتے؟“
آپؓ نے فرمایا تم بہر گناہ اس سعادت کیلئے کافی نہیں ہو۔

حضرت زید بن اسلمؓ فرماتے ہیں کہ خدا کا شکر ہے کہ میں نے مسجد قبا کو کم سے
قریب بنایا اگر یہ مسجد نبیاء کے کسی گوشہ میں ہوتی تو ہمیں وہاں سفر کر کے جانا پڑتا۔
حضرت سعد بن وقاصؓ فرماتے ہیں: ”دو رکعت نفل مسجد قبا میں ادا کرنا مجھے
دو مرتبہ بیت المقدس کی زیارت سے محبوب ہے۔ اگر تم لوگ اسکے حقیقی بھید سے واقف

ہو جاوے تو بہت کچھ شقت اسکی زیارت کیلئے برداشت کرو۔

حضور اقدس کا ارشاد ہے: ”مسجد قبا میں نماز پڑھنا عمر کے ثواب کے برابر ہے۔“

مسجد کے متصل حضرت سعد بن خثیمہؓ کا گھر ہے جہاں حضور اقدسؐ نے

آرام فرمایا، وضو کیا اور نماز پڑھی۔ پیرائیں بھی یہیں واقع ہے جبکہ تذکرہ آگے
کنوؤں کے بیان میں آئیگا۔

مسجد جمعہ: اسکو مسجد وادی اور مسجد عاتکہ بھی کہتے ہیں۔ یہ قبیلہ بنی سالم بن

عوف کی مسجد ہے حضور اقدسؐ جمعہ کے روز قبا سے روانہ ہوئے اور جب قبیلہ

بنی سالم بن عوف میں پہنچے تو جمعہ کی نماز کا وقت ہو گیا حضور اقدسؐ نے اس

جگہ نماز جمعہ ادا فرمائی۔ یہ پہلا جمعہ تھا جو اسلام میں ادا کیا گیا۔

مسجد رضیخ: اسکو مسجد شمس بھی کہتے ہیں۔ مسجد قبا کے قریب یورپ کی طرف

اونچی زمین پر بغیر چھت کا احاطہ ہے۔ بنی نضیر کے محاصرہ کے وقت حضور اقدسؐ

کا خیمہ مبارک اسکے قریب نصب کیا گیا تھا۔ اسوقت حضور اقدسؐ نے اس جگہ

پر چھ روز تک نماز ادا فرمائی۔

مسجد بنی قریظہ: یہ مسجد باغات کے منتہا پر حرہ شرقیہ کے قریب مسجد شمس

کے شرق میں واقع ہے۔ بنی قریظہ کے محاصرہ کے وقت حضور اقدسؐ صلی اللہ

علیہ وسلم اس جگہ فروکش ہوئے اور نماز بھی ادا فرمائی۔

مسجد شمر بہ اہم ابراہیم: مسجد بنی قریظہ سے شمال جانب حرہ شرقیہ کے

قریب نخلستان کے درمیان ایک چار دیواری ہے یہ اہم المؤمنین حضرت یارہ

قبیلۃ الدہ ماجدہ حضرت ابراہیم بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا باغ تھا۔

جس میں ان کا قیام رہتا تھا حضرت براہیمؑ بھی یہیں پیدا ہوئے حضور اقدسؐ ان کو دیکھنے کیلئے یہاں تشریف لیجاتے تھے اور اس جگہ نماز بھی ادا فرمائی ہے۔

مسجد نبیؐ طغر: جنت البقیع سے پورب کی طرف واقع ہے حضور اقدسؐ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ صحابہؓ کے ہمراہ قبیلہ نبی طغر میں تشریف لے گئے اور نماز ادا فرما کر ایک پتھر پر جلوہ افروز ہوئے اور ایک شخص کو قرآن پاک کی تلاوت کا حکم فرمایا جب قاری آیتہ فکیف اذ اجدنا من کل امۃ یسہید و جندنا ینک علیٰ ہوا شہیداً پر پہنچا تو حضور اقدسؐ رونے لگے اور عرض کیا ”خداوند! میں ان لوگوں پر گواہ ہوں جو میرے سامنے موجود ہیں اور جن لوگوں کو میں نے نہیں دیکھا ان پر کس طرح گواہ بنوں؟“ مسجدِ احیاء: البقیع سے شمال کی جانب بلندی پر واقع ہے۔ صحیح مسلم میں ہے کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب تشریف لیجا رہے تھے آپؐ کا گذر اس طرف ہوا تو یہاں دو رکعت نفل ادا فرمائی۔ آپؐ کے اتباع میں حاضرین نے بھی نماز پڑھی۔ پھر حضور اقدسؐ نے بہت دیر تک عمارت کی رجب وہاں سے عمارتیں ہوئے تو ارشاد فرمایا ”میں پھر دیکھا کہ عالم سے تین دعائیں کہیں۔ اول یہ کہ میری اُمت کو عمومی قحط میں ہلاک نہ فرمائے، دوسرے یہ کہ عذابِ غرق ان پر مسلط نہ فرمائے تیسرے یہ کہ میری اُمت آپس میں قتال نہ کرے۔ حق تعالیٰ نے پہلی دعا کو قبول فرمایا۔ اور تیسری پر فرمایا تیری اُمت کی ہلاکت باہم خونریزی سے ہوگی“ مسجدِ نافلہ: اس کو مسجد حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بھی کہتے ہیں غرارِ سیئنا میر حمزہؓ کو جاتے ہوئے راستہ میں پڑتی ہے حضرت عبدالرحمنؓ

بن عوف فرماتے ہیں کہ میں مسجد نبویؐ کے ایک گوشہ میں پڑا ہوا تھا کہ میں نے
 حضور اقدسؐ کو باہر تشریف لیجاتے ہوئے دیکھا۔ میں اٹھ کر پیچھے پیچھے
 ہو لیا۔ حضور اقدسؐ ایک باغ میں تشریف لے گئے۔ وضو کیا اور رکعت
 پڑھی اور ایک طویل سجدہ کیا۔ جی کہ میں اس خیال سے کہ حضور اقدسؐ
 دار فنا سے رخصت ہو چکے رونے لگا۔ پھر بہت دیر بعد حضور اقدسؐ نے
 سجدہ سے سر مبارک اٹھایا اور مجھ سے رونے کا سبب دریافت فرمایا۔ میں نے
 اپنے رونے کا سبب ظاہر کر دیا۔ حضور اقدسؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔
 ”میرے پاس حضرت جبریل علیہ السلام آئے اور رب العزت کا یہ پیام
 لائے جو شخص تجھ پر درود بھیجے میں اس پر رحمت نازل کروں گا اور جو شخص تجھ پر
 سلام بھیجے میں اس پر سلام بھیجوں گا۔“ پروردگار کی اس نعمت پر میں نے سیدہ شکر ادا کیا۔
 مصداقِ عید :- باب مصری کے قریب واقع ہے۔ حضور اقدسؐ نے اس جگہ عیدین
 کی نماز اور استسقام کی نماز ادا فرمائی۔ اور نجاشی کی نماز جنازہ بھی یہاں پڑھی ہے۔
 مسجدِ فتح :- یہ مسجد اور جو مساجد اسکے قریب ہیں سب مسجد فتح کہلاتی ہیں
 لیکن درحقیقت مسجد فتح وہ مسجد ہے جو کوہ سلج سے بچیم کی جانب بلندی پر ہے
 اور مشرق و شمال کی جانب اس کی سیڑھیاں ہیں۔ اس کو مسجد احزاب اور مسجدِ اعلیٰ
 بھی کہتے ہیں۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدسؐ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے غندق کی لڑائی کے موقع پر مسجد فتح میں تین روز متواتر دو شنبہ شنبہ
 چہار شنبہ دعا مانگی۔ چہار شنبہ کو اجابت دعا کی بشارت ہوئی جس سے
 سرور و فرحت کے آثار چہرہ مبارک پر ظاہر ہو رہے تھے۔

حضرت معاذ بن سعدؓ فرماتے ہیں کہ حضور اقدسؐ نے مسجد فتح اور ان مساجد
 میں جو اسکے متصل ہیں نماز ادا فرمائی۔ پہلی مسجد جو جانب قبلہ میں مسجد فتح کے
 متصل ہے مسجد حضرت سلمانؓ فارسی کہلاتی ہے اور جو مسجد اسکے پیچھے ہے اسکو
 مسجد حضرت علیؓ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اور جو پہاڑ کی جڑ میں قبلہ کی جانب سے
 چھوٹی مسجد ہے اسکو مسجد حضرت ابوبکر صدیقؓ کہتے ہیں، غالباً ان حضرات
 نے غزوہ خندق کے موقع پر ان مواقع میں قیام کیا ہوگا۔ اور حضور اقدسؐ
 نے نہر کاہر جگہ نماز پڑھی ہوگی جس کی یادگار میں یہ مساجد تعمیر کی گئیں۔
 مسجد نبی اکرامؐ مسجد فتح کو جاتے ہوئے تقریباً نصف راستہ پر جبل سلع
 کی گھاٹی میں واقع ہے۔ یہاں ایک غار بھی ہے۔ ایام غزوہ خندق میں
 حضور اقدسؐ نے اسکو رونق بخشی اور بعض راتیں بھی اسیں بسر فرمائیں۔
 مسجد قبلتین: مسجد فتح سے چھم کی جانب تقریباً نصف میل کے فاصلہ
 پر وادی عقیق اور بیر رومہ کے قریب واقع ہے، یہ نبی سلمہ کی مسجد تھی حضور
 اقدسؐ اس میں نماز ظہر ادا فرماتے تھے کہ حضرت جبریلؑ نے تحویل قبلہ کی بشارت
 سنائی۔ حضور اقدسؐ نے نماز ہی میں بیت المقدس کی جانب رخ کر لیا۔
 اور آخر کی دو رکعت بیت اللہ کی جانب منھ کر کے ادا فرمائی۔ اسی لئے اسکو "مسجد قبلتین"
 کہتے ہیں جو بعض روایات کے معلوم ہوتا ہے کہ یہ واقعہ مسجد قبلہ میں پیش آیا واللہ اعلم
 مسجد ذیاب: اسکو مسجد ریاب بھی کہتے ہیں۔ شام کے راستہ پر ایک بلند جگہ پر
 واقع ہے۔ غزوہ تبوک سے واپسی پر اس جگہ حضور اقدسؐ کا خیمہ مبارک نصب
 کیا گیا تھا۔ اور حضور اقدسؐ نے اس جگہ نماز بھی پڑھی ہے۔

مسجد فسخ: مشہد امیر حمزہؓ سے شمال کی جانب جبل احد کی جڑ میں واقع ہے۔ کہتے ہیں کہ آیتہ یٰٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قِيلَ لَكُمْ تَفَسَّحُوا فِي الْمَجَالِسِ اِی جگہ نازل ہوئی اور جنگِ احد کے دن حضور اقدسؐ نے نمازِ ظہر و عصر سی جگہ ادا فرمائی۔ جن کنوؤں کو حضور اقدسؐ نے مشرف فرمایا ان کی

کنوؤں کا بیان

تعداد بہت کم جنہیں سے سات کا اس وقت بھی پتہ چلتا ہے باقی معدوم ہو گئے۔

بیراریس: مسجد قبا کے قریب واقع ہے۔ پہلے اسکا پانی منور تھا حضور اقدسؐ نے اپنا لحاب مبارک اس میں ڈالا جس کی وجہ سے پانی شیریں ہو گیا۔ حضور اقدسؐ اور حضرت ابو بکر صدیقؓ اور حضرت عمر فاروقؓ اور حضرت عثمان غنیؓ ایک مرتبہ اسکی من پر کنوئیں پر پیر لٹکائے بیٹھے تھے اور ایک انگوٹھی حضور اقدسؐ کے زینت مبارک تھی یہی انگوٹھی پھر حضرت ابو بکرؓ کے پاس ہی پھر حضرت عمرؓ کے پاس ہی پھر حضرت عثمانؓ کے پاس گئی حضرت عثمانؓ کے پاس اس کنوئیں میں گر گئی۔ ہر چند تلاش کیا گیا مگر یہ سعی رائیگاں گئی۔ اور اسی وقت سے نظامِ سلطنت میں خلل واقع ہو گیا۔

بیر غرس: مسجد قبا سے شمال کی جانب تقریباً نصف میل ہے۔ بنی کریمؐ نے اس کنوئیں پر حضور فرمایا اور پچا ہوا پانی اس میں ڈال دیا۔ ایک مرتبہ اپنا لحاب دھون اور کچھ شہداء بھی اس میں ڈالا ہے۔ حضور اکرمؐ ہمیشہ اس کے پانی کو استعمال فرماتے تھے۔ اور حضرت علیؓ کو حکم فرمایا تھا کہ تجھے غسل اسی پانی کے ساتھ دیا جائے چنانچہ جسدِ اطہر کو اسی کے پانی سے غسل دیا گیا۔

بیررومہ: مسجد قبلتین سے شمال کی جانب وادی عقیق میں واقع ہے۔ پانی نہایت لطیف اور شیریں ہے۔ مدینہ منورہ میں شیریں پانی کی کمی تھی اور اس کنوئیں کا مالک پانی فروخت کرتا تھا حضور اقدسؐ کے ارشاد پر حضرت عثمان غنیؓ نے ۳۵ ہزار درہم میں اسکو خریدا کر وقف فرمایا۔

بیر لُصاعۃ: باب شامی کے قریب ایک باغ میں واقع ہے حضور اقدسؐ نے اس کنوئیں سے ایک ڈول پانی کھچوا کر وضو فرمایا اور پچا ہوا پانی معہ لعابِ ہن کے اکیس ڈالار حضرت اسماء بنت ابوبکر صدیقہؓ فرماتی ہیں: جب کوئی شخص بیمار ہوتا ہم اسکو تین روز بیر لُصاعۃ کے پانی سے پھلاتے وہ اسکی برکت سے صحت یاب ہو جاتا۔

بیر حار: مسجد نبوی کے شمال کی جانب قلعہ کی دیوار کے قریب ہے حضور اقدسؐ اکثر اوقات وہاں تشریف لے جاتے اور اس کے درختوں کے سایہ میں آرام فرماتے اور اس کا پانی نوش فرماتے تھے۔

بیر لُصۃ: جنت البقیع کے قریب شہرِ نبیاء کے نیچے واقع ہے حضرت ابوسعید خدریؓ فرماتے ہیں ایک مرتبہ جمعہ کے روز نبی کریمؐ ہماری یہاں تشریف لائے اور میر مبارک دھونے کا ارادہ ظاہر فرمایا میں آپ کے ہمراہ بیر لُصۃ پر گیا حضور اقدسؐ نے میر مبارک دھونے اور دھوون بیر لُصۃ میں ڈال دیا۔

بیر عہن: عوالی مدینہ میں ایک باغ میں واقع ہے حضور اقدسؐ یہاں تشریف لائے اور وضو کر کے نماز ادا فرمائی۔

مزاراتِ مدینہ منورہ | قاضی عیاضؒ امام مالکؒ سے نقل کرتے ہیں کہ دس ہزار صحابہ کرامؓ اس سرزمین میں رونق افروز

ہیں اور اسی قدر سادات اور تابعین غیر سادات میں لیکن اس اکثر تعداد میں وہ بہت کم ہیں جنکا اصلی مرقہ صحیح طور پر معلوم ہو۔ البتہ قرائن سے یہ معلوم پڑتا ہے کہ انہیں سے بیشتر حضرات جنت البقیع میں آرام فرما ہیں۔ اس لئے کہ وہی قدیمی قبرستان، جسکے فضائل میں بکثرت احادیث وارد ہیں۔

جنت البقیع: یہ مدینہ منورہ کا قدیمی قبرستان ہے جس میں نبی اکرم اکثر تشریف لیجاتے تھے اور یہاں والوں کیلئے دعائے مغفرت کرتے تھے۔ اور فرمایا اس قبرستان سے ستر ہزار افراد بے حساب جنت میں جائینگے جنکے چہرے بخود ہوں رات کے چاند سے زیادہ چمکدار ہونگے۔ حضور اقدسؐ نے فرمایا ہے ”جو شخص مدینہ میں انتقال کرے اور بقیع میں دفن ہو۔ میں روزِ حشر اس کا سفارشی اور گواہ ہو گا۔“ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں کہ اس چھوٹے سے خطہ زمین میں ہزاروں صحابہ کرام اور ہزار ہا تابعین اور تبع تابعین اور لاکھوں اولیاء کرام اور علماء عظام آرام فرما ہیں جنکی صحیح تعداد اور مدفون کا علم عالم و خیر کو ہے البتہ چند مزارات کی جگہ مشہور مدونہ ہے، ان مزارات پر حاضر ہو کر سلام عرض کرے اور فاتحہ پڑھے۔

شہداء اراحد جبل احد کے قریب ایک حادثہ کنجا ہوا ہے جس میں ان صحابہ کرام کے مزارات ہیں جو جنگِ احد میں شہید ہوئے۔ حضور اقدسؐ ہر شروع سال میں یہاں تشریف لائے اور فرماتے ”سَلَامٌ عَلَیْکُمْ یَا صَبْرُ کُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ“ حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں جو شخص شہداء اراحد پر گئے اور ان پر سلام بھیجے تو وہ قیامت تک اس پر سلام بھیجتے رہتے ہیں۔ اس جگہ

کے قریب ہی سید الشہداء حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کا مزار مبارک ہے۔
 جیل احاد۔ اس پہاڑ کی بھی زیارت کرے اسلئے کہ حضورِ اقدسؐ یہاں تشریف
 لائے اور قیام فرمائے اور اسکو محبوب کہتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ احدم سے
 محبت رکھتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔ ایک دوسری روایت میں
 کہ احد جنت کا پہاڑ ہے۔ جب تم اسپر جاؤ تو اسکے درختوں کا پھل کھلایا کرو۔
 اگر کوئی پھل نہ لے تو تبر کا وہاں کی حقوڑی سی گھاس ہی کھائے۔

واپسی

جنت پر ختم زون صحبت یا آخر شد۔ بوئے گل سپر نایم بہار آخر شد۔

جب واپسی کا قصد ہو تو بعدِ حسرت و یاس غمگین و اندوہ گین اول مسجد
 نبویؐ میں حاضر ہو اور حضورِ اقدسؐ کی نماز کی جگہ دو رکعت ادا کرے اور دعائے
 پھر روضہ اطہر میں حاضر ہو اور صلوٰۃ و سلام کے بعد اپنے لئے اور اپنے اعزہ و احباب
 کیلئے دعائے اور نوح و زیارت کی قبولیت کا خواہاں ہو اور یہ دعا پڑھے:-

اللَّهُمَّ اِنَّا نَسْأَلُكَ فِي سَفَرِنَا	یا اللہ تم مجھ سے اپنے اس سفر میں نیکی اور
هَذَا الْبَرِّ وَالْتَّقْوَى وَمِنْ عَمَلِ	تقویٰ کا سوال کرتے ہیں اور اس عمل کی
مَا نَحْرِبُ وَتَرْضَى - اللَّهُمَّ لَا	توفیق مانگتے ہیں جو مجھے محبوب اور پسند ہو
تَجْعَلَ هَذَا الْاَمْرَ الْعَهْدَ بَيْنِكَ	یا اللہ تو اسکو اپنے نبیؐ اور نبی کریمؐ کی مسجد اور
وَمَسْجِدَا وَحَدْرَةً وَيَسِّرْ لِي	حرم کا آخری دیدار مت کیجو اور میرے لئے
الْعُودَ الْيَبْرَ وَالْعَاوِفَ لَدَيْهِ	یہاں کی واپسی اور یہاں کے قیام کو آسان
وَارْشُفْنِي الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي	فرما دیجئے اور عطا کر مجھکو دارین کی عفو اور

النَّبِيُّ وَالْآخِرَةُ وَرَدْنَا إِلَى
 أَهْلِنَا بِسَالَمٍ مُبِينٍ - عافیت اور اہل و عیال تک سلامتی کیسے
 پہنچا کہ ہم تیری نعمتوں سے بھرپور ہوں -
 اور اس کا ظاہری مفارقت اور جدائی پر خوب روتے کہ یہ قبولیت دعا اور مقبولیت
 ربی کی علامت ہے اور اہل محبت کا شیوہ ہے اگر نہ مانے تو یہ تکلف روتے اور اپنی
 حالت زار پر غم نہیں کرے کہ مجھ سے زیادہ سنگدل کون ہوگا کہ اس باب عالی کو چھوڑ
 دیا ہوں اور پھر بھی بیقرار نہیں ہوں۔ و انگلی سے قبل اہل مدینہ پرل کھول کر خیرات
 کرے اور حسب توفیق اپنے اہل و عیال اور اعزہ و احباب کیلئے یہاں کے تیرکات
 جو بیسے خود یہاں کی پیداوار اور مصنوعات کو ترجیح دے اور کچھ کمزوریں بھی
 ساتھ لے کہ یہ یہاں کا بہترین تحفہ ہے۔ اور سب سے بڑھ کر تحفہ جو ہمیشہ کام آئے
 و دارین کی سرخروئی اور شادابی کا باعث ہو یہ کلمہ اپنی باقی زندگی کو خدا اور رسول
 کی اطاعت اور قربانی و رسانی اور رضا و خوشنودی کے مطابق گزارنے کا بختہ
 عہد کرے اور دین کی باتوں کو دنیا میں پھیلانے اور حضور قدس کے طریق
 بندگی کو آج دینے میں پوری جدوجہد اور سعی کرے کہ اسی پر مسلمانوں کی دارین کی
 صلاح و بہبود کا ادارہ بنے۔ اور اسی سے حضور قدس کی روح مبارک کو
 انگلی اور بشارت ہے، حضور قدس کا ارشاد ہے جو شخص میری ایک سنت کو
 سیکے مگر وہ ہونیکے بعد زندہ کرے اُس نے گویا مجھے زندہ کیا اور یہی امت
 محمدیہ کا منصب اصلی اور طغیر امتیازی ہے۔ حق تعالیٰ شائع کا ارشاد ہے
 أَنْتُمْ دَخِرْتُمْ أُمَّةً الْآخِرَةَ لِلنَّاسِ تَأْهُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَ
 نَهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ ط یعنی تم بہترین امت ہو تمکو

لوگوں کے نفع کیلئے بھیجا ہے تم پہلی باتوں کو لوگوں میں پھیلاتے ہو اور بری باتوں سے
 انکو روکتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھنے ہو یہی وہ اصول زندگی ہے جسکو اختیار کر کے
 ہماری اسلاف یا اترتی پر پہنچے اور آج ہم اسکو چھوڑنے کی وجہ سے دلیل خواہیں
 خدا کا لاکھ لاکھ شکر احسان ہے کہ اس دور پر فتن میں بیدری و مولائی
 حضرت مولانا شاہ محمد ابیاس صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے اس اہم فریضہ کی
 جانب توجہ فرمائی اور مسلمانوں کی فلاح و بہبود کیلئے وہی طرز اختیار کیا جو سیدنا
 خاتم الانبیاء و المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عرب کی جاہل قوم کی اصلاح
 کیلئے اختیار فرمایا تھا۔ اور اس طرز تبلیغ اور دعوت حق کے سلسلہ کو ایک نیا نیا
 جاہل قوم میں شریع کیا جسکے ثمرات اور برکات حیرت انگیز ہیں۔ اگر مسلمان اپنی
 تمام توجہ مساعی کو اس جانب توجہ کریں تو یقیناً جہ کہ چند ہی روز میں پھر اس
 عروج و کمال تک پہنچ جائیں جہاں ہماری اسلاف کا درن تھے۔

اب میں اس مختصر تحریر کو ختم کرتا ہوں اور عفو تقویٰ بات کا خواستگار ہوں
 رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا اَعْمٰیًا اِنْ اَسْیَدْنَا اَوْ اَخْطَاْنَا ۔ بِطَفْلِ حَبِیْبِكَ
 وَ نَبِیِّكَ مُحَمَّدٍ وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَتْبَاعِهٖ اَجْمَعِیْنَ
 اَللّٰهُمَّ لَا تُخْزِنَا مِنْ شَفَاعَتِهِ وَاَحْشُرْنَا فِی زَمَرَتِهِ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّحِیْمِ
 يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ ۔
 امین و ارجمت خداوندی محمد احسان نام الحسن کان اللہ
 بستی حضرت نظام الدین اویسی مدنی
 یکم ذی قعدہ ۱۳۵۹ھ

ناشر کی آخری گزارش

مبارک ہیں وہ ہستیاں جنہوں نے خدا کے گھر کی زیارت کی جنہوں نے خدا کے گھر کی بہار کوٹی یا وہ حضرات جو مدت دراز سے حاضری کا ارادہ فرما رہے تھے اور اب جانے والے ہیں ان کے لئے حضرت مولانا بلالی صاحب علی آبادی کی چند نظموں کا مجموعہ ہدیہ ناظرین کیا جا رہا ہے جنہیں اگر تمہاری پس پڑھ پڑھ کر خوق و محبت پیدا کیا جاوے تو بحد نافع ہو، آخر میں حق ناکارہ کی درخواست ہے کہ حرمین شریفین کے مقامات مقدسہ پر اپنی دعاؤں میں ضرور یاد فرماویں۔

بندہ انیس احمد غفرلہ

دیکھنے والے

گنبدِ نور دیکھنے والے	جلوۂ طور دیکھنے والے
فرشِ خاکی پہ عرش کا جلوہ	بیتِ معمر دیکھنے والے
مسکرا اٹھے خاک کے ذرے	اتنا مسرور دیکھنے والے
لگ نہ جائے نظر تعالیٰ اللہ	چشمِ بد دور دیکھنے والے
کتنی آنکھیں وہاں تھیں اشکِ نشاں	دُرِ منشور دیکھنے والے
جلوۂ بے پناہ کے اندر	حبِ مقدور دیکھنے والے

تیرے دامن میں ہیں گلِ مقصود
کچھ وہاں کے اھول بھی تو بتا
مجھ کو بھی اپنے ساتھ لیتا چل
بن گیا زخمِ شدتِ غم سے
کب بلالی کو وہ بلا میں گئے
وہ بھی بھر پور دیکھنے والے
کیا ہے دستور دیکھنے والے
میں ہوں مجبور دیکھنے والے
ایک ناسور دیکھنے والے
جائے پر نور دیکھنے والے

حاجی کی شان

بتری حاجی اور زالی ہے
نور میں کیا نہا کے آیا ہے
کیسی دولت کما کے لایا ہے
مجھ کو بھی کچھ ثواب دیتا جا
قصہ بام و در سناتا جا
الہ اللہ یہ جذب کا عالم
کب بلالی گئے اپنے رشتہ پر
رحمت ذات الایزالی ہے
چہرہ روشن جس بلالی ہے
جس کو دیکھو وہی سالی ہے
تو نے دولت بڑی کمالی ہے
کیسا روضہ ہے کسی مالی ہے
جس نے دیکھا نظر جالی ہے
ہند میں مخمزدہ بلالی ہے

مسافرِ حرم

بسی ہے دماغوں میں بوئے مدینہ
قدم لٹختے جاتے ہیں کعبے کی جانب
ادب گاہ روح الامیں اللہ اللہ
نگاہوں کو ہے جستجوئے مدینہ
مگردل کی منزل ہے سوئے مدینہ
ضیاء عرش کی آبروئے مدینہ

بلا سے اگر جان جائے تو جائے
 چمن میں صبا آج اتر رہی ہے
 بھلا ان کے رُتے کا کیا پوچھنا ہر
 بجھائیگا کیا نشنگی میری کوثر
 فرشتے ہیں نازاں مری میکشی پر
 حقیقت کھلے تیری جنت کی رُخاں
 بنی کی محبت ہے جن کے دلوں میں
 مبارک ہو سوئے حرم جانے والے
 بٹائی منازِ محبت یہی ہے
 نہ جائے مگر آرزوئے مدینہ
 مگرے کے آئی ہے بوسے مدینہ
 حبیبِ خدا خوبروئے مدینہ
 مجھے چاہیے آبِ جوئے مدینہ
 کہ رکھتا ہوں جام و سبوئے مدینہ
 ذرا لا اُدھر رو بروئے مدینہ
 کریں کیوں نہ گفتگوئے مدینہ
 وہ گلازارِ طیبہ وہ کوئے مدینہ
 نظر بر حرم دل بسوئے مدینہ

ترانہ

بیک کے نغے کا زوں میں آنے لگے پیہم کیا کہنا
 ساحل سے عدن کے ہوتے ہوئے آپہنچے یلم کیا کہنا
 رحمت کی برابر ہے دل پر اک بارشِ پیہم کیا کہنا
 البتہ کے گھر کا نظارہ پیتے ہوئے زم زم کیا کہنا
 کعبے کے غلاف جنباں پر جس وقت نظر پڑ جاتی ہے
 اک وجد سا آہی جاتا ہی میتے ہوئے زم زم کیا کہنا
 کعبے پہ غلاف کعبہ ہے یا زلفِ پیہم کا سایہ
 و اشمس کی روشن کرنوں میں وائیل ہو غم کیا کہنا

اللہ کا گھر مسخانہ بھی آبادی بھی ہے ویرانہ بھی
 اللہ کے دیوانوں کے لئے ہر شے ہر فراہم کیا کہنا
 دیتا ہے سبق یہ بیتِ خدا دنیا میں رہے دُنیلے جُدا
 رہتی ہے یہاں مولا کی رضا ہر شے پہ مقدم کیا کہنا
 اللہ غنی تاحد نظر معصوم فرشتوں کا منظر
 عرفات سے سوئے مزدلفہ حجاج کا عالم کیا کہنا
 اک فوج رواں ہے نورانی اب ہوگی منیٰ میں قربانی
 اللہ کے ان دیوانوں کا یہ عزم مصمم کیا کہنا
 محبوبِ خدا سے نسبت ہے کیا خوب بڑا کی قیمت ہے
 آقا میں مرے وہ رہبر میں سرکارِ دو عالم کیا کہنا

کعبہ کی طرف

خداوند عالم کا گھر آرہا ہے	وہ دیکھو وہ مکہ نظر آرہا ہے
یہ کارکیوں بے خطر آرہا ہے	ہنیں آیا جاتا مگر آرہا ہے
غلافِ یہ پر نظر پڑ رہی ہے	نظر رمتوں کا اثر آرہا ہے
جبینِ عقیدت جسے ڈھونڈھنی تھی	مبارک وہی سنگِ درآرہا ہے
نگاہِ محبت کو کبے کے اندر	خدا جلنے کیا کیا نظر آرہا ہے
نظر سوئے میزاب کیوں اٹھ رہی	دلی مدعا اپنا برا آرہا ہے
لئے جیسے ہاتھوں میں پیغامِ رحمت	فلک سو کوئی نامہ برا آرہا ہے

مرزہ جب ہے آئے ندایہ حرم کو
غلام شہ بھر ویرا رہا ہے
بلائی انہیں کی یہ فیاضیاں ہیں
نظر جلوہ معتبر ا رہا ہے

مدینہ کی طرف

زباں پر مرے کس کا نام آگیا ہے
لبوں پر درود و سلام آگیا ہے
وہ کعبہ تھلے دل مقام جنوں تھا
سنہل اب ادب کا مقام آگیا ہے
جہن عقیقت نہ تھکی جا رہی ہے
نظر اب خیر الانام آگیا ہے
کھلا ہے کھلا باب رحمت کھلا ہے
چلو حاجیو! اذن عام آگیا ہے
لے سینکڑوں حسرتیں اپنے دل میں
حضور میں آقا غلام آگیا ہے
نہ چھیڑو ہیں لے عزیزو نہ پھیڑو
تصور میں ماہ تمام آگیا ہے
کہاں یہ بلائی کہاں باب عالی
مقدر ہے در پر غلام آگیا ہے

اللہ اللہ

مری مغفرت کی سبیل اللہ اللہ
یہ مسجد یہ روضہ وہ بھرا بے بنر
قدم بردر حبیب ریل اللہ اللہ
کہاں اور کس کی زباں پر نہیں ہے
یہ ہے مہبط حبیب ریل اللہ اللہ
زیارت ہوئی ان کے روضے کی مجھ کو
پیمبر کا ذکر جمیل اللہ اللہ
خدا ہو گا اجلاس پر روز محشر
شفاعت کی ہے یہ دلیل اللہ اللہ
کہاں فرشِ خاکی کہاں عرشِ اعظم
بنی ہوں گے میرے وکیل اللہ اللہ
بشر اور راہِ طویل اللہ اللہ

مدینے کے روضے میں جلوہ نشاں ہیں
صراحی و ساغر کشف و در ساقی
مدینے کا روضہ مدینے کا چشمہ
غلاموں کے رتے کا کیا پوچھنا ہے
مرے دل کے ہر دارغ حبِ نبی سے
نخل ہے یہ ماہِ جمیل الشاد

بلائی یہ فیضِ بلالِ نبی ہے

تری نعت ہے شیل الشاد

اعلانِ شاہی

ہوا اعلانِ شاہی عرشِ سرفلاکِ فائق
دو عالم جس پہ قرباں وہ پیرِ انبیا
ابھی دکھیا جائے میں جالا آنے والا ہے
سجاد و آسمانوں کو فضا کو نور سے بھر دو
فلک پر روشنی ہی روشنی ہر سو بکھر جائے
قریرِ مہر پرورشِ زمیں پر خاکِ دلوں پر
مرے گھر آج میرا ماہِ انور آنے والا ہے
فلک پر آج کالی کالی والی آنے والا ہے
مرے دربار تک آراستہ ہر رات کر دو
تجلی ہی تجلی ہو جہاں تک بھی نظر جائے

معاینِ جانچ کرنے آ رہا ہے آج جنت میں

منایا جائیگا جشنِ شبِ معراجِ جنت میں

۱۵ حضرت مولانا بلائی صاحب کے چند اشعار ان کی ایک کتاب یلۃ المعراج سے لئے گئے

(قیمت ۵۷۷ نئے پیسے)

حجۃ الوداع

اس کتاب میں تاجدارِ مدینہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری حج کو قرآن مجید اور احادیث شریفہ کی روشنی میں تفصیل سے بتلایا گیا ہے۔ ایک لاکھ چوبیس ہزار عاشقانِ بیت اللہ کا مجمع دین کے لئے محنت و قربانی کے جذبات کے ساتھ اور محبت و عشق کی کیفیات میں ڈوبا ہوا بیت اللہ شریف پہنچا۔ آپ نے حج کے طریقوں کو سیکھنے کی بار بار تاکید فرمائی اور پوری زندگی کی سدھار کے لئے فصیح و بلیغ خطبے دئے جو ہر زمانے کی اصلاحِ عالی کے لئے ضروری ہیں۔ بنی کے خطبے میں رہتی دنیا تک کے لئے اسلام کی تبلیغ و اشاعت کا پیغام دیا۔ حجرِ اسود، عرفات، مزدلفہ اور منی وغیرہ سب جگہ کس کس عنوان سے کیا کیا دعائیں مانگیں جو امت کی فلاح اور سرسبزی کے لئے بحد ضروری ہیں۔ سب کی تفصیل جو سنت کے ابتداء میں حج کا فریضہ ادا کرنے والوں کے لئے اس کتاب کا مطالعہ کرنا بحد ضروری ہے۔ گردِ پوش رنگین، خوب صورت ڈائٹیل صفحات ایک سو اٹھائیس (۱۲۸) قیمت صرف ۱۲/-

ملنے کا پتہ

منشی امین احمد دارۃ اشاعت و نیاتِ حق نظام الدین اولیاء دہلی

فضائلِ سیلِ ام

اور دعوتِ فکر و عمل

جس میں اسلام کی حقانیت و صداقت، اسلام کے فضائل اور محاسن اور عمومی دعوتِ فکر و عمل کو کچھ اس انداز میں پیش کیا گیا ہے کہ عام مسلمانوں میں اسلامی طرزِ زندگی سیکھنے کا ذوق و ولولہ پیدا ہو اور بے چاری بھولی بھٹکی اور دکھی دنیا میں ایمانی زندگی کی تلاش و جستجو پیدا ہو۔

تالیف: حضرت مولانا احتشام الحسن صاحب۔ کاغذ مطبوعہ
کاغذ عمدہ۔ ٹائٹل رنگین و خوشنما۔ قیمت ۴۵ روپے

ہمدردان ادارہ سے گزارش

مکرم بندہ السلام علیکم جہنمات و برکاتہ

ہماری اپنی مطبوعات کی فہرست آپ کے پیش نظر ہے، ملاحظہ فرمائیں ہمارے
ادارہ کے قیام کا مقصد آپ پر بخونی روشن ہے کہ سرکارِ دو عالم علی اللہ علیہ وسلم
اور حضراتِ محابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اسلام کی اشاعت میں جو خون پسینہ بہایا اور جو
جہالتانی فرمائی، کم از کم کاغذی اور اوراق کے ذریعہ ہم کو بھی یہ سعادت کسی درجہ
میں نصیب ہو جائے، لہذا آپ سے گزارش ہے کہ آپ اپنے اس ادارہ کی
مطبوعات کی اشاعت کے ذریعہ ہم سے تعاون فرما کر ہمیں ممنون احسان
فرمائیں اور عند اللہ ماجر ہوں

معاملات کی صفائی کے متعلق صرف اتنا ہی عرض کر دینا مناسب معلوم ہوتا
ہے کہ ہم اپنی طرف سے پوری کوشش کریں گے کہ آپ ہر طرح ممکن اور خوش
حیں ہو کر انسانی بقول چوک جو بشریت کے لئے لازم ہے اگر ہم سے
سرزد ہو جائے تو آپ کو صرف اطلاع کرنا کافی ہوگا۔ تلافی کی ہر ممکن
سعی کی جائے گی۔ انشاء اللہ

آپ کا ادنیٰ خادم

اختر انیس احمد غفرلہ

مالکِ ادارہ اشاعت و نیابت حضرت نظام الدین انہی و ولی عہد

نوٹ:- ہر زمانہ اش کے ساتھ کم از کم چھائی قسم پیشگی بھیجے۔

تصانیفِ راس الخقیقین حضرت مولانا محمد کریا صاحب شیح الحدیث مدرّس مظاہر علوم سکسٹا

تبلیغی نصابِ عکس

جس میں حسب ذیل چھ کتابیں یکجا جمع کر دی گئی ہیں

حکایات صحابہ جس کے پڑھنے سے مردِ عورت اور بچوں کے قلوب میں مذہب کے بلند جذبات اور اسلام کا صحیح و لولہ پیدا ہوتا ہے۔ تبلیغی تحریک کے علاوہ مدارس اسلامیہ کے نصاب میں داخل ہے۔ قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے۔

فضائل نماز جس میں نماز پڑھنے کی فضیلت، چھ پڑھنے پر آخری عذاب اور دنیا کی نقصان، نقصان، جماعت کا ثواب اور اس کے ترک پر سزائیں اور خشوع کی

تدابیر اور ہر مضمون کے مناسب بزرگوں کے قیمتی درج فرمائے گئے ہیں۔ قیمت: پندرہ پیسے۔
فضائل تبلیغ تبلیغ کی ضرورت اور اہمیت آیات و احادیث کی روشنی میں مفصل بیان کی گئی ہے جس میں اکرامِ مسلم اور اخلاص نیت وغیرہ کی بھی اہمیت درج ہے۔ قیمت: تیس پیسے۔

فضائل ذکر مصنف مدظلہ نے وہ آیات و احادیث جمع فرمائی ہیں جن میں ذکر کے بارے میں کلمہ طیبہ کے فضائل اور سبوحاتِ قائمہ کے ثواب وارد ہوئے ہیں، خاتموں صلوة التسبیح کا مفصل بیان ہے۔ قیمت: ایک روپیہ ساٹھ پیسے۔

فضائل قرآن مجید قرآن پاک کی تلاوت کی فضیلتیں اور ترک پر سزائیں قرآن و حدیث سے اخذ کی گئی ہیں نیز قرآن پاک کے آداب اور شخصوں سورہوں کے خواص و اعمال بھی درج ہیں۔ قیمت: ساٹھ پیسے۔

فضائل رمضان رمضان المبارک، تراویح، سحری، لیلة القدر اور احکامات

وغیرہ کے فضائل و تاکید اور اہل اللہ کے معمولات کی تفصیل بیان کی گئی ہے قیمت ۵۵/-
 یہ سب کتابیں الگ الگ بھی مل سکتی ہیں
 قیمت کچا بجلد چرمی سات روپے پچاس پیسے۔

مجلد سادہ معہ گرد و پوش ۶/-

فضائل صدقاتِ عکسی

مصنف مدظلہ نے اس کتاب کو شات اہم فصلوں پر مشتمل فرمایا ہے
 (۱) خدا کی راہ میں خرچ کرنے کے فضائل - (۲) بخل کی خرابیاں - (۳)
 ضلہ جی کی تاکید - (۴) زکوٰۃ کے فضائل - (۵) زکوٰۃ ادا نہ کرنے پر دنیوی و آخری
 عذاب - (۶) زہد و قناعت کی تاکید و اہمیت - (۷) زاہدوں اور اللہ کی راہ
 میں خرچ کرنے والوں کی سیکڑوں دلچسپ عبرت خیز حکایات،
 تبیینِ نصاب کی طرح یہ کتاب بھی مقبول عام و خاص ہے۔ عکسی
 طباعت کا شائقین کو شدید انتظار تھا، اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس کی
 توفیق مرحمت فرمائی۔ کتابت واضح، ایک ایک لفظ الگ الگ، طباعت
 خوشنما۔

قیمت جلد چرمی، ۵۰/- مجلد سادہ ۶/-
 اس کتاب کو خریدتے وقت ہمارا پتہ ضرور دیکھ لیں
 اس لئے کہ یہ موٹے الفاظ میں صاف چھپی ہوئی ہے

ہمارا پتہ، ادارہ اشاعت و نیات نئی دہلی ہے کتاب خریدتے وقت ہمارا پتہ ضرور دیکھ لیجئے

فضائل حج عکسی

حج کے فضائل، حج کے آداب، حج کی حکمتیں، حج کی حقیقت، چھٹہ کرنے پر
 دنیوی و دہائی و اخروی عذاب، عورتوں کا حج و عمرہ، فضائل عمرہ، فضائل مکہ
 معظمہ، فضائل مدینہ طیبہ، آداب حرمین شریفین، آداب زیارت نبوی، حج
 نبوی، حج خلفائے راشدین، عشاق و محبتیں کی ستر حکایات ہمارے یہاں سے
 پہلی مرتبہ عکسی چھپ رہی ہے۔ مجلد تین دوسرے

فضائل درود شریف عکسی اس کتاب میں درود شریف کے بے شمار فضائل و
 فضائل عاشقان رسول کے عشق و محبت کے سیکڑوں فضائل
 ورجہ کے گئے ہیں، حضرت شیخ مدظلہ کی ... تازہ ترین تصنیف قیمت مجلد ۵/-
 (حضرت شیخ مدظلہ کی دیگر اداروں کی بقید طبع کتاب)

فضائل نبوی و دو ترجمہ شمائل ریزی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے شریف ترین و معمول
 اور ان کے ضمن میں سیکڑوں حدیثیں جمع کر دی گئی ہیں قیمت مجلد ۵/-
 حضرت شیخ مدظلہ کا مفصل خط لپیٹ

اسلامی سیاست (الاعتدال فی مراتب الرجال) ایک شگورہ شیعہ کے نام جس میں سیکڑوں
 احادیث اوصیاء کرم و اولیاء اللہ کے واقعات ہیں جن سے علماء عوام کی باہمی الفت و امانت کے
 مختلف طبقات میں اختلاف کے باوجود کس طرح آپس میں جوڑ پیدا کیا جائے قیمت ۳/-

ہمارے ادارہ اشاعت دینیات کی دہائی سے کتابچے بدلتے وقت ہمارے ضرور مکیو لیجئے

حیۃ الصحابہؓ

اردو علی

تالیف

رئیس التبلیغ حضرت مولانا محمد ریوسف صاحب کاندھلوی

ترجمہ

حضرت مولانا محمد عثمان خاں صاحب فیض آبادیؒ

حضرات صحابہ کرامؓ کی دعوت اسلام کے لئے محنت و جدوجہد ان کے
منزق و شائع مجاہدات، مخصوص صفات کمالات، پاکیزہ حالات و واقعات، فقر
و صبر، زہد و قناعت اور ایمان و یقین سے متعلق احادیث و قصص پر روشنی
مجموعہ ہے جس کے پڑھنے سے عہد رسالت و خلافت راشدہ کے چلنے پھرتے
عملی نمونے دل و دماغ میں سما جاتے ہیں جسکی درس و تدریس حالات حاضرہ
میں بے حد ضروری ہے ترجمہ علمائے حقانی کا پسندیدہ، لفظی و معنوی خصوصیات
کے ساتھ با محاورہ عام فہم کتابت و کاغذ عمدہ، طباعت نکستی بذریعہ آکسٹ
مشین سائز ۲۲ x ۱۸ حصہ اول، دوم، سوم، خوشنما مطبوعہ ریگزیں محلہ کجا۔۔۔ ۱۰۔
حصہ چہارم، پنجم، ششم، ہفتم خوشنما مطبوعہ ریگزیں محلہ کجا۔۔۔ ۱۲ حصہ ہشتم، نہم، دہم
ذریعہ طباعت: حیۃ الصحابہ عربی جلد ۱ و ۲، عربی جلد ۳ و ۴، عربی جلد ۵ و ۶، عربی جلد ۷ و ۸، عربی جلد ۹ و ۱۰

ہمارا پتہ: ادارہ اشاعت و نیات نئی دہلی ہے کتاب خریدنے وقت ہمارا پتہ ضرور دیکھ لیجئے

تصانیف مولانا محمد عاشق الہی صاحب بلند شہری مرنے کے بعد کیا ہوگا؟

نوٹرمیم اضافہ شدہ جدید ایڈیشن!

اس کتاب میں مرنے کے بعد سے اگلی تمام منزلوں کے حالات پوری تفصیل سے لکھے گئے ہیں۔ مومن کے لئے تہر کی روشنی، قبر کو ملنا چوڑا کر دیا جانا، اعزاز و اکرام اور نافرمانوں کیلئے اندھیرا یاں دور و درناک سزائیں، میدانِ شہر کی نفسی نفسی، حساب کتاب دھوپ، اور بھوک پیاس، زمین اور ہاتھ پیروں کی گواہی، دوزخ کے المناک عذاب اڑوہے، سانپ اور بھینسوں کا لپٹا، کھانے کا ڈار کھانے اور بدبودار خون اور شیبہ کھینچا اعراف اور پل صراط وغیرہ سے گزرنے کی حالتیں جو فی کثر پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات اور آپ کا شفا عت فرمانا، جنت الفردوس اور آٹھوں جنتوں کی قسم قسم کی نعمتیں، نہرس، باغات، اور میوہ جات، حور و قصور، رنگوں اور بازاروں کی سیر۔ اللہ تعالیٰ کا دیدار جس سے بڑھ کر کوئی نعمت نہیں۔ غرض ہر ہر موضوع پر سیکڑوں سیکڑوں عنوانات اور مستند حوالوں سے آراستہ ہے

کاغذ عمدہ رنگین گرد پوش صفحات ۲۸ قیمت مجلد ۲۵/۳

اکرام المسلمین وہ مسلمان جو ساری دنیا کے انسانوں کو محبت و الفت کا سبق سکھانے کے لئے آیا تھا۔ آج آپس میں لڑنے، لگائی لگاونج غیب جوئی، تحقیر مسلم اور بغض و کینہ حسد و عداوت کی وجہ سے ساری دنیا میں ذلیل ہے اور ہم کوئی حق کی ادائیگی۔ سخاوت و ہمدردی، ایثار و حسن خلق کی لازوال دولت سے محروم ہے۔ اس کتاب میں ہر طبقہ میں جوڑ پیب کر کے اور مندرجہ بالا خوبیوں کے بیدار کرنے، فضائل قرآن اور حدیث سے بیان کئے گئے ہیں۔ قیمت: ۵۰ پیسے۔
ہمارا چاہئے، ادارہ اشاعت دینیات نئی دہلی ہے کتاب خریدنے وقت تلامذہ اپنے ضرور دیکھ لیجئے۔

خواتین کے لئے۔ نہایت مفید کتب

امت مسلمہ کی مائیں و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادیاں

حضرت مولانا سید ابوالحسن علی صاحب ندوی مدظلہ فرماتے ہیں:-
”ادارہ اشاعت دنیات نے ان دونوں کتابوں کو شائع کر کے بڑی
مختصر خدمت انجام دی ہے اور مسلمان گھرانوں کے لئے ان حالات سے فائدہ
اٹھانا اور اپنی دینی زندگی بہت آسان کر دیا ہے، زبان صاف و سلیس
ہے۔ ماخذ مستند اور قابل اعتماد ہیں اللہ تعالیٰ ان کتابوں سے نفع پہنچائے اور ان کا
فیض عام کرے۔“

آج کے ایمان سوز سماج میں جب کہ برہمنی، اریاف، بے پردگی، نئے نئے
نیشن اور بے شمار بد اخلاقی کھیل تماشوں کی کثرت نے عورتوں کی زندگی پر بہت برا
اثر ڈالا ہے۔ اور انہیں سے بچنے اور بڑے مردوں کی زندگیوں کو بگڑنے میں نہ آنا
نہرت کی خواتین کے حالات کو عام کرنا وقت کا بہت اہم تقاضا ہے۔
دونوں کتابوں کا کاغذ بہت عمدہ، لکھنؤ پرنٹنگ و پبلشنگ دہلی۔

امت مسلمہ کی مائیں قیمت مجلد ایک روپیہ پچاس پیسے۔
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادیاں قیمت مجلد ایک روپیہ۔

مسلم خواتین کے لئے پیرا ہن

زمانہ اسکاڑوں میں داخل نصاب کے جانے کے وقت تک
عورتوں کی آزادی اور بے باکی کے اس دور میں ہر قسم کی تعلیم کی ہر ضرورت

مدرسہ میں سبقاً سبقاً تعلیم کا ہونا ہے۔ حد ضروری ہے جس میں حسب ذیل عنوانات
 پر قرآن و حدیث کی روشنی میں آسانی اور دوزبان میں جدید طرز پر تشریح کی گئی ہو
 پہلا سبق :- کلمہ طیبہ - دوسرا سبق :- نماز - تیسرا سبق :- زکوٰۃ چوتھا سبق :- حج
 بیت اللہ - پانچواں سبق :- رمضان کے روزے - چھٹا سبق :- دین سیکھنا سکھانا -
 ساتواں سبق :- بچوں کی تعلیم - آٹھواں سبق :- اللہ کا ذکر - نوواں سبق :- حقوق العباد
 دسواں سبق :- خدمت خلق - گیارھواں سبق :- والدین کے حقوق - بارھواں سبق :-
 شوہر کے حقوق - تیرھواں سبق :- بیٹروسی کے حقوق - چودھواں سبق :- اخلاص و نیت
 پندرھواں سبق :- زبان کی حفاظت - سولہواں سبق :- حلال کمائی - سترھواں
 سبق :- لباس و زیور - اٹھارھواں سبق :- پرہیز - انیسواں سبق :- اصلاح
 معاشرت - بیسواں سبق :- نیکیاں پھیلانا - دو بائیس :- توبہ اور نیک بندوں کے
 حقوق -

گرد و پیش نگین قیمت مجلد ایک روپیہ

چھ یا تین (عکس)

اسلامی زندگی کی ان چھ باتوں کی تفصیل جن پر عمل پیرا ہونے سے پورے دین
 پر جیسا آسان ہو سکتا ہے - تبلیغی جماعتیں ان چھ باتوں ہی کی خاص طور پر توجہ مرکوز
 کرتی ہیں - اور دوسروں کو انہیں کی خاص طور پر دعوت دیتی ہیں - ہر مبلغ کے پاس
 اس کتاب کا ہونا ضروری ہے - کلمہ طیبہ - نماز پھیلانا - علم و ذکر - اکرام مسلم - اخلاص
 نیت - اور تزیین و وقت یعنی دنیوی مشاغل سے اپنے وقت کو نازع کر کے جماعت
 کی شکل میں باہر نکلنا اس کے فضائل و آداب تفصیل سے لکھے گئے ہیں -

چھ یا تین (عکس) ہم سے ہے - چھ یا تین مندی رسم الخط میں ۶۰ پیسے -
 "ہمارے ارادہ اشاعت و نیات نئی دہائی ہے، کتاب نے اپنے وقت ہمارا پتہ غور و نظر ہے"

نصائح رسول کریم سید عالم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیاس سے زیادہ نصیحتیں، ہر اشیتیں اور وصیتیں نور ایمان سے مرصع جو زندگی کی اصلاح

و تربیت کے لئے بڑی ضروری ہیں۔ قیمت :- ۲۵۔ نئے پیسے۔
آخرت کے فکر مندوں کے حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور اولیاء اللہ کے حالات و
پیاس سے واقعات جو تبر و حشر میں صراط اور دوزخ کے دردناک عذابوں
 سے متاثر ہو کر اتنا روستے کہ چہرے پر آنسوؤں کی نالیاں
 بن گئیں اور جنہوں نے ساری ساری رات رو کر گزار دی اور ساری زندگی،
 عبادت کرنے کے باوجود بھی دنیا سے رو تپے ہی گئے۔ اس کتاب میں نہیں چلے
 ہستیوں کے فکر آخرت کے واقعات ہیں۔ قیمت :- ۴۰۔ نئے پیسے

چار سیمٹے

سمائے جنی نے اپنے صحابہ کو ستاروں کی مانند فرمایا ہے جن سے
 فصیح راستہ بھانا جاتا ہے صحابہ کرام کے چہرے سے وفات تک کے
 حالات اور ان کے دینی کاموں کے ہمارے بچوں کو بڑھوپہ ہلے اور سنائے
 جائیں تو ہمارے ماحول کے مددگار ہیں بڑی آسانی ہو جائے۔

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ / حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ / حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ / حضرت
 علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ / یہ کتابیں لگا لگا کر بھی مل سکتی ہیں / قیمت یکجا مجلد مع گرد و پوشش - ۲۰ /
 حضرت بلال رضی اللہ عنہ / حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ / حضرت ابو عمر رضی اللہ عنہ /
 حضرت انس رضی اللہ عنہ ۲۵ /

”ہمارے ادارہ اشاعت و بیات میں پہلی ہے کتابچے دیتے وقت ہمارے ضرور رکھ لیجئے“

نصایف مولانا احتشام الحسن صاحب کا نہ چھلوی رہتے ہیں

خلیفہ حضرت اقدس مولانا محمد الیاس صاحب

ہائی اسکولوں اور دینی مدرسوں کے لئے مفید و سری کتاب

ارکان اسلام

مسلمان بچوں اور بچیوں کی دینی تعلیم کے لئے آسان زبان میں نہایت جامع کتاب ہے جس میں ہر عمل کے مذہبی مسائل بھی ہیں اور فقہائے و محاسن بھی، اذالہ اسلام کے بنیادی عقائد، توحید و رسالت، وحی، ملائکہ، قیامت، نشر و نشر، تقدیر وغیرہ کی تشریح اس کے بعد اسلامی اعمال نماز، روزہ، زکوٰۃ، اور حج وغیرہ کے فقہائے اور اسلامی حکمتیں اور احکام مسائل کو قرآن اور حدیث کی روشنی میں حکیمانہ انداز میں سمجھایا گیا ہے۔ مدارس و کتب خانوں میں بیک وقت داخل نصاب بھی ہو چکی ہے اور تبلیغی نقل و حرکت میں درس و تدریس کا رواج ہے اپنے یہاں کے اسکولوں میں داخل نصاب کر دینی مٹی کی جگہ۔

کما غزیرہ کتابت بہترین اگر دپوش رنگین قیمت: ہمارا ایک مہینہ دیکھیے

تبلیغ کیلئے

تحریک تبلیغ پر حضرت مولانا احتشام الحسن صاحب نے اپنے شیخ مرشد حضرت مولانا محمد الیاس صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے اسرار و تقاضوں کے بعد چند اہم کتابیں لکھی ہیں جس میں تبلیغ کے اغراض و مقاصد اور طریق کار کو بہت آسانی سے ذہن نشین کیا گیا ہے جن کا بار بار مطالعہ ضروری ہے

اسلامی زندگی ایک نئے مسلمان کو کون کن صفات اور کمالات سے آراستہ ہونا چاہیئے اور ان صفات کمالات کے حاصل ہونے کی کیا تدبیریں

ہیں قیمت ۲۵ پیسے

اصلاح القلوب | جدید تعلیم یافتہ طبقہ کے لئے بے حد مفید کتاب جو ہندوستان میں مسلمانوں کے زوال کے اسباب اور پھر ترقی کے لئے ممکن تدریس اور طریقہ کار کی تفصیل ہے۔ قیمت :- ۲۵ پیسے۔

اصلاح معاشرت | ریڈیو، سینما، گراموفون، انسانی، ڈرامے، بے پردگی، بے حیائی، جن کیوجہ سے گھرانے تباہ ہو رہے ہیں۔ ان کے تدریس اثرات اور ان کے بچے کی تدریس قیمت ۲۵ پیسے

پیام عمل | حضرت مولانا محمد الیاس صاحبؒ کی طرف سے حضرات علمائے کرام کی خدمت میں دینی دعوت کی پیش کش جس کو حضرت نے خود سن کر مرتب کرایا ہے۔ قیمت ۲۵ پیسے۔

مسلمانوں کی موجودہ سی کا واحد علاج | عام مسلمانوں کی ترقی و کامیابی کے لئے تبلیغ کے اعراض و مفاد

کی تشریح و توضیح۔ قیمت :- ۲۵ پیسے

دین خالص | ہمارے میں دین اسلام کو اپنی اپنی سمجھ اور عقل سے کچھ اس طرح پیش کیا جا رہا ہے کہ امت میں طرح طرح کے فتنے کھڑے ہو رہے ہیں، اس کتاب میں کتاب و سنت کی روشنی میں دین اسلام کی خالص بنیادیں واضح کی گئی ہیں، قیمت :- ۵۰ پیسے

یہ چھ کتابیں ایک ہی جلد میں "تبلیغ کیا ہے؟" کے نام سے بھی جمع کر دی گئی ہیں۔ قیمت :- دو روپے پچیس سنتے پیسے۔

یہ کتابیں الگ الگ بھی مل سکتی ہیں !!!

ہمارا پتہ، ادارہ اشاعت و مبیات نئی دہلی ہے کتاب خریدنے وقت ہمارا پتہ ضرور لکھ لیجئے

نسب حج

حضرت مولانا محمد الیاس صاحب قدس سرہ کے ارشاد پر اس کتاب کو مرتب فرمایا گیا ہے جس میں حج کے فضائل و مسائل، صحیح حج کی ادائیگی کا طریقہ، عمرہ اور اس کے فضائل اور تمام ضروری مسائل و احکام، بیت اللہ شریف، مکہ معظمہ، مسجد نبوی، مدینہ طیبہ اور ان کے تمام مقامات مقدسہ کے تاریخی حالات حتیٰ کہ پہاڑوں، کنوؤں اور مقابر وغیرہ کی تفصیلات درج کی گئی ہیں، عربی و اردو کی بہت سی ضخیم کتابوں کا نچوڑ ہے۔ حج کو جاننے والوں اور ان کے ہنہائیوں کے پائل کتاب کا رہنا نہایت ضروری ہے۔ بہترین کتابت، عمدہ کاغذ، سند رنگا عمدہ گروپوش جس پر بیت اللہ اور مسجد نبوی کا فوٹو بھی ہے۔ آخر میں درود و محبت پیدا کرنے والے نعتیہ اشعار اضافہ کئے گئے ہیں قیمت: ہجڑ ایک روپیہ ۵۰۔

حجۃ الوداع ہمارے نبی نے آخری حج کے موقع پر حج کے طریقوں کو تسکین کی بار بار تاکید فرمائی اور پوری زندگی کو سدھارنے کے لئے مدینہ طیبہ، مکہ معظمہ، منیٰ عرفات وغیرہ میں نصیح و تبلیغ خطبے دیتے جو ہر زمانہ کی اصلاح حال کے لئے ضروری ہیں، رہنماؤں کی قبولیت کی سب جگہوں پر کس کس عنوان سے کیا کیا دعائیں مانگیں جو امت کی فلاح اور ہم سبیری کے لئے بے حد ضروری ہیں، مفصل درج ہیں۔ گروپوش رنگین، خوبصورت ٹائٹل۔ قیمت: ۵۰۔ ۵۰۔

آدابِ پیشہ روزمرہ کی زندگی کے کلام مثلاً کھانا، پینا، پہنا، مہمانی میزبانی کے آداب و احکام، فائدے اور حکمتیں اور بزرگان دین کے آداب و احکام، قیمتی نصیحتیں درج ہیں۔ قیمت: ۵۰۔ ۵۰۔

ہمارا چاہتا ہوں کہ ادارہ اشاعت دینیات نئی دہلی اسے کتاب خریدنے وقت ہمارا پتہ ضرور دیکھ لے،

فَضَائِلُ اِسْلَامِ جس میں اسلام کی حقانیت و صداقت، اسلام کے فضائل اور
 دعوتِ فکر و عمل | محاسن کو کچھ اس انداز میں پیش کیا گیا ہے کہ عام مسلمانوں
 میں اسلامی طرز زندگی کی اہمیت آئے اور بے چارے بھولی بھلی
 اور مڑھی دنیا میں ایمانی زندگی کی تلاش نہ جستجو پیدا ہو۔ قیمت :- ۶۵ روپے

حالاتِ مشائخ کا ترجمہ

حضرت مولانا شاہ محمد الیاس صاحبِ دہلوی، دہ۔

تبلیغی تحریک کے اس زمانہ میں پانی آول ہیں۔ ان کے کئی پشت اوپر کے
 خاندانی مشائخ، علمائے کرام اور بزرگانِ دین کے حالات، صحابہ کرام کی یا زائد
 سہرے ہیں اس کتاب میں مولانا مفتی الہی بخش صاحبِ دہلوی خلیفہ حضرت مولانا
 شاہ عبدالعزیز صاحبِ محدث دہلوی۔ مولانا مظہر حسین صاحب مولانا محمد
 صاحب، مولانا محمد یحییٰ صاحب حضرت مولانا محمد الیاس صاحب کے مفصل حالات
 خوشنام مطبوعہ ریگزیں کی جلد قیمت :- ۳/۵۰

مُصَنَّفِ نَظْمِ کی دیگر اہم تصانیف :-
 تجلیاتِ کعبہ :- ۳/۵۰ صداقتِ اسلام :- ۵۰/- دعوتِ حق و صداقت :- ۲۵/-
 تجلیاتِ مَدِیْنہ :- ۲/۵۰ شاہراہِ ترقی :- ۵۰/- افتراقِ ملت :- ۴/-
 عظمتِ اسلام :- ۵۰/- اتفاق و اتحاد :- ۵۰/- مکافاتِ عمل :- ۱۵/-
 سقیتِ بندگی :- ۵۰/- عمومی تحریک :- ۲۰/- غارِ حرا کا پیام :- ۱۵/-
 اسلامی کتابوں کی اشاعت :- ۲۵/- حیاتِ جہاد والی :- ۱۵/-

ادارہ اشاعت و نیات نئی دہلی، کتاب خریدنے وقت ہمارا پتہ ضرور دیکھ لیجئے۔

تصانیف مختلف مصنفین

اسلام میں پرہ کی حقیقت

از حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ
آج کے لکھے ہوئے ہزاروں نکتوں میں سے ایک
زبردست نکتہ "بے پردگی" کا بھی ہے جس کا نتیجہ یہ ہے کہ بے حیائی، فواحش اور فحاشی
بیان ہزاروں معاصی کے ارتکاب کا دروازہ کھل گیا ہے۔ اس کتاب میں پرہ کی
آیات و احادیث کے ذریعہ پرہ کی ضرورت اور اہمیت کو دلائل کے ساتھ
بکھلایا ہے۔ قیمت: ۳۰ نئے پیسے۔

تبلیغی تقریریں

شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد صاحب مدنی نے پہلی تقریر فیض
تبلیغ کی اہمیت پر آٹھ سو اسی تقریریں درج کیں ہیں۔ ایک تبلیغی
اجتماع میں فرمائی حاضرین پر گریہ و زاری کا عالم طاری ہو گیا تھا جس اتفاق سے یہ تقریر
آپ کی زندگی کی آخری تقریر بھی ہے۔ قیمت: ۳۰ نئے پیسے۔

فاروق العزیز

از مولانا محمد عبید اللہ صاحب ملتانی مصنف کا صاحبزادہ کلچر کا
ایک نوجوان طالب علم فاروق العزیز، اللہ و رسول کی محبت میں کھر
بار چھوڑ کر نکلا اور قسم قسم کی قربانیاں دیتا ہوا، بستی غزنی، اٹک، دہلی، پٹیالہ اور یوپی میں سرگرد
ہو گیا۔ اس کے سبق آموز حالات زندگی۔ درود پھرے خطوط اہل اللہ کی اشارتیں ویر
تاثر بیانات۔ آخر میں تبلیغی چھ نمبروں پر مختصر مستند و مترجم احادیث کا قیمتی ذخیرہ جمع
کروا گیا ہے۔ انگریزی وال حضرات، استادوں و طالب علموں کو تبلیغ کی طرف متوجہ
کرنے کے لئے مفید کتاب۔ مجلد مع خوبصورت گرد پوش قیمت ایک روپیہ ۲۵ پیسے۔

مسنون اور مقبول دعائیں

جس میں نجات کی ہر ضرورت اور ہر موقع کی ایک دعائیں
سے زیادہ دعائیں ہیں، دعاؤں کی فہرست، مناجات
امانہ شدہ جدید ایڈیشن حاجی امداد اللہ رحمۃ اللہ علیہ اور حامد غلام دعائیں

جدید اضافہ ہیں۔ قیمت :- ۵۰۔۔۔ پیسے

عورتوں کی نماز میں از مولانا محمد قمر شمس صاحب، کلکتہ ۱۲/-

دعوتِ ذکر اور مراقبہ موت (خواجہ عزیز الحسن مجذوب) ۱۶/-

معین التجوید راز قاری مسید رضا حسن خلیفہ حضرت مولانا محمد الیاس ۲۵/-

حضرت جی کی یادگار تقریریں (پیشوا القلیف حضرت مولانا محمد یوسف صاحب) ۲۰/-

اور وفات کے حالات، تعزیتی تاثرات ۵/-

نمازِ مستحکم (جیسی عکسی و رنگین) بطرز تاج کیمینی، بلا کوٹہ ذریعہ آرٹ پیسری ۲۰/-

تسم دوم ۱۰/-

یسین شریف (متروم)

(جیسی عکسی و رنگین) طریشل سے رنگا دیدہ زیب قیمت :- ۲۰۔۔۔ پیسے

مساجد میں بھی اس کے ختم کا اہتمام کیا جائے

قاعدے، پارے، قرآن مجید مستحکم و بلا مستحکم

قاعدے ۱۔۔۔ ۲ روپے ۵۔۔۔ ۳ روپے ۵۔۔۔ ۴ روپے ۵۔۔۔ ۵ روپے ۵۔۔۔ ۶ روپے ۵۔۔۔ ۷ روپے ۵۔۔۔ ۸ روپے ۵۔۔۔ ۹ روپے ۵۔۔۔ ۱۰ روپے ۵۔۔۔

پارے ۱۔۔۔ ۲ روپے ۵۔۔۔ ۳ روپے ۵۔۔۔ ۴ روپے ۵۔۔۔ ۵ روپے ۵۔۔۔ ۶ روپے ۵۔۔۔ ۷ روپے ۵۔۔۔ ۸ روپے ۵۔۔۔ ۹ روپے ۵۔۔۔ ۱۰ روپے ۵۔۔۔

قرآن مجید ۱۔۔۔ ۲ روپے ۵۔۔۔ ۳ روپے ۵۔۔۔ ۴ روپے ۵۔۔۔ ۵ روپے ۵۔۔۔ ۶ روپے ۵۔۔۔ ۷ روپے ۵۔۔۔ ۸ روپے ۵۔۔۔ ۹ روپے ۵۔۔۔ ۱۰ روپے ۵۔۔۔

آپ کی ہر فرمائش کی تعمیل کی جائیگی۔ انشاء اللہ تعالیٰ

”ہمارا پتہ ادارہ اشاعتِ دینیات نئی دہلی ہے، کتاب خریدتے وقت ہمارا پتہ ضرور دیکھ لیجیے“

طغیر

مساجد میں آویزاں کرنے کے لئے ہم نے آیات و احادیث کے طغیرے
چھپوانے کا نظام مرتب کیا ہے جس کے ذریعہ عوام و خواص میں دین کا شوق و جذبہ بیدار
ہو گا۔

آفات و مصائب کی پانچ علامات طغیر کی قیمت فی عدد ۹ پیسے درج ہے۔

جماعت خیر	۲۵/-
جماعت دعوت	۲۵/-
نظام تبلیغ	۲۵/-
سب اچھی بات	۲۵/-
چھ باتیں	۲۵/-

ناج کمپنی و مثل تاج کمپنی

قرآن مجید، حمائل شریف، ترجم و بلا ترجمہ عکسی۔ دہلی، لاہور، کراچی، کلکتہ، بمبئی کے مطبوعہ کا
زبردست اسٹاک بچہ اللہ ہمارے یہاں موجود رہتا ہے جسکی تفصیل کی یہاں گنجائش
نہیں رڈ ویکر طلبہ مایں۔

قسم کی اخلاقی، تعلیمی، تبلیغی اور دینی کتب مطبوعہ
عربی فارسی، اردو و کتب دہلی، کراچی، لاہور، کلکتہ اور دیوبند و سہارنپور میں
بیرون ہند کی ضخیم مطبوعہ کا ذخیرہ ہمارے یہاں ہر وقت موجود رہتا ہے آپ صرف آواز
کھیجئے فوراً تعمیل کی جائیگی۔ انشاء اللہ
ہمارا پتہ ادارہ اشاعت دینی دہلی ہے کتاب بدلتے وقت ہمارا پتہ ضرور دیکھ لیجئے۔

فضائل مسائل کا بیش قیمت ذخیرہ

ارکان اسلام

از مولانا عثمان الحسن صاحب خلیفہ حضرت اقدس جناب مولانا محمد الیاس رحمۃ اللہ علیہ
عام مسلمانوں کی مذہبی واقفیت اور مسلمان بچوں اور بچیوں کی دینی تعلیم کے لئے نہایت
جامع، آسان اردو زبان میں اسلام کے عقائد، توحید و رسالت و حئی ملائکہ
قیامت، حشر و نشر اور تقدیر وغیرہ کی تشریح اور طہارت، نماز، روزہ، زکوٰۃ
اور حج کے فضائل اور احکام و مسائل کو حکیمانہ انداز میں سمجھایا گیا ہے۔ دینی تعلیم اور
تعلیم الاسلام کے لئے اس قابل ہے کہ اسے تعلیمی نصاب میں داخل کیا جائے
پانچ میوات یو پی اور دکن وغیرہ کے اسکولوں میں اور تبلیغی نقل و حرکت میں رائج
ہے۔ کاغذ عمدہ کتابت بہترین گرد پوشش رنگین مجلد ایک روپے آٹھ آنے۔
آداب ہمیشہ رفیق حج اصلاح معاشرت اسلامی زندگی اصلاح انقلاب

ممبر: ۴۴ ۴۴ ۴۴ ۴۴

حَیَاةُ الصَّحَابِ عِکْسہ

چہارم پنجم ششم ہفتم

تألیف: حضرت مولانا محمد یوسف صاحب دامت برکاتہم

حضرت مولانا محمد عثمان خاں صاحب فیض آبادی مدظلہ



شاگرد رشید شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنی قدس سرہ
مؤلف طبع کی شہرہ آفاق کتاب حَیَاةُ الصَّحَابِ عربی جوہند، و پاک کے علاوہ
مالک اسلامیہ میں بھی قبولیت عامہ حاصل کر چکی ہے۔ اس کی جلد اول کے ترجمہ کے تینوں حصوں
کی اشاعت کا عالم یہ ہے کہ ایک ہی سال کے اندر دوسرا ایڈیشن بھی ہاتھوں ہاتھ نکل
رہا ہے اب عربی کی جلد دوم کے اردو ترجمہ کو چار برابر حصوں میں شائع کیا جا رہا ہے۔

اردو ترجمہ کی خصوصیت

اس میں بھی مترجم موصوف نے اصل عربی الفاظ کو ترجمہ میں اس طرح سمویا ہے
کہ مطلب واضح بھی ہو جائے اور ترجمہ بامحاورہ سلیس اور دلکش بھی بن جائے اور حضرات علمائے
اہل حق کی نظر میں ترجمہ کی خوبی و پسندیدگی نے تو کتاب کا معیار کافی بلند کر دیا ہے۔

کتاب خریدنے وقت

فاضل مترجم حضرت مولانا محمد عثمان خاں صاحب کا اسم گرامی ضرور دیکھ لیں کیونکہ
کتاب کے پہلے تینوں حصوں کا ترجمہ بھی موصوف ہی کا ہے۔ (قیمت ہر حصہ ۵۰ / ۲)
کاغذ سفید، کتابت واضح، طباعت عکسی، ٹائٹل حسین رنگین، ہر حصہ میں تقریباً دو سو (۲۰۰) صفحات

شعبہ اخذ انیس چاند غفرلہ ادارہ اشاعت و نیات حضرت نظام الدین دہلوی